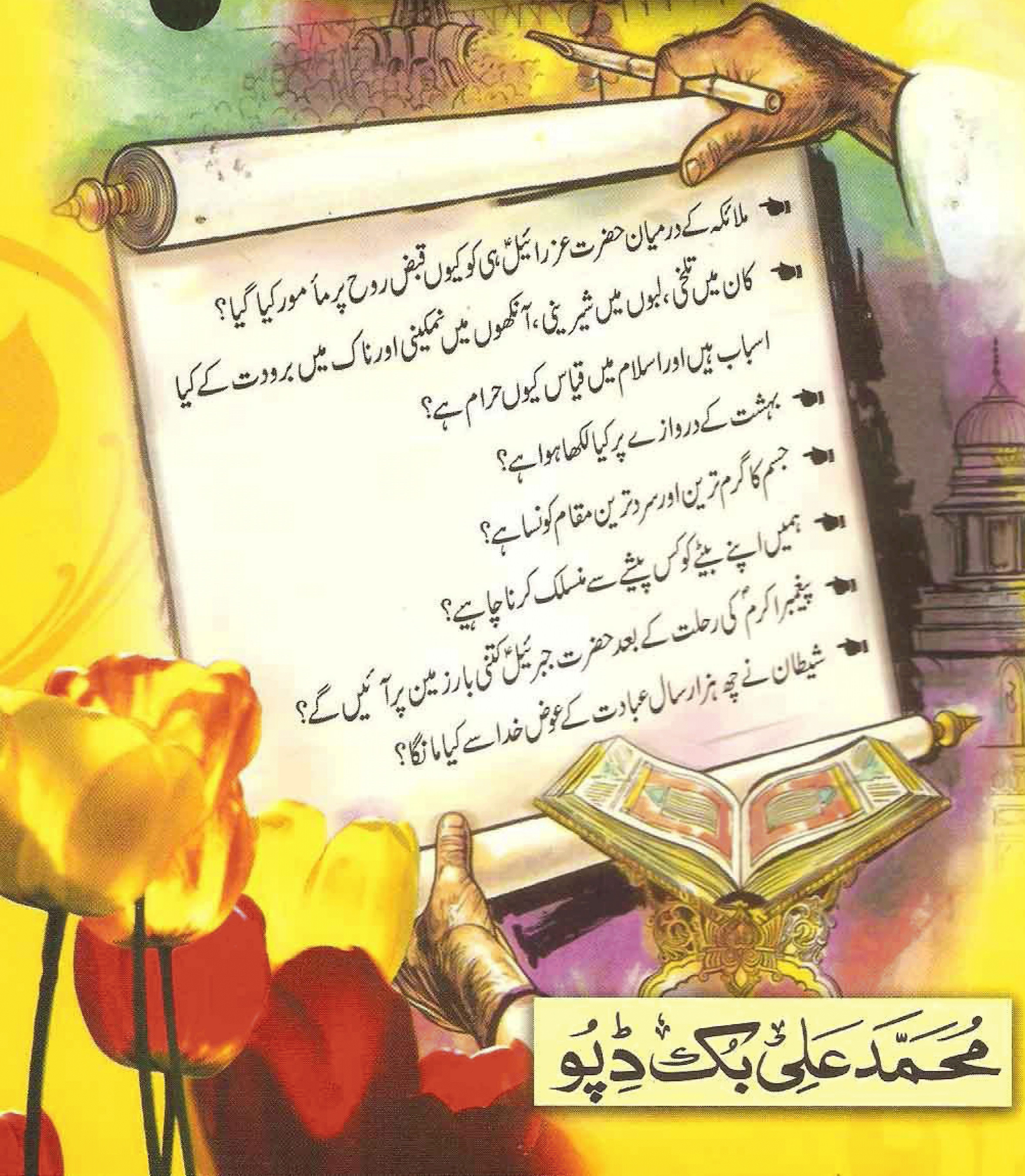
کیا آپ جانتے ہیں؟



محمد علی بک ڈپو

بسم الله الرحمن الرحیم

کیا آپ جانتے ہیں؟

کتاب	:	**کیا آپ جانتے ہیں ؟**
مؤلف	:	رضا جاھد
ترجمہ	:	مولانا فدا حسین یزدانی
تصحیح	:	سید فیضیاب
طبع اول	:	۲۰۰۶
کمپوزنگ/ڈیزائننگ	:	جیوانی پریس 0300-2343346

ناشر

محمد علی بک ڈپو

زہرا گارڈن، دوکان نمبر ۲، نزد حسن سینٹر پبلک اسکول، بریٹو روڈ، سولجر بازار کراچی۔

فون: 021-2242991

فہرست

مقدمه

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لائق تعریف ہے وہ خدا جس نے ہمیں قرآن اور ولایت جیسی نعمتوں سے نوازا اور تمام شیعوں کا درود وسلام ہو عالم بشریت کے نجات دھندہ حضرت مہدی (عج) پر جن کے لطف وکرم سے اصول وعقائد اور بعض علمی و دینی موضوعات پر مبنی کتاب کو لکھنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ میں اس کتاب کو اس امام کی ولایت کے دفاع کرنے والے اور اُن کے ظہور کے منتظر افراد کو ہدیہ کرتا ہوں۔ امید ہے خدا کی بارگاہ میں یہ کوشش مقبول ہوگی۔

مؤلف جاھد

کیا آپ جانتے ھیں کہ ملائکہ کے درمیان حضرت عزرائیل ھی کو کیوں قبض روح پرمأمور کیا گیا؟

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب خداوند عالم نے حضرت آدمؑ کو خلق کرنے کا ارادہ فرمایا تو جناب جبرئیلؑ کو زمین کے مختلف حصوں سے مٹھی بھر خاک لینے کے لئے بھیجا تا کہ اُن سے حضرت آدمؑ کو خلق کرے۔ جبرئیلؑ نے جیسے ہی زمین سے خاک اُٹھانا چاہی زمین نے سوال کیا کہ آدم کی خلقت سے خدا کا کیا مقصد ہے؟ تو جبرئیلؑ نے کہا: مقصد یہ ہے کہ اُن کو اور انکی ذریّت پر عبادات کی ذمہ داریاں ڈالی جائیں اور ان میں سے جو اطاعت کرے اُسے ہمیشہ کے لئے اپنے جوار میں جنت میں رکھا جائے اور ان میں سے جو بھی نافرمانی کرے اُسے تا ابد جہنم کی آگ سے بنے قید خانے میں عذاب دیا جائے۔

زمین نے جب جبرئیلؑ سے یہ باتیں سنیں تو اُسے خدا کے حق کی قسم دے کر کہا کہ میرے وجود سے خاک نہ لے جاؤ کیونکہ میں خدائے تعالیٰ کے عذاب کی طاقت نہیں رکھتی۔ لہٰذا جبرئیلؑ زمین سے کچھ اُٹھائے بغیر واپس پلٹ آئے اور خدا سے عرض کی چونکہ زمین نے مجھے تیری عزت اور بزرگی کی قسم دی لہٰذا میں نے اس میں سے کچھ نہ اُٹھایا۔ خدائے تعالیٰ نے میکائیلؑ اور اسرافیلؑ کو بھی خاک لانے کے لئے مامور کیا تو زمین نے اُن کو بھی قسم دی کہ کچھ نہ اُٹھائیں اور وہ بھی اس طرح بغیر کچھ اُٹھائے پلٹ آئے۔

خدائے سبحان نے جناب عزرائیلؑ کو خاک لانے پر مامور کیا۔ عزرائیلؑ جب زمین سے خاک اُٹھانے لگے تو زمین نے انھیں خدا کی بہت قسمیں دیں کہ وہ اس میں سے

کچھ نہ اُٹھائیں لیکن انھوں نے ایک نہ سنی اور کہا: میں اپنے خدا کے حکم کی مخالفت سے ڈرتا ہوں اور تیری آہ وزاری کی وجہ سے ہرگز اپنے خدا کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔ لہٰذا مختلف مقامات سے خاک اُٹھائی اور خدا کی بارگاہ میں حاضر کردی۔ خدا نے بھی اُن کی بہت حوصلہ افزائی کی اور فرمایا: چونکہ تو نے خاک لانے میں میرے حکم کی تعمیل کی ہے اور زمین کی فریاد پر اس پر رحم نہیں کیا ہے لہٰذا آدم کی اولاد کی روح قبض کرنے پر تجھے مامور کرتا ہوں تاکہ کسی پر رحم نہ کھائے اور ماں کی گود میں موجود شیر خوار بچے کی روح کو قبض کر سکے اور ماں اور اسکے بچوں میں جدائی ڈال سکے اور دو بھائیوں کو موت کے ذریعہ ایک دوسرے سے جدا کر سکے اور شوہر بیوی جن کے درمیان سالوں محبت رہی ہے ان میں جدائی ڈال سکے اور یوں حضرت عزرائیل خدائے تبارک وتعالیٰ کی جانب سے بندوں کی قبض روح پر مامور ہو گئے۔

کیا آپ جانتے ہیں انسان کو جس مٹی سے بنایا گیا اس میں کتنے قسم کے پانی ملائے گئے؟

خدا کے حکم سے چار قسم کے پانی آدم کی طینت میں ڈالے گئے۔

اوّل: **میٹھا پانی**، جسکی بدولت اولادِ آدم کے منہ کا پانی میٹھا ہو گیا تاکہ جو کھانا وہ کھائے وہ اسکے منہ میں میٹھا اور گوارا ہو، اُسکا گلا ہمیشہ تر و تازہ رہے، کھانا نگلنے کے دوران گلا چھلنے نہ پائے۔ اسکے علاوہ منہ کا پانی کھانے کے ہضم ہونے اور معدہ میں حل ہونے میں بہت مؤثر ہے۔

دوئم: **نمکین پانی**، جسکی بنا پر آنکھوں کا پانی نمکین ہوا کیونکہ آنکھوں کے زیادہ

تر حصہ میں چربی ہے اور چربی نمکین پانی میں فاسد نہیں ہوتی۔

سوئم: **کڑواپانی**، جسکی وجہ سے کان میں موجود مادہ کڑوا ہے تاکہ سوتے وقت کوئی حیوان انسان کے کان کے اندر نہ چلا جائے۔

چہارم: **گندا پانی**، جسکی بدولت انسانی دماغ ہمیشہ تر و تازہ رہتا ہے کیونکہ اُس میں گندہ بدبودار پانی موجود رہتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ اولاد آدم کا پاخانہ اس قدر بدبو دار کیوں ہوتا ہے جبکہ جو کھانا انسان کھاتے ہیں اگر حیوانات کو کھلایا جائے تو اُن کا پاخانہ اس قدر بدبودار نہیں ہوتا؟

قصص الانبیاء اور نور المبین میں حضرت عبد العظیم سے منقول ہے کہ انھوں نے ایک دن امام محمد تقیؑ سے یہی سوال کیا تو امامؑ نے فرمایا: حضرت آدمؑ روح پھونکے جانے سے قبل چالیس دن تک زمین پر پڑے رہے لہذا شیطان اُن کے منہ سے اندر داخل ہو کر کولھوں سے خارج ہو جاتا تھا۔ اسی بنا پر اولاد آدم کے پیٹ میں ایسا بدبودار تعفن وجود میں آیا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ جب آدم کے جسم میں روح پھونکی گئی تو انھوں نے سب سے پہلے کیا کہا؟

جب جناب آدمؑ کا بے روح جسم زمین پر پڑا ہوا تھا تو خدا نے اُس میں روح پھونکنے کا ارادہ کیا تا کہ اُسے زندہ کرے لہٰذا حکم دیا کہ ملائکہ ایک دوسرے کے پیچھے صف بنا کر کھڑے ہو جائیں اور جب اُن میں روح پھونکی جائے تو انھیں سجدہ کریں (جس کا ذکر سورہ ص میں ہوا ہے)

جب روح نے جناب آدمؑ کے جسم میں داخل ہونا چاہا تو اُسے کراہت محسوس ہوئی کیونکہ اُس کا تعلق مجردات کی دنیا سے تھا اور وہ خود کو اسیر نہیں بنانا چاہتی تھی۔ لہٰذا اُسے کہا گیا کہ کراہت کے ساتھ انسانی جسم میں داخل ہو جا تا کہ تیرا جسم سے نکلنا بھی کراہت کے ساتھ ہو۔

روح، آدمؑ کی ناک کے سوراخ کے ذریعہ بدن میں داخل ہوئی اور اُس وقت جناب آدمؑ کو چھینک آئی تو انھوں نے کہا: الحمدُ لِلّٰہ رب العالمین، اور یہ وہ پہلا کلام تھا جو جناب آدمؑ نے ادا کیا۔ خدا نے ارشاد فرمایا: یرحمک اللہ، یعنی خدا تجھ پر رحمت کرے۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں۔ جناب آدمؑ کی زبان پر پہلی مرتبہ چونکہ حمد الٰہی جاری ہوئی اسی بنا پر آدمؑ اور ان کی اولاد کے بارے میں خدا کی رحمت اُس کے غضب پر سبقت لے گئی۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ شیطان نے چھ ہزار سال عبادت کے عوض خدا سے کیا مانگا؟

جب شیطان کو خدا کی بارگاہ سے نکالا گیا تو اُس نے عرض کیا کہ چونکہ تو عادل ہے اور میں اس لائق نہیں رہا کہ آخرت میں اپنی چھ ہزار سالہ عبادت کا اجر تجھ سے لے سکوں اور جنت میں چلا جاؤں لہٰذا دنیا میں میرا اجر دے دے۔

خطاب ہوا دنیاوی اُمور میں سے جو چاہتا ہے مانگ میں عنایت کروں گا۔

تو شیطان نے کہا:

اوّل: مجھے روز قیامت تک زندہ رکھ جس دن تو مردوں کو زندہ کرے گا اُس دن تک مجھے مہلت دے۔ خطاب ہوا کیا موت سے فرار حاصل کرنا چاہتے ہے کیونکہ جو قیامت تک زندہ رہے گا وہ کبھی نہیں مرسکتا لہٰذا تیری یہ فرمائش قابل قبول نہیں ہے کہ تو قیامت تک زندہ رہے، اگر طول عمر چاہتا ہے تو روز معلوم تک مہلت دے دوں گا۔

روایات میں روزِ معلوم کے مختلف معنی بیان ہوئے ہیں۔ بعض کے مطابق اس سے مراد نفخہ اوّل یعنی صور پھونکا جانا ہے جبکہ بعض نے اسے رجعت کے دور کے معنی میں لیا ہے جس میں پیغمبر اسلامؐ اُسے بیت المقدس کے ایک پتھر پر ذبح کریں گے۔ جبکہ بعض جگہوں پر امام مہدی (عج) کے ظہور کے وقت کو کہا گیا ہے۔ آپؑ اپنے اصحاب کے ساتھ مل کر شیطان کے لشکر سے نمایاں جنگ کریں گے اور آخرکار شیطان اُن کے ہاتھوں سے قتل ہوگا اور واصل جہنم ہوگا۔

دوئم: شیطان نے عرض کیا مجھے اولاد آدم پر تسلط کا اختیار دے میں خون کی طرح اولاد آدم کے اعضاء و جوارح میں موجود رہوں اور اُن کو جس مقام سے چاہوں معصیت میں مبتلا

کرسکوں۔ خدا نے قبول کرلیا۔

سوئم: عرض کیا! بنی آدم میں سے جسے بھی تو ایک اولاد عطا کرے گا اُس ایک کے عوض مجھے دو بچے عطا ہوں کہ جنھیں میں اُسکی گمراہی پر مامور کروں۔ خدا نے اس خواہش کو قبول کرلیا۔ اسی وجہ سے شیطان جب بھی اولاد چاہتا ہے اپنی رانوں کو ملتا ہے تو اُسکی رانوں کے درمیان سے بچے زمین پر گرنے لگتے ہیں جنھیں وہ لوگوں کی گمراہی پر مامور کرتا ہے۔

چہارم: شیطان نے عرض کیا میں بنی آدم کو دیکھتا ہوں میری خواہش یہ ہے کہ وہ مجھے نہ دیکھیں، جسے خدا نے قبول کرلیا۔

پنجم: شیطان نے عرض کی میرے لئے مختلف شکلوں میں مجسم ہونا ممکن بنادے میں جس شکل میں چاہوں نبی آدم کے سامنے موجود ہو جاؤں۔ خدا نے قبول کرلیا۔ تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ شیطان انسانوں کی گمراہی کے لئے مختلف شکلوں میں آتا رہا ہے۔

ششم: عرض کیا کہ جب تک بنی آدم کے جسم میں روح موجود ہوگی مجھے بھی اُن پر دسترسی حاصل رہے گی اور ملائکہ دنیا سے جانے کے موقع پر بھی مجھے مرنے والے سے قریب ہونے سے نہیں روکیں گے۔ خدا نے اسکی اِس خواہش کو بھی قبول کیا۔ اس بنا پر شیطان محتضر کے دنیا سے جانے کے وقت اپنی ہر ممکن کوشش کرتا ہے کہ انسان سے اسکے ایمان کو چھین لے یہاں تک کہ محتضر کو پانی دکھاتا ہے اور اُسے پیاس لگتی ہے اور وہ پانی کا مطالبہ کرتا ہے تو اُسے کہتا ہے اپنے خدا سے بیزاری کا اظہار کر اور مجھ پر ایمان لے آتا کہ تجھے پانی پلاؤں۔ اگر محتضر اپنے دین سے بیزاری کا اظہار کرلے تو شیطان کہتا ہے میں بھی تجھ سے بیزار ہوں اور اپنے خدا سے خوف زدہ ہوں اور یہ کہہ کر پانی زمین پر گرا دیتا ہے اور محتضر کو نہیں دیتا۔

ہفتم: شیطان نے عرض کیا مجھے بنی آدم کے سینے پر کنٹرول دے تا کہ اُن کو استعمال کر سکوں اور انھیں باطل اور گناہ کے خیالات میں مبتلا کرسکوں (وسواس الخناس الذی

یوسوس فی صدور الناس) خدا نے اس خواہش کو بھی قبول کیا۔ تو شیطان نے کہا: تیری عزت اور جلال کی قسم یقیناً سارے بنی آدم کو گمراہ کروں گا مگر وہ جنکا عمل خالص تیرے ہی لئے ہوگا۔

کیا آپ جانتے هیں که حضرت آدمؑ نے شیطان سے مقابله کے لئے خدا سے کیا چیز مانگی؟

اوّل: انسان جب بھی گناہ کا ارادہ کرے تو اس کے نامہ اعمال میں کچھ بھی نہ لکھا جائے اور اگر گناہ انجام دے تو صرف ایک ہی گناہ نامۂ اعمال میں لکھا جائے لیکن جب بھی نیکی کا ارادہ کرے تو ایک نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دی جائے اور جب ایک نیکی انجام دے تو دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں۔ تو خداوند عالم نے حضرت آدمؑ کی اس خواہش کو قبول کرلیا۔

کیا آپ جانتے هیں که هرن کے اندر پیدا هونے والے خوشبو دار ماده مشك کا کیا سبب هے؟

مرحوم مجلسی اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت آدمؑ کو جنت سے نکالا گیا اور وہ زمین پر آئے تو تنہائی اور غربت کے مارے روتے رہتے تھے۔ جنگل کے ہرنوں کا ایک ریوڑ اُن سے ملنے آیا اور انہیں تسلی دی تو حضرت آدمؑ نے اُن کی پشت پر دست شفقت پھیرا، اُن کے ہاتھوں کی برکت سے خدا نے اُن میں مشک کو پیدا کیا اور آج دنیا کی سب سے پہلی بڑی خوشبو وہی ہے جو ہرنوں کی اُسی قسم کی نسل سے حاصل کی جاتی ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ جناب آدمؑ کوفریب دینے میں سانپ نے شیطان کی مدد کی تھی؟

جب شیطان بارگاہ الٰہی میں مردود قرار پایا تو اُسے جنت سے دور کردیا گیا۔ وہ جنت کے دروازوں کے قریب آتا تا کہ جنت میں داخل ہو جائے مگر ملائکہ اُسے بھگا دیتے تھے۔ وہ جنت کے حیوانات کے پاس جاتا تھا تا کہ مخفی طریقے سے اسے جنت میں پہنچا دیں لیکن ان میں سے کوئی بھی یہ کام کرنے پر راضی نہیں ہوتا تھا یہاں تک کہ وہ سانپ کے پاس آیا جو جنت کے باہر گھوم رہا تھا۔ وہ سانپ اونٹ کی طرح بڑا تھا اور اُسکے چار ہاتھ اور چار پاؤں تھے اور وہ جنت کے خوبصورت ترین حیوانات میں سے ایک تھا۔ شیطان نے کہا مجھے اپنے منہ میں چھپالے تا کہ ملائکہ مجھے نہ دیکھ سکیں اور مجھے جناب آدم تک پہنچا دے، اُن کی ملاقات کا شوق مجھے بیتاب کئے جا رہا ہے۔ میں ضمانت لیتا ہوں کہ آدمؑ کی اولاد تجھے کوئی گزند نہیں پہنچائے گی اور تو میری پناہ میں اُن کے شر سے محفوظ رہے گا۔ سانپ نے قبول کرلیا اور شیطان کو اپنے منہ میں چھپا کر جنت میں پہنچا دیا۔ اس کام کے سبب سانپ پر خدا کا غضب ہوا اور اُس سے اُس کے ہاتھ پاؤں چھین لئے تا کہ وہ ہمیشہ سینے کے بل چلے اور اُسکے جسم میں جتنے پر اور ریشم تھے سب گر گئے اور وہ عریاں ہو گیا اور سانپ کے منہ میں شیطان کے قرار پانے کے سبب اُسکے دانتوں میں زہر پیدا ہو گیا۔

جب سانپ شیطان کو حضرت آدمؑ اور حوا کے سامنے لایا تو شیطان نے سانپ کے منہ سے آواز نکالی۔ تفسیر امام حسن عسکریؑ میں نقل ہوا ہے کہ شیطان نے سانپ کے منہ میں سے پہلے حوا کو فریب دیا اور اُسے کہا کہ اگر تم آدمؑ سے پہلے اس درخت سے کھاؤ گی تو آدمؑ پر تسلط حاصل کر لوگی اور وہ تمہارے مطیع ہو جائیں گے لہٰذا پہلے پہل حوا نے اس درخت

سے کھایا اوران پر اس کا کوئی اثر ظاہر نہ ہوا تو وہ حضرت آدمؑ کے پاس دوڑی آئیں اور واقعہ اُن کے گوش گزار کیا انھیں بھی یقین آ گیا اور کھا لیا۔ شیطان سانپ کے منہ میں سے اُن سے گفتگو کر رہا تھا اور حضرت آدمؑ یہ گمان کر رہے تھے کہ سانپ ان سے باتیں کر رہا ہے شیطان نے حضرت آدمؑ وحوا کے سامنے قسم کھائی کہ میں آپ کا خیر خواہ ہوں اور ہرگز آپ سے خیانت کی نیت نہیں رکھتا۔ اُس نے جناب آدمؑ سے کہا کہ اگر اس درخت سے کھالو گے تو ہمیشہ زندہ رہو گے اور موت تمہارے پاس نہیں آئے گی۔ جناب آدمؑ بھی یہ سمجھے تھے کہ کسی کو اتنی جرائت نہ ہوگی کہ خدا کی قسم کھائے اور یہی بات اُن کے دھوکہ کھانے کا باعث بنی۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ شیطان کے پیشاب کے نتیجے میں شراب وجود میں آئی؟

مرحوم مجلسیؒ حضرت امام جعفر صادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ خداوند عالم نے حضرت آدمؑ کے ہمراہ ایک سو چالیس پھل اور میوہ جات جنت سے زمین پر بھیجے۔ ان میں سے چالیس وہ پھل تھے جو کہ مکمل طور پر کھائے جاتے تھے اوران کا کوئی حصہ پھینکنے میں نہیں جاتا تھا ان میں انجیر وانگور وغیرہ شامل تھے اور چالیس قسم کے پھل ایسے تھے کہ جن کا ظاہری حصہ پھینک دیا جاتا تھا اور اندرونی حصہ کھایا جاتا تھا جیسے بادام، اخروٹ اور فُندُق[۲] وغیرہ جبکہ چالیس ایسے پھل تھے جن کا اوپری حصہ کھایا جاتا تھا اور اندرونی حصہ پھینک دیا جاتا تھا جیسے خوبانی اور آلوچہ وغیرہ۔

حضرت آدمؑ جس پھل کی ٹہنی کو توڑنے کا ارادہ کرتے تھے پہلے خدا کا نام لیتے تھے لہٰذا وہ ٹہنی سبز ہو جاتی تھی اور پھل دینے لگتی تھی۔ حضرت حوّاؑ جب ان ٹہنیوں کی کاشت

کرتی تھیں تو اگرچہ وہ بھی خدا کا نام لیتی تھیں اسلئے اُن کی ٹہنی سبز ہو جاتی تھی مگر پھل نہیں دیتی تھی۔ اگر آدمؑ نے حواؑ کو تمام ٹہنیاں توڑ کر دی ہوتیں تو آج روئے زمین پر کوئی بے ثمر درخت نہ ہوتا۔

حضرت آدمؑ جس ٹہنی کی کاشت کرنا چاہتے شیطان کوئی مخالفت نہ کرتا تھا لیکن جب انگور اور خرما لگانے کا وقت آیا تو شیطان نے کہا: مجھے بھی شریک کرو اور ان درختوں سے مجھے بھی حصہ دو ورنہ میں انہیں سرسبز ہونے نہ دوں گا۔ حضرت آدمؑ نے فرمایا: صبر کرو جبرئیلؑ کو آنے دو وہ ہم دونوں کے درمیان فیصلہ کریں گے۔ جب جبرئیلؑ آئے تو جناب آدمؑ نے واقعہ کو نقل کیا تو جبرئیلؑ نے کہا اسے ان دونوں درختوں میں حصہ دار بناؤ تاکہ تمہیں کوئی گزند نہ پہنچائے۔

حضرت آدمؑ نے فرمایا: ان درختوں کا ایک تہائی تمہارا ہوگا تو شیطان نے قبول نہ کیا، حضرت آدمؑ نے کہا: آدھا تمہارا اور آدھا میرا ہوگا تو پھر بھی شیطان راضی نہ ہوا اور کہا کہ اگر اس کا دو تہائی مجھے دو گے تو مجھے اعتراض نہ ہوگا۔

حضرت آدمؑ نے جناب جبرئیل کے اشارہ پر قبول کرلیا اور خدا نے اُس دن سے حکم فرمایا کہ انگور یا خرما کے پانی کو ابال آئے تو جب تک اُس کا دو تہائی حصہ ضائع نہ ہو جائے ابلیس کا حصہ ہے اُس کا پینا حلال نہیں ہوگا اور اسکے لئے نجاست کا حکم ہوگا اور وہ شراب کہلائے گی کیونکہ حصہ دار بننے کے بعد شیطان نے ان کے پودوں کے پاس پیشاب کیا اور چلا گیا۔

اسی بنا پر جب انگور کے پانی کو شراب بناتے ہیں تو وہ بدبودار اور بدمزہ ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں شیطان کا پیشاب گرا ہوا ہوتا ہے۔ شراب کی حرمت صرف اس امت کے لئے نہیں ہے بلکہ پچھلے تمام ادیان میں شراب حرام رہی ہے اور قیامت تک حرام رہے گی۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت آدمؑ کے بعد کیونکر انسانی نسل میں اضافہ ہوگیا؟

حضرت حواؑ سے ستر مرتبہ اولاد دنیا میں آئیں اور ہر دفعہ ایک بیٹا اور بیٹی پیدا ہوئے یہاں تک کہ خدا نے انہیں ایک بیٹا شیث عنایت فرمایا جس کا لقب ھبۃ اللّٰہ تھا لیکن اُن کے ساتھ کوئی بیٹی نہ تھی۔ حضرت آدمؑ کے فرزند شیث اور یافث کے علاوہ جتنے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئے وہ سب کے سب بغیر شادی کے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ جبکہ یہ دو فرزند جب سن بلوغ کو پہنچے تو خدا نے جنت سے دو حوریں حضرت آدمؑ کی جانب بھیجیں جن کے نام نزلہ اور منزلہ تھے۔ خدا نے حکم دیا کہ ان دونوں حوروں کو شیث اور یافث (ان کے ساتھ بھی کوئی دوسری اولاد پیدا نہ ہوئی تھی) کے نکاح میں لایا جائے۔ ان دونوں جوڑوں سے بیٹے اور بیٹیاں متولد ہوئیں جو آپس میں چچازاد تھے اور ان کی آپس میں شادی ہوئی اور اسطرح انسانی نسل میں اضافہ کا سلسلہ جاری ہوا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ سب سے پہلا انسانی قاتل، آتش پرست اور رقاص کون تھا؟

جب حضرت آدمؑ نے اپنے چھوٹے بیٹے ہابیل کو اپنا جانشین منتخب کیا تو ان کے بڑے بیٹے قابیل نے کہا: ابا جان کیوں آپ نے مجھے چھوڑ کر اُسے منتخب کیا ہے تو حضرت آدمؑ نے جواب دیا: خدا کا یہی حکم ہے۔ قابیل نے کہا: خدا کبھی بھی چھوٹے بھائی کو ترجیح دینے کا حکم نہیں دے سکتا۔ حضرت آدمؑ نے اُس سے فرمایا: اگر تمہیں یقین نہیں ہے تو تم دونوں خدا کی بارگاہ میں قربانی پیش کرو، جس کی قربانی قبول ہوگی معلوم ہو جائے گا کہ خدا

نے اُسی کو میری جانشینی کے لئے منتخب کیا ہے۔اُن دونوں نے اس بات کو قبول کیا۔

اُس زمانے میں مسکین افراد نہیں تھے کہ جنھیں قربانی دے دی جاتی لہٰذا ایک جگہ کو معین کر دیا جاتا تھا اور قربانی کو وہاں رکھ دیا جاتا تھا اور پھر خدا کی طرف سے آگ آتی تھی اور قبول شدہ قربانی کو لے جاتی تھی۔

جب قربانی کا حکم آپہنچا تو قابیل نے سوچا خدا کو تو میری قربانی کی ضرورت نہیں ہے لہٰذا بہتر یہ ہوگا کہ میں کم قیمت چیز کو قربان گاہ میں لے جاؤں۔وہ چونکہ زراعت کرتا تھا لہٰذا اُس نے کیڑا لگی ہوئی گندموں کے ساتھ موجود مٹھی بھر گھاس اُٹھائی اور قربان گاہ میں رکھ دی۔ادھر ہابیل نے سوچا کہ اب جبکہ خدا نے قربانی کا حکم دیا ہے تو میرے پاس خدا کا عنایت کردہ بہت مال ہے تو بہتر یہ ہوگا کہ میں اپنے مال میں سے کوئی بہترین چیز قربان کروں لہٰذا انہوں نے اپنی بھیڑوں میں سے ایک موٹی بھیڑ کو نکالا اور قربانگاہ میں جا کر رکھ دیا۔خدا کی جانب سے آگ آئی اور بھیڑ کو لے گئی گھاس پھوس اپنی جگہ پر پڑی رہ گئی۔ قابیل چونکہ ایک بے ادب اور فاسق جوان تھا لہٰذا اپنے بھائی سے کہنے لگا میں تجھے تباہ کردوں گا۔پھر اس نے شیطان کے بہکاوے میں آکر ہابیل کو قتل کر دیا اور اس کی لاش کو باپ کی نظروں سے پوشیدہ کر دیا۔

شیطان نے پھر بھی قابیل کا پیچھا نہ چھوڑا اور اُس سے کہا: تجھے معلوم ہے کہ کیوں آگ نے ہابیل کی قربانی کو قبول کر لیا لیکن تیری قربانی کو قبول نہ کیا۔تو اُس نے کہا: مجھے نہیں معلوم! شیطان نے کہا: اس لئے کہ تمہارا بھائی تمہارے باپ سے چھپ کر آگ کی پوجا کرتا تھا اور اُسے سجدہ کرتا تھا اگر تم بھی چاہتے ہو کہ آج کے بعد تمہاری ہر قربانی کو آگ لے جائے تو تم بھی اُس کی پوجا شروع کر دو۔قابیل نے فوراً مان لیا اور ایک آتشکدہ بنایا اور آگ کی پرستش میں مصروف ہو گیا۔

جب جناب آدمؑ دنیا سے رخصت ہو گئے تو شیطان قابیل کے پاس آیا اور کہا: جس کا تمہیں خوف تھا اور جسکی وجہ سے تم کافی مدت سے فرار تھے کہ تمہیں کہیں ہابیل کے بدلے میں قصاص نہ کرلیں تو تمہارا باپ تو اب دنیا سے چلا گیا ہے اور اب تمہیں کوئی خطرہ در پیش نہیں ہے۔ قابیل نے پوچھا: اب کیا کروں؟ شیطان نے کہا: تم آج کے دن عید مناؤ اور اپنے باپ کی مجلس عزا میں خوشی، مسکراہٹ اور رقص کے ساتھ شرکت کروتا کہ اپنے بہن بھائیوں کو جلاؤ اور وہ تم سے بھائی کے خون کا مطالبہ نہ کرسکیں۔ قابیل نے قبول کرلیا اور جب آدمؑ کے بیٹے بیٹیاں اپنے باپ کے غم میں نوحہ پڑھتے تھے شیطان نے گانا اور آوازیں نکالنا شروع کردیں اور قابیل کو بھی گانا اور رقص سکھایا۔ یوں دنیا کا پہلا آدم کش، پہلا آتش پرست اور پہلا رقاص قابیل لعنۃ اللہ علیہ بنا۔

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں: قابیل کو قیامت تک سورج کے چشمے کے مقابل کھڑا رکھا جائے گا اور اُس کے سر پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا اور قیامت کے دن وہ ان سات افراد میں شامل ہوگا جو جہنم کے تابوت میں ہوں گے اور جن کا عذاب سارے اہل جہنم سے زیادہ سخت ہوگا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ خدا نے انسان کی چارقسمیں خلق کی ہیں؟

اوّل: وہ جو بغیر ماں باپ کے متولد ہوئے جیسے حضرت آدمؑ

دوئم: وہ جو بغیر ماں کے متولد ہوئے جیسے جناب حوّاؑ

سوئم: وہ جو ماں سے بغیر باپ کے متولد ہوئے جیسے حضرت عیسیٰؑ

چہارم: وہ جو ماں باپ سے متولد ہوئے جیسے ہم اور آپ

کیا آپ جانتے ہیں شیطان کا گھر کہاں ہے اُسکی خوراک کیا ہے اور اُس کا مؤذّن کون ہے؟

صحیح اور معتبر حدیث میں روایت ہوئی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: پہلا غنا کرنے والا شیطان تھا۔ جب جناب آدمؑ نے درخت ممنوعہ سے کھالیا اور شیطان مردود قرار پایا تو عرض کی: الٰہی! تو نے مجھے نکال دیا ہے اس لئے میرے لیے ایک گھر کو مقرر فرما۔ خطاب ہوا: بازار تیرا گھر ہے۔ اُس نے عرض کی: میری خوراک کیا ہے؟ خطاب ہوا: ہر وہ چیز جس پر میرا نام نہ لیا جائے۔ عرض کی: مجھے پینے کے لئے پانی بھی چاہیے۔ خدا نے کہا: ہر مست کرنے والی چیز (تیرا پانی) ہے۔ اُس نے کہا: میرا مُوذن کیا ہے؟ خدا نے فرمایا: ساز و موسیقی کی آوازیں۔ شیطان نے کہا: میرا شکار بھی قرار دے۔ فرمایا: عورتیں تیرا شکار ہیں۔

بنابریں جو بھی موسیقی سنے اُس نے شیطان کو لبیک کہا۔

کیا آپ جانتے ھیں که خدا کیوں خلائق کوپیدا کرتا ھے اور پھر موت کے ذریعه انھیں فنا کردیتا ھے؟

منقول ہوا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کلیم اللہ نے ایک دن بارگاہ خداوندی میں عرض کیا: بارالہا! کیا وجہ ہے کہ تو خلائق کو پیدا کرتا ہے اور پھر انہیں ختم کر دیتا ہے؟

خطاب ہوا: اے موسیٰؑ! چونکہ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا یہ سوال صرف خواہش کی بنا پر نہیں ہے بلکہ تم ہمارے کاموں کے راز اور حکمت کو جاننا چاہتے ہو اور کمزور ذہنوں کو پختہ کرنا چاہتے ہو اس لئے تمہیں ایک کام پر مأمور کرتا ہوں تاکہ تمہیں فنا ہونے کا راز معلوم ہو جائے۔ جاؤ اور زمین میں گندم کاشت کرو۔

حضرت موسیٰؑ نے زمین میں ہل چلایا اور بیج بویا اور اُسے پانی دیا اور جب گندم کی کٹائی کا وقت آیا تو انہوں نے گندم کاٹی اور اُسے بھوسے سے جدا کیا۔ خداوند عالم نے کہا: اے موسیٰؑ میں بھی خلق کرتا ہوں اور اپنے بندوں کو روزی دیتا ہوں اور وقت آنے پر اُن کی کٹائی کرتا ہوں جس طرح تم گندم سے بھوسے کو جدا کر دیتے ہو میں بھی اپنے اچھے اور برے بندوں کو الگ کر کے اُن کے مناسب مقام پر اُنھیں محفوظ کر لیتا ہوں۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ حضرت آدمؑ نے اپنی اولاد کو کیا وصیت کی؟

ریاض الزھرۃ نامی کتاب میں نقل کیا گیا ہے کہ حضرت آدمؑ نے اپنے فرزند شیث کو پانچ نصیحتیں کیں اور حکم دیا کہ وہ بھی اپنی اولاد کو یہ وصیتیں کریں:

۱) دنیا پر بھروسہ اور اطمینان نہ رکھو کہ میں نے جنت پر اطمینان اور بھروسہ رکھا تو خدا نے اس بھروسہ کو بھی پسند نہ فرمایا اور مجھے وہاں سے نکال دیا۔

۲) عورتوں کی خواہش پر مت چلو، میں نے عورت کی خواہش پر عمل کیا اور درخت سے کھا کر پچھتایا۔

۳) جو کام بھی کرنا چاہو پہلے اُس کے انجام کے بارے میں سوچ لو، اگر میں نے بھی انجام کار کے بارے میں سوچا ہوتا تو اس مصیبت سے دوچار نہ ہوتا۔

۴) وہ کام مت کرو جس کے انجام دینے میں دل مطمئن نہیں ہو کیونکہ میرا دل اُس درخت سے کھانے کے موقع پر لرز رہا تھا لیکن میں نے دھیان نہ دیا اور کھا لیا اور ندامت اُٹھائی۔

۵) اپنے کاموں میں مشورہ کرو کیونکہ اگر میں نے ملائکہ سے مشورہ کیا ہوتا تو مشکل میں گرفتار نہ ہوتا۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ بت پرستی کیسے شروع ہوئی؟

جب حضرت آدمؑ دنیا سے چلے گئے تو اُن کی اولاد اُن سے مانوس ہونے کی بنا پر اُن پر بہت زیادہ روتی تھی اور غم کے مارے بے حال ہوئی جاتی تھی۔ شیطان نے اُن کے

دل میں وسوسہ پیدا کیا کہ اپنے باپ کی شبیہ بنائیں جو اُن کی دلی تسلّی کا باعث بنے۔ لہٰذا انہوں نے آدمؑ کا مجسمہ تیار کیا اور روزانہ اُس مورتی کی زیارت کو آنے لگے اور خود کو اُس کے ذریعہ تسلی دیتے تھے۔ کچھ عرصہ گزرا کہ شیطان نے اُن سے کہا تمہارے باپ آدم بزرگ و محترم تھے اور تمہارے وجود میں آنے کے سبب بھی تھے اس لئے وہ اس لائق ہیں کہ اُن کو سجدہ کرو اور اُن کی عبادت کرو بلکہ حوا کی بھی شبیہ بناؤ اور اُسے بھی سجدہ کرو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات راسخ ہوگئی کہ یہی اُن کے خالق ہیں اور یوں رفتہ رفتہ بت پرستی بنی آدم کے درمیان رائج ہوگئی۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ انسان خاک سے کس طرح خلق کیا گیا؟

جیسا کہ خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: ''ہم نے انسان کو مختصر مٹی سے پیدا کیا''۔ اور یہ بات ناقابل انکار ہے کہ ہر انسان کی ابتدا خاک سے ہوئی ہے۔ جیسا کہ جب گندم کا بیج زمین میں ڈالا گیا اور سبز ہوا تو خاک نے اُس کی جڑوں کو اس طرح جذب کیا کہ ایک ایک بیج اب سات سو بیجوں میں تبدیل ہوگیا۔ اُسی گندم سے بنی ہوئی روٹی ماں باپ نے کھائی۔ اُن کے اندر جانے والے بیس لقموں سے ایک خون کا قطرہ وجود میں آیا اور خون کے بیس قطروں سے منی کا ایک قطرہ وجود میں آتا ہے۔ جب مرد اور عورت کے نطفے رحم میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور چالیس دن تک ایک دوسرے کے اندر جذب ہوتے ہیں تو پھر حیض ان دونوں نطفوں سے جا ملتا ہے اور اُن پر گر پڑتا ہے، یہ ناپاک اجناس ایک دوسرے میں مل جاتی ہیں تو پھر انسان

وجود میں آتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ خدا نے اپنے گھر کو بے آب وگیاہ مقام یعنی مکہ مکرمہ میں کیوں قرار دیا؟

جب بھی خدائے متعال نے اپنے گھر کو ایسی زمین پر قرار دیا تھا جو پانی، گھاس پھل، درخت اور خوش آب وہوا، صاف زمین، باغ وغیرہ جیسی نعمتوں سے مالا مال تھی تو وہاں آنے والے لوگ جو زیارت سے مشرف ہوا کرتے تھے وہ تجارت، سیاحت اور خوش گذرانی کے عنوان سے وہاں آیا کرتے تھے اور کسی قسم کا رنج اٹھانے پر تیار نہ ہوتے تھے۔ لہٰذا اُن کے اعمال بھی دنیاوی مسائل سے مربوط ہوجاتے تھے اور آخرت میں ان کا اجر کم ہوجاتا تھا۔ اب چونکہ خداوند عالم نہیں چاہتا تھا کہ خانہ خدا کے زائرین کو کم اجر ملے لہٰذا خدا نے یہ صلاح جانی کہ اپنے گھر کو ایسی پہاڑی زمین میں قرار دے جو ہر قسم کے دنیاوی مسائل سے دور ہو اور کسی کا عمل باطل نہ ہو اور نہ ہی اُن کے اجر میں کمی واقع ہو۔

کیا آپ جانتے ہیں ہر پیغمبرؑ کا اپنا الگ مقام ومرتبہ ہے؟

کافی نامی کتاب میں ھشام بن سالم نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ انبیاء کے چار طبقے تھے:

پہلا طبقہ: یہ وہ پیغمبر تھے کہ جو صرف اپنے پیغمبر تھے۔

دوسرا طبقہ: وہ پیغمبر تھے جو خواب میں ملائکہ کو دیکھتے تھے اور ان کی آواز سنتے تھے لیکن مستقل شریعت کے حامل نہیں تھے بلکہ مرسل پیغمبروں کے دین کی جانب لوگوں کو دعوت دیتے تھے جیسے حضرت لوطؑ جو دین جناب ابراہیمؑ کے پیروکار تھے۔

تیسرا طبقہ: یہ وہ پیغمبر تھے جو ملائکہ کو دیکھتے تھے اور اُن کی آواز بھی سنتے تھے۔ اور اگرچہ صاحب کتاب نہ تھے لیکن چھوٹی یا بڑی قوموں کی ہدایت پر مأمور تھے جیسے حضرت یونسؑ۔

چوتھا طبقہ: یہ وہ پیغمبر تھے جو خواب اور بیداری دونوں میں ملائکہ کو دیکھتے اور اُن کی آواز سنتے تھے اور صاحب کتاب بھی تھے جنھیں اولوالعزم کہا جاتا تھا ان میں سے بعض منصب امامت بھی رکھتے تھے جبکہ یہ سب مقام و مرتبہ کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ تمام مقرب فرشتے کیا عمل انجام دیتے ہیں؟

سارے فرشتوں میں چار فرشتوں کا مقام بارگاہ الٰہی میں سب سے بلند ہے جو یہ ہیں حضرت اسرافیلؑ، حضرت جبرئیلؑ، حضرت میکائیلؑ اور حضرت عزرائیلؑ۔

حضرت اسرافیلؑ: یہ وہ پہلے فرشتے ہیں جنھوں نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا اور جو صور پھونکیں گے یہ صور ہارن کی مانند ہوگا۔ جب صور پھونکا جائے گا تو بدن میں جان آئے گی اور مردے زندہ ہو جائیں گے۔ اسرافیل کو مُردوں کا منادی (ندا دینے والا) بھی کہا جاتا ہے

کیونکہ قیامت کے دن وہ مُردوں کو پکاریں گے اور کہیں گے اے بوسیدہ لوگوں! اُٹھ جاؤ اور سب اٹھ کھڑے ہوں گے۔

حضرت جبرئیلؑ: اس فرشتے کو امین کہتے ہیں اور انہیں وَلیؑ انبیاء بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ انبیاء تک وحی پہنچاتے ہیں اور انبیاء کے دشمنوں سے دوری اختیار کرتے ہیں انہیں روح القدس بھی کہا جاتا ہے۔ یہ جہاں جاتے ہیں زندگی اور حیات دیتے ہیں ان کا مقام سدرۃ المنتھی میں ہے۔

حضرت میکائیلؑ: یہ وہ مقرب اور مبارک فرشتے ہیں جو رحمت کے سوا نازل نہیں ہوتے انہیں قاسم ارزاق کہا جاتا ہے کیونکہ بندوں کی روزی پر مؤکل ہیں۔

حضرت عزرائیلؑ: یہ وہ عظیم فرشتہ ہے جو خدا کے حکم سے روح قبض کرتا ہے انہیں ملک الموت بھی کہتے ہیں۔ جہاں جاتے ہیں جب تک روح قبض نہ کرلیں لوٹ کر نہیں آتے۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ قران میں جن پیغمبروں کاذکر کیاگیا ھے اُن کے نام کیاھیں؟

۱۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۔ حضرت آدمؑ ۳۔ حضرت ادریسؑ
۴۔ حضرت نوحؑ ۵۔ حضرت ہودؑ ۶۔ حضرت صالحؑ ۷۔ حضرت ابراہیمؑ
۸۔ حضرت لوطؑ ۹۔ حضرت اسماعیلؑ ۱۰۔ حضرت اسحاقؑ ۱۱۔ حضرت یعقوبؑ
۱۲۔ حضرت یوسفؑ ۱۳۔ حضرت ایوبؑ ۱۴۔ حضرت شعیبؑ ۱۵۔ حضرت الیاسؑ
۱۶۔ حضرت الیسعؑ ۱۷۔ حضرت زکریاؑ ۱۸۔ حضرت یحییٰؑ ۱۹۔ حضرت عیسیٰؑ
۲۰۔ حضرت ذوالکفلؑ ۲۱۔ حضرت یوشعؑ ۲۲۔ حضرت موسیٰؑ ۲۳۔ حضرت ہارونؑ
۲۴۔ حضرت داؤدؑ ۲۵۔ حضرت سلیمانؑ ۲۶۔ حضرت یونسؑ

کیا آپ جانتے ھیں کہ نفس امارہ ، نفس مطمئنہ اور نفس لوامہ کیا ھیں؟

کہا جاتا ہے کہ اگر انسانی نفس اور جان شہوتی قوتوں کے تابع اور مسخر ہو جائے اور صرف بدن کی جانب مائل ہو تو اُسے نفس امّارہ کہتے ہیں۔ یہ نفس انسان کو قابل حس لذات اور دنیاوی خواہشات کی طرف بڑھنے پر مجبور کرتا ہے اور دل کو شر، بداخلاقی اور برے افعال کی جانب دھکیل کر دیتا ہے اور یہ خدا کی رحمت سے دور کر دیتا ہے۔

اگر انسانی نفس کی حکومت قائم ہو جائے اور انسان میں پسندیدہ اخلاق پیدا ہو جائیں تو اسے نفس مطمئنہ کہتے ہیں جس کے زیر اثر خدا کی اطاعت کا خیال رہتا ہے اور یہ انسان کو عالم قدسی اور عالم بالا کی جانب توجہ رکھنے پر مجبور کرتا ہے۔

علاوہ ازیں اگر انسان میں کمالاتی اخلاق یا برے اخلاق مکمل طور پر رسوخ نہ کر چکے ہوں اور کبھی وہ اچھائی کی جانب اور کبھی برائی کی جانب مائل ہو جاتا ہو اور جب برائی کی جانب جاتا ہو تو خود کو ملامت کرتا ہو تو ایسے نفس کو نفس لوامہ کہتے ہیں۔ یعنی ایسے انسان میں ایسی معرفت و نورانیت موجود ہے کہ وہ برے کام کے صادر ہونے پر اُسے سرزنش کرتی ہے اور اسی کے ذریعہ اُسے توبہ کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں نباتی ، حیوانی ، ناطقہ اور اِلٰھی روح میں کیا فرق ھے؟

معتبر حدیث میں کمیل بن زیاد سے منقول ہے کہ میں نے حضرت علیؑ سے سوال کیا کہ مجھے اپنے نفس سے روشناس کرائیں۔ امام نے فرمایا: اے کمیل کون سا نفس کیونکہ

نفس چار قسم کے ہیں پہلا نفس نامی نباتی، دوسرا نفس حسی حیوانی، تیسرا نفس ناطقی قدسی اور چوتھا نفس کُلی الٰہی۔

ان میں سے ہر ایک کی پانچ قوتیں اور دو خاصیتیں ہیں۔ لہٰذا نفس نامی نباتی کی پانچ قوتیں یہ ہیں۔

۱۔ ماسکہ ۲۔ جاذبہ ۳۔ ہاضمہ ۴۔ دافعہ ۵۔ مربیہ

ان کی دو خاصیتیں کمی اور زیادتی کا ہونا ہے یہ پانچ قوتیں کلیجہ سے برآمد ہوتی ہیں۔

نفس حسی حیوانی کی پانچ قوتیں یہ ہیں۔

۱۔ سماعت ۲۔ بصارت ۳۔ استشمام (سونگھنا) ۴۔ ذائقہ ۵۔ لمس (چھونا)

ان کی دو خاصیتیں رضامندی اور غضب ہے۔ یہ پانچ قوتیں دل سے برآمد ہوتی ہیں۔

نفس ناطق قدسی کی پانچ قوتیں ہیں۔

۱۔ فکر ۲۔ ذکر ۳۔ علم ۴۔ حلم ۵۔ نباھۃ (چالاکی)

یہ ناطقی نفس، ملکوتی نفوس سے سب سے زیادہ شباہت رکھتا ہے اور اسکی دو خاصیتیں نزاہت (پاکیزگی) اور حکمت ہے۔

نفس کلی الٰہی کی بھی پانچ قوتیں ہیں۔

۱۔ فنا و نابودی میں بقا ۲۔ بدبختی میں نعمت ۳۔ ذلت میں عزت ۴۔ امیری میں فقر ۵۔ بلاء میں صبر

ان کی دو خاصیتیں رضا اور تسلیم ہونا ہے۔ یہی وہ نفس ہے جسکی ابتدا خداوند عالم کی جانب سے ہوتی ہے اور یہ اُسی کی طرف پلٹ جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ بعض لوگوں کا کھنا ھے کہ اگر کسی خدائے مھربان کاوجود ھے تو وہ کیوں اپنے بندوں کو ھمیشہ نازونعمت میں نھیں رکھتا اور وبا، طاعون، یرقان، جیسی بیماریوں اور زلزلہ، سیلاب، اولے اور ٹڈیوں کی بارش جیسی آفتوں کو اپنے بندوں پر نازل کرتا ھے جن سے زراعت اورپھل وغیرہ تباہ ھوجاتے ھیں؟

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: اگر خدا نہ ہوتا تو اس سے زیادہ بلائیں اور فتنے انسان پر نازل ہوتے مثلاً کہ آسمان زمین پر گرجاتا یا زمین پانی میں ڈوب جاتی یا سورج نہ نکلتا یا ہوا نہ چلتی یہاں تک کہ تمام انسان، پودے اور دیگر اشیاء خراب ہوجاتیں۔ لیکن اگر بغور دیکھا جائے تو طاعون، زلزلہ ٹڈیوں جیسی بلائیں کبھی بھی دائمی نہیں ہوتیں اور جلد ہی برطرف ہوجایا کرتی ہیں۔

خدا کے لئے انسانوں کو کبھی کبھار مختصر آفات سے ڈرانا ضروری ہوجاتا ہے تاکہ اُن کے لئے عبرت ونصیحت ہو اور اپنے اعمال کے مقابلے میں جب بلاؤں اور اموات کا مشاہدہ کریں تو گناہ اور سرکشی سے باز آجائیں اور اپنے اخروی امور کی جانب متوجہ رہیں۔ اگر یہ بلائیں نہ ہوتیں اور انسان مکمل طور پر نعمتوں میں ڈوبا ہوا ہوتا تو اس قدر شر، فساد اور طغیان انسانی ہاتھوں سے وجود میں آتا کہ جو نہ تو اُن کی دنیا کے لئے کارآمد ہوتا اور نہ

اُن کی آخرت کیلئے بہتر ہوتا۔

کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جولوگ ناز ونعمت میں رہتے ہیں اور ہر قسم کا امن وامان، دولت اور سہولت انہیں میسر ہوتا ہے وہ یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ وہ انسان ہیں اور غرور وتکبر میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور اُن کو اس بات کا بھی خیال نہیں رہتا کہ کمزور پر رحم کریں یا کسی غریب کی دستگیری کریں۔ وہ جب کسی مصیبت زدہ شخص کو دیکھتے ہیں تو اُس پر رحم نہیں کھاتے اور کوئی بے چارہ مل جائے تو اس پر مہربانی نہیں کرتے۔ ان کے پاس چونکہ ہر چیز ہوتی ہے لہٰذا علم وصنعت کے پیچھے نہیں جاتے بلکہ اپنے تمام تر اوقات کو فضول اور لہو ولعب کے کاموں میں گزارنا چاہتے ہیں اور اپنی من پسند چیزیں کھانا پینا چاہتے ہیں۔ ان کے ذریعہ دین ودنیا دونوں کو ہی شدید نقصان پہنچتا ہے لیکن اگر کبھی اُن کو کوئی مالی نقصان ہوتا ہے تو اُس وقت انہیں غربت کے معنی سمجھ میں آتے ہیں اور پھر ستم دیدہ کی مدد کرتے ہیں۔ اگر کبھی بیمار پڑتے ہیں اور بیماری کی شدت کو محسوس کرتے ہیں تو اُس وقت انہیں بیمار افراد یاد آتے ہیں۔ جب اچانک ہونے والی اموات کا مشاہدہ کرتے ہیں تو انہیں آخرت یاد آجاتی ہے بالکل اُس بیمار کی مانند کہ جب تک وہ کڑوی دوا نہ پی لے وہ صحت وسلامتی کے مزے نہیں اُڑا سکتا۔

کیا آپ جانتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر خدا دنیا کے تمام انسانوں کو اس طرح پیدا کرتا کہ وہ گناہ اور برائیوں کو انجام نہ دے سکیں اور عذاب کے مستحق قرار نہ پائیں تو یہ زیادہ بہتر تھا؟

امام صادقؑ فرماتے ہیں: آپ ایک ایسے شخص کو فرض کرلیں کہ جو صحیح وسالم جسم اور صحیح عقائد کا مالک ہو اور اُسے ہر قسم کی سہولت بھی میسر ہو جبکہ کوئی دوسرا شخص اسکے عیش وآرام کے اسباب بھی مہیا کرے اور یہ سب بغیر کسی کوشش، عمل اور حق کے عوض کے ہو۔ کیا صاحب عقل انسان کی عقل اس کام کا حکم دیتی ہے؟ کیا انسان کا دل اس بات پر راضی ہوگا کہ ایسا انسان جس نے کوئی حرکت یا محنت نہیں کی، اجر کا مستحق قرار پائے؟ اجر اور ثواب پانا اُسی وقت مزہ دے گا جب انسان نے اُسے حاصل کرنے کے لئے کوشش کی ہو۔

مؤلف کا کہنا ہے کہ: بالکل ایسا ہے جیسے فٹبال کی ساری ٹیموں کو اکٹھا کیا جائے اور ہر ٹیم کو ایک کپ دے دیا جائے۔ مقابلہ کے بغیر انعام پانے سے کپ کی اہمیت بھی کم ہو جائے گی اور اُس کے حاصل کرنے میں بھی مزا نہیں آئے گا کیونکہ یہ کپ بغیر کسی آزمائش اور کوشش کے ملا ہے۔ لیکن اسی کپ کو اگر کسی ٹیم کے حوالے نہ کیا جائے بلکہ ٹیموں کے درمیان مقابلہ رکھا جائے اور سب اُسے حاصل کرنے کی کوشش کریں تو یقیناً جس ٹیم نے سب سے زیادہ محنت کی ہوگی وہی اس کا اجر یعنی کپ حاصل کرے گی اور مکمل رضامندی سے اُسے قبول کرے گی کیوں کہ یہ اجر اُس کے عمل کے مقابلے میں اُسے ملا ہے۔ جبکہ اُس ٹیم کے افراد اُس کپ کے حاصل ہونے کے بعد ایسی خوشی محسوس کرتے ہیں کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں۔ اس بنا پر عمل صالح کے مقابلہ میں جنت کے پانے کی لذت اس سے کہیں زیادہ ہے۔ جس سے انسانوں کی اہمیت کا بھی پتہ چلتا ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ بعض افراد کھتے ھیں کہ اگر خدا ایسے افراد کو فوری سزا دیتا جو کمزوروں پر ستم ڈھاتے ھیں، گناہ اور فحش کاموں کے مرتکب ھوتے ھیں تو لوگوں کو عبرت حاصل ھوجاتی؟

توحید مفضل نامی کتاب میں امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: اگر انسانوں سے یہ خصوصیت اُٹھالی جاتی کہ وہ حیوانات کے مقابلے میں اپنے کاموں کو ارادہ اور اختیار سے انجام دیتے ہیں اور انسانوں کو حیوانات کی مانند بنایا گیا ہوتا جو تازیانہ کھا کر یا چارہ ملنے کے لئے کام کرتے ہیں تو کوئی بھی یقین کے ساتھ آخرت کے عذاب اور ثواب کی خاطر کام نہ کرتا اور لوگ اسی وجہ سے انسانیت کے دائرے سے خارج ہوجاتے اور چوپائے اور حیوانات کی مانند ہوجاتے۔ صالح افراد نیک عمل انجام دیتے مگر اس آرزو کے ساتھ کہ اُن کی روزی میں اضافہ ہوجائے گا اور کوئی بھی ظلم، فحش اور گناہ کو ترک نہ کرتا مگر اس عذاب کے خوف سے جو اُن پر اُسی وقت نازل ہوسکتا تھا۔ دوسری جانب کوئی بھی ہمیشہ رہنے والی جنت کا مستحق نہ بنتا۔ خداوند مہربان نے بعض ایسے انسانوں کو جنھوں نے ارتکاب گناہ اور معصیت کو بالاترین حدوں تک پہنچایا، اسی دنیا میں ہی عظیم بلاؤں میں گرفتار کیا جیسے فرعون اور اس کے ساتھی اور نوحؑ اور بخت النصر کی قوم جن کی مثالیں تاریخ میں بے شمار ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ موسیقی سننے سے بلڈپریشر کی بیماری ہوجاتی ہے؟

یورپ کے ایک ڈاکٹر نے بلڈ پریشر کی وجوہات کی تحقیق کے دوران، جوکہ ماڈرن دنیا میں بہت زیادہ پھیل چکی ہے، بلڈ پریشر کے آلے کو بازو پر باندھا اور ریڈیو کو چلانے کے بعد اُس کے موسیقی کے مختلف پرگراموں کو سننے کے بعد مندرجہ ذیل نتائج حاصل کیئے۔

ا۔جس قدر موسیقی بے ترتیب اور تیز ہوگی بلڈ پریشر میں اضافہ ہوگا۔وہ موسیقی جس سے روح میں سستی اور پریشانی پیدا ہوتی ہو اُس کو سنتے وقت بلڈ پریشر میں اتنا اضافہ ہوا کہ جس نے ڈاکٹر کو پریشان کردیا۔

۲۔بعض قسم کی موسیقی انسان کو پرسکون کردیتی ہے اور جب تک وہ چلتی رہتی ہے بلڈ پریشر معمول سے زیادہ نیچے آجاتا ہے۔مختصر یہ کہ اس ڈاکٹر کے بلڈ پریشر پر موسیقی کا اتنا زیادہ اثر ظاہر ہوا کہ جس سے اُس کی سلامتی خطرے میں پڑگئی۔اس نظریہ کی یورپ اور امریکا کے بہت سے ڈاکٹروں نے حمایت کی اور رفتہ رفتہ اسے تمام ڈاکٹرز کی حمایت حاصل ہوگئی یہاں تک کہ امریکہ کے بعض روشن خیال، نامہ نگار اور دانشور حضرات نے اسمبلی میں اس سلسلے میں ایک یادداشت پیش کی۔

یہ یاد داشت اس لئے پیش کی گئی تا کہ حکومت بعض امراض (جیسے بلڈ پریشر، تھکان، ذہنی ٹھراؤ، ارادہ کی کمزوری اور اعصاب پر ان کے اثرات وغیرہ) جو موسیقی سننے سے وجود میں آتے ہیں اور جن کا خطرناک انجام اعصاب کی کمزوری ہے، ان کی روک تھام کے لئے کنسرٹ اور عام موسیقی کی محفلوں کے انعقاد کو ممنوع قرار دے۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ انسانیت کے لئے خدا کی ایک بھت بڑی نعمت بھولنے کی عادت ھے؟

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: اگر انسان میں بھولنے کی عادت نہ ہوتی تو کسی کو بھی مصیبت کے بعد تسلی حاصل نہ ہوتی اور لوگوں کی بھی حسرتیں ختم نہ ہوتیں اور کسی کا کینہ اُس کے دل سے نہ نکلتا۔ ہر شخص اپنے ساتھ ہونے والے ظلم اور بے ادبی کو نہ بھلاتا اور ہمیشہ انتقام کی فکر میں رہتا لہٰذا خدائے حکیم نے انسان کے اندر یاد کرنے اور بھول جانے کی صلاحیت قرار دی ہے یہ دونوں ایک دوسرے کی الٹ ہیں اور دونوں میں ہی خدا کی مصلحت ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ خدا کی بڑی نعمتوں میں سے ایک یہ ھے کہ انسان اپنی موت کا وقت نھیں جانتا؟

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: خدا کی ایک عظیم عنایت یہ ہے کہ انسان کو اپنی کُل عمر کی خبر نہیں ہے کیونکہ اگر اُسے عمر کی مقدار کا پتہ چل جائے اور اس کی عمر مختصر ہو تو زندگی گزارنا اُس کے لئے سخت دشوار بن جائے گا اور اس کی زندگی ناامیدی سے پُر ہو جائے گی اور اگر اُسے پتہ چلے کہ اسکی عمر طویل ہے تو وہ باقی رہنے کی اُمید پر دنیا کی لذت اور گناہ و معصیت میں ڈوب جائے گا اس اُمید پر کہ عمر کے آخری حصے میں توبہ کرلوں گا۔ خدوندعالم اس طرح کی دینداری کو قبول و پسند نہیں فرماتا۔

بالکل اسی طرح جیسے آپ کا ایک غلام ہو جو سارا سال آپ کو پریشان اور غضبناک کرتا رہے اور ایک دن آپ کو خوش رکھے تو آپ اس طرزِ عمل کو قبول نہیں کریں

گے بالکل اسی طرح جو شخص زندگی کا ایک بڑا حصہ گناہ اور نفس کی قید میں گزار چکا ہو اور جسے یہ بھی نہیں معلوم کہ آخری لمحات میں اُسے توبہ بھی نصیب ہوگی یا نہیں (تو کیسے اسکے اُس کام کو صحیح کہا جاسکتا ہے)۔ اگر واقعی کسی کا یہی ارادہ ہو تو وہ خدا کو دھوکا دینا چاہتا ہے اور خدا وہ ہے جسے دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔

جو انسان جانتا ہے کہ اُسے موت آئے گی اور موت کے انتظار میں رہے گا وہ اس سبب سے گناہوں کو ترک کرے گا اور خدا کی اطاعت بھی کریگا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ خاک میں موجود تمام اجزاء انسانی بدن کے اندر موجود ہیں لیکن ان کی مقدار میں فرق ہے؟

یہ امام جعفر صادقؑ کا قول ہے آپ فرماتے ہیں: وہ خاکی اجزاء جو انسانی بدن میں کم وبیش موجود ہیں۔ اُن کی تعداد چار ہے۔ آٹھ اجزاء ایسے ہیں جو انسان کے اندر کم مقدار میں موجود ہیں جبکہ آٹھ مزید ایسے اجزاء ہیں جو انسان کے اندر کم مقدار میں موجود ہیں جبکہ آٹھ مزید ایسے اجزاء ہیں جو مقدار میں بہت ہی کم ہیں۔ آج ساڑھے بارہ صدیاں گزرنے کے بعد امام جعفر صادقؑ کا نظریہ علمی اعتبار سے ثابت ہوگیا ہے اور اُسکے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

وہ آٹھ چیزیں جن کی مقدار انسانی جسم میں انتہائی کم ہے وہ امام جعفر صادقؑ کے قول کے مطابق یہ ہیں۔

۱۔ مالیبڈنم ۲۔ سیلیسیوم ۳۔ فلورین ۴۔ کوبالٹ ۵۔ مینگنیز

۶۔ جت ۷۔ تانبا ۸۔ کانسی

وہ آٹھ اجزاء جن کی تعداد کم ہے وہ یہ ہیں

۱۔ میگنیشم ۲۔ سوڈیم ۳۔ پوٹیشم ۴۔ کیلشیم ۵۔ فاسفورس ۶۔ تانبہ ۷۔ گندھک ۸۔ لوہا

وہ چار عناصر جن کی مقدار انسانی بدن میں بہت زیادہ ہے یہ ہیں۔

۱۔ آکسیجن ۲۔ کاربن ۳۔ ہائیڈروجن ۴۔ نائٹروجن

ان عناصر کی معلومات حاصل کرنا ایک دو دن کا کام نہیں تھا بلکہ اٹھارویں صدی کی ابتدا سے یہ کام پوسٹ مارٹم کے ذریعہ شروع کیا گیا۔ فرانس اور آسٹریا نے پوسٹ مارٹم میں پیش قدمی کی اور ایک سو پچاس سال کے تجربات، مطالعات اور تجزیہ نگاری کے بعد اس نظریہ کو تائید حاصل ہوئی جسے امام جعفر صادقؑ نے انسانی بدن کو تشکیل دینے والے عناصر کے بارے میں پیش کیا تھا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ دنیا ایک دو نہیں بلکہ اور بھی ہیں؟

یہ امام جعفر صادقؑ کا قول ہے آپ فرماتے ہیں: دنیا دو اقسام میں تقسیم ہوتی ہے ایک قسم عالم اکبر (بڑی دنیا۔ ہے) اور دوسری عالم اصغر (چھوٹی دنیا) ہے۔ عالم اکبر اور عالم اصغر کی تعداد خدا کے علاوہ کسی کو نہیں معلوم۔ کسی عدد کے ذریعہ ان کی تعداد کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ آج کے جدید علوم نے امام جعفر صادقؑ کے اس نظریے کی تصدیق کر دی ہے۔ جس قدر علم نجوم میں پیشرفت ہو رہی ہے اُسی قدر علم نجوم کے ماہرین پر یہ بات واضح ہوتی جا رہی

ہے کہ تعداد اُس سے کہیں زیادہ ہے بلکہ دنیا میں موجود سورجوں کی تعداد عیسوی تاریخ سے تین صدیاں قبل دنیا کے ذرات کی تعداد ذکر کرنے والے مشہور سائنسدان کی بتائی ہوئی تعداد سے بھی کہیں زیادہ ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ جانور بھی خدا کے معتقد ہیں؟

'عالم تشیع کا ذہن متفکر' نامی کتاب کے صفحہ نمبر ۶۰۸ میں امام جعفر صادقؑ سے روایت نقل کی گئی ہے آپ فرماتے ہیں. بلاشبہ جانور بھی خدا پر ایمان رکھتے ہیں اگر وہ ایمان نہ رکھتے تو اُن کی زندگی منظم طریقہ سے نہ ہوتی۔ خدا کا انکار کرنے والوں کا کہنا ہے کہ جانوروں کو منظّم کرنے والی شے غریزہ ہے لیکن یہ لوگ یہ نہیں بتاتے کہ غریزہ کو کس نے حیوانات میں قرار دیا۔ یہ جان لیں کہ محال ہے کہ کوئی چیز وجود رکھتی ہو اور اپنے پیدا کرنے والے کی اطاعت نہ کرے۔ اُس نقطہ آغاز یعنی پیدا کرنے والے کی فرمانبرداری اس پر ایمان کی دلیل ہے۔ نہ صرف انسان، جانور اور پودے اپنے پیدا کرنے والے کے فرمانبردار ہیں بلکہ جمادات بھی اُسی کی اطاعت کرتے ہیں۔ اگر وہ اطاعت نہ کرتے تو وجود میں نہ آتے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ کیوں مخصوص طریقہ سے وضو کیا جاتا ہے اور نماز معیّن اوقات میں پڑھی جاتی ہے؟

مرحوم مجلسیؒ معتبر سند کے ساتھ امام حسن مجتبیٰؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: چند یہودی پیغمبر اسلام کی خدمت میں آئے اور پوچھا کہ کیوں آپکی امت پر وضو اس طریقے سے واجب کیا گیا ہے اور پانچ وقت کی نماز کا کیا سبب ہے؟ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: جب جناب آدمؑ نے اُس درخت ممنوعہ سے کھایا اور بہشتی لباس اُن کے جسم سے اتر گیا تو اُن کا جسم جو چاندی کی مانند چمکتا تھا کالا اور گہرا ہوگیا اس بنا پر وہ پریشان رہنے لگے اور روتے رہتے تھے۔ جبرئیلؑ نازل ہوئے اور حکم دیا کہ چونکہ انہوں نے ہاتھوں کو دراز کر کے پھل توڑا ہے لہٰذا ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئیں اور چونکہ ایک غیر شائستہ عمل کے مرتکب ہوئے ہیں لہٰذا ہاتھ کو سر پر رکھ کر مسح کریں اور چونکہ اُس درخت کی جانب قدم بڑھایا ہے لہٰذا اپنے پاؤں کا مسح کریں اور اس طریقہ سے وضو کریں۔

نماز عصر کا وقت اُس وقت ہوتا ہے جب حضرت آدمؑ نے اُس درخت سے کھایا اور انہیں بہشت سے باہر نکال دیا گیا لہٰذا نماز وقتِ عصر جناب آدمؑ اور ان کی اولاد پر قیامت تک واجب رہے گی۔ نماز عشاء اور دو رکعت نماز صبح اور نماز ظہر جناب آدمؑ نے شکرانے کے طور پر ادا کی اور خدا نے قیامت تک ان کی اولاد پر یہ نماز واجب قرار دے دی۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ سال میں تیس دن ہی کیوں روزہ رکھتے ہیں؟

ایک مرتبہ یہودیوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کس بنا پر خدا نے آپکی امت پر تیس دن کے روزے واجب کئے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: چونکہ جناب آدمؑ نے اُس درخت ممنوعہ سے کھایا تو وہ غذا تیس دن تک اُن کے شکم میں موجود رہی پھر مکمل طور پر ہضم ہوگئی اور اُس کے اثرات ختم ہوگئے لہٰذا تیس دن روزے ان کی ذریت پر واجب کئے گئے تا کہ حضرت آدمؑ نے اُس پھل کے کھانے سے جو لذت اُٹھائی ہے اُس کے برابر دنوں میں بنی آدم بھوک اور پیاس کا مزہ چکھیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت نوحؑ کے زمانے میں خواتین سال میں ایک بار حائضہ ہوا کرتی تھیں؟

مرحوم مجلسیؒ حیات القلوب میں امام محمد باقرؑ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت نوحؑ کے دور میں سات سو خواتین نے حجاب سے باہر آکر مردوں کی محفل میں شرکت کی تو خداوند عالم اُن پر غضبناک ہوا۔ اُس وقت وہ سال میں ایک بار حائضہ ہوتی تھیں اور اس مدت کو وہ گھر میں اکیلے ہی بسر کرتی تھیں اور کوئی اُن کے ساتھ کھانے یا نشست میں شریک نہیں ہوتا تھا جب تک کہ حیض سے پاک نہ ہو جاتیں۔

خدا نے اُن کے اس برے عمل کے نتیجے میں اُنہیں مہینے میں ایک مرتبہ خون حیض میں مبتلا کر دیا جیسا کہ آج بھی خواتین اس طریقۂ عادت میں مبتلا ہیں۔ اگر چہ انہوں نے

توبہ کرلی تھی لیکن عذاب اُن سے ہٹایا نہیں گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ مکہ کی زمین کو اُمّ القری (زمینوں کی ماں) کیوں کہا جاتا ہے؟

جب خداوند علام نے زمین کو خلق کیا تو اس سے قبل زمین پر پانی ہی پانی تھا۔ تفسیر مجمع البیان میں آیہ شریفہ کے ذیل میں امام جعفر صادق سے نقل ہوا ہے کہ ہر جگہ پانی جلوہ نما تھا کہ پچیسویں ذیقعد کے دن خدا نے بہشت کے دروازے کے نیچے سے زمین کو باہر نکالا اور پانی پر پھیلا دیا اسی لیے وہ دن دحوالارض کے نام سے معروف ہوگیا۔ یعنی وہ دن جب پانی پر زمین کو پھیلایا گیا۔ یہ دن اسلام میں بے حد قابل احترام ہے اور اس کے کافی اعمال ذکر ہوئے ہیں۔ مکہ کی زمین کو اس لئے اُمّ القری (زمینوں کی ماں) کہا جاتا ہے کہ مکہ کی زمین کے نیچے سے زمین کو بچھانا شروع کیا گیا تھا۔

کیا آپ جانتے ہیں جہنم کا تابوت کہاں ہے اور اس میں کون لوگ ہیں؟

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں: جہنم میں ایک وادی ہے جسے سقر کہتے ہیں جس دن سے خدا نے اُسے خلق کیا ہے اُس نے سانس نہیں لیا ہے۔ اگر اُسکی ایک کھڑکی دنیا کی جانب کھول دی جائے تو اُسی وقت سارے روئے زمین کو جلا کر رکھ دے اور اہل جہنم اس وادی کی گرمی سے خدا سے پناہ مانگتے ہیں۔ اس پہاڑ کے درمیان ایک درّہ ہے کہ جس کے عذاب کی شدت اور عفونت سے اس درّے کے لوگ خدا سے پناہ مانگتے ہیں اس درے

میں ایک کنواں ہے۔اس کنویں کے اندر آگ کا بنا ایک تابوت ہے کہ جسکے عذاب اور عفونت سے اس کنویں کے لوگ خدا سے پناہ مانگتے ہیں۔اس تابوت میں سات افراد سخت ترین عذاب میں مبتلا ہیں۔ پانچ افراد کا تعلق پچھلی امت سے ہے جن میں پہلا شخص آدمؑ کا بیٹا قابیل ہے جس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا اور آتش پرست بن گیا۔دوسرا شخص نمرود ہے جس نے جناب ابراہیمؑ کے ساتھ جنگ کی۔ تیسرا شخص فرعون ہے جس نے کہا میں خدا ہوں۔ چوتھا شخص وہ یہودی شخص تھا جس نے لوگوں کو حضرت عیسیٰؑ کے دین میں داخل ہونے سے روک دیا اور انہیں یہودیت پر باقی رکھا اور آج بھی اُس دین کے تابع افراد موجود ہیں۔ پانچواں شخص پولس ہے جس نے لوگوں کو گمراہ کیا اور لوگوں کو دین نصرانیت چھوڑنے اور دین اسلام قبول کرنے سے روک دیا۔

باقی دو افراد کا تعلق اس امت سے ہے جنھوں نے پیغمبر اسلامؐ کے بعد لوگوں کو ان کے حقیقی جانشین کی طرف نہ جانے دیا تا کہ وہ گمراہی سے نجات پائیں جیسا کہ آج بھی وہ لوگ ضلالت اور گمراہی پر ہی باقی ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں شیعہ میں کونسی صفات ہونی چاہئیں؟

شیعوں کی صفات حضرت علی علیہ السلام کی زبانی:

۱۔ مؤمن انسان کو عقلمند اور ہوشیار ہونا چاہیے۔اس کے چہرے پر خوشی کے آثار نمودار رہنے چاہیے اگر چہ غمگین اور افسردہ ہی کیوں نہ ہو۔

۲۔اُس میں حسد اور کینہ نہیں ہوتا اور وہ گالی نہیں دیتا، نہ کسی کی غیبت کرتا ہے۔

۳۔ وہ کسی مقام اور ریاست کا خواہاں نہیں ہوتا اور پُر وقار اور پُر سکون طریقے سے چلتا ہے اور خدا کے ذکر میں مصروف رہتا ہے۔

۴۔ مصیبت میں صبر کرتا ہے اور خدا کی نعمتوں پر شکر ادا کرتا ہے۔

۵۔ اگر خدا کی جانب سے اُسے غربت اور تنگدستی ملے تو بھی خوش رہتا ہے۔

۶۔ اُس کا اخلاق اور میل جول اچھا ہوتا ہے، اُس سے کسی کو اذیت نہیں پہنچتی اور کسی کی بے احترامی ادر بے ادبی نہیں کرتا ہے۔

۷۔ مسکراتے وقت تبسم کرتا ہے اور قہقہہ نہیں لگاتا۔

۸۔ جب کسی سے کچھ پوچھتا ہے تو اُس کا مقصد اُس سے فائدہ اُٹھانا ہوتا ہے، کسی کے علم یا جہالت کا امتحان لینے کی خاطر نہیں پوچھتا۔

۹۔ اُس کا دل مہربان ہوتا ہے کنجوسی نہیں کرتا، کاموں کی انجام دہی میں جلد بازی سے کام نہیں لیتا اور اُس کی گفتگو میں مٹھاس پائی جاتی ہے۔

۱۰۔ جب کسی کے پاس آتا ہے تو اُسے زحمت میں نہیں ڈالتا اور اگر غصہ اُس پر طاری ہو جائے تو انصاف کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔

۱۱۔ جب بھی وعدہ کرتا ہے وفا کرتا ہے اور فضول بات نہیں کرتا۔

۱۲۔ خدا کی جانب سے جو بھی اُسے عطا ہو اُس پر راضی اور شکر گزار رہتا ہے۔ اپنی نفسانی خواہشات کی مخالفت کرتا ہے اور اپنے ماتحت افراد پر سختی نہیں کرتا۔

۱۳۔ ہر قسم کے حالات میں دین کا مددگار اور مسلمانوں کی مدد کے بارے میں فکر مند رہتا ہے وہ مؤمنین کے اطمینان کا مرکز اور مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوتا ہے۔

۱۴۔ اگر اُسکی تعریف کی جائے تو یہ تعریف اس کے کانوں کے ذریعہ دل پر اثر نہیں کرتی اور نہ ہی اس کے دل کو لالچ ہوتا ہے کہ جس کے سبب وہ اپنی ذمہ داریوں کے برخلاف کوئی قدم

اُٹھائے۔

۱۵۔ایسی وسعت نظر رکھتا ہے کہ جس کا فائدہ لوگوں کو پہنچتا ہے، خود کو سب سے حقیر سمجھتا ہے۔

۱۶۔سخی ہے لیکن نہ تو اس قدر کہ اسراف کرے اور ہر گز کسی کو دھوکہ وفریب نہیں دیتا اور نہ ہی کسی کی محنت کو پامال کرتا ہے۔

۱۷۔بے سہارا لوگوں کی پناہ گاہ اور مظلوموں کی دادرسی کرتا ہے اور ہر گز اُس راز کو فاش نہیں کرتا جو اُس سے بیان کیا جائے۔

۱۸۔جب کسی میں اچھائی نظر آتی ہے تو اُسے بیان کرتا ہے اور اگر برائی نظر آئے تو اُسے چھپاتا ہے۔

۱۹۔لوگوں کی برائیوں کو نظر انداز کرتا ہے اور اگر اُس سے معذرت خواہی کی جائے تو قبول کر لیتا ہے، لوگوں کے متعلق دل میں نیک گمان رکھتا ہے جبکہ خود کو ملامت کرتا ہے۔

۲۰۔اہل علم کے درمیان ہوتا ہے تو اُنہیں علم اور الٰہی معارف کی فضلیت یاد دلاتا ہے اور جب کوئی جاہل اُس کے پاس آتا ہے تو اُسے علم و دانش سکھاتا ہے۔

۲۱۔دوسروں کے عیوب کی ٹوہ میں نہیں لگا رہتا اپنے کاموں پر خود کو ملامت کرتا ہے کیونکہ اپنے عیوب سے آگاہ ہوتا ہے اور دوسروں کے عیوب سے آگاہی نہیں رکھتا ہے۔

۲۲۔اپنے نفس کی اصلاح میں مصروف رہتا ہے اور دوسروں سے اُسے کوئی سروکار نہیں ہوتا اور خدا کے علاوہ کسی سے اُمید نہیں رکھتا۔

۲۳۔لوگوں کے درمیان پردیسی اور اجنبی کی مانند رہتا ہے جبکہ خدا کے احکامات کی انجام دہی میں کوشاں رہتا ہے تا کہ اُس کی رضامندی حاصل ہو جائے۔

۲۴۔غریب اور محروم افراد کے ساتھ معاشرت رکھتا ہے اور لوگوں کو نیک کاموں میں مدد دیتا ہے جبکہ یتیموں کے ساتھ باپ کی مانند مہربان ہوتا ہے۔

۲۵۔ جس کام کو انجام دینا چاہتا ہے اُس پر خوب غور و فکر کرتا ہے اور تمام اُمور میں احتیاط کے ساتھ قدم اُٹھاتا ہے۔

۲۶۔ چونکہ قناعت کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے اسی لئے اپنی عزت و آبرو کا بھی خیال رکھتا ہے جس پر لوگ اُسے دولت مند سمجھتے ہیں۔

۲۷۔ اُس نے اپنے نفس کو اس طرح لگام دی ہوئی ہے کہ اس کی شہوت اُسی دائرہ میں رہتی ہے جہاں اسکی ذمہ داری محدود ہو جاتی ہے۔

۲۸۔ اُس کی باتیں صحیح اور حقیقت پر مبنی ہوتی ہیں جبکہ اُس کا لباس میانہ روی اور اقتصادی حدود کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

۲۹۔ کھوئی ہوئی چیزوں کی حسرت میں نہیں پڑتا اور ہرگز غیر شائستہ چیزوں کی جانب نگاہ اُمید نہیں رکھتا۔

۳۰۔ اُسکے علم و دانش میں حلم اور بردباری جبکہ عقل میں صبر اور ہمت شامل ہوتے ہیں۔

۳۱۔ اُس کی نفسیات اور چہرہ میں تھکن اور کمزوری کے آثار نہیں پائے جاتے ہیں بلکہ وہ ہمہ وقت خوش اور ہشاش بشاش نظر آتا ہے۔

۳۲۔ اُس کی آرزوئیں کم ہیں جبکہ اپنی موت کے انتظار میں ہوتا ہے لہٰذا اُس کا دل خشوع سے پُر ہوتا ہے، زبان پر ذکر جاری ہوتا ہے اور اُس کا وجود قانع ہوتا ہے۔

۳۳۔ اُس سے جو گناہ سرزد ہوتے ہیں اُس پر بے انتہا غمگین اور افسردہ رہتا ہے۔

۳۴۔ پڑوسی اُس کے ہاتھوں سکون میں رہتے ہیں جبکہ لوگوں سے اس لئے میل جول رکھتا ہے کہ اُن سے فائدہ اُٹھائے اور کچھ علم سیکھ لے۔

۳۵۔ اکثر اوقات خاموشی اختیار کرتا ہے تاکہ لوگوں کے گزند سے محفوظ رہے جبکہ خود کو زحمت میں ڈال دیتا ہے تاکہ لوگ اس ہاتھوں امان میں رہیں۔

۳۶۔ جب بھی اُس پر ظلم ہوتا ہے صبر اختیار کرتا ہے تا کہ خدا اُس کی مدد کرے اور ظالم سے اُس کا حساب لے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: یہ لوگ زمین میں روشن چراغ کی مانند ہمارے شیعہ ہیں۔ان کا شمار ہمارے چاہنے والوں میں ہوتا ہے اور یہ ہمارے ساتھ اور ہم اِن کے ساتھ رہیں گے۔

کیا آپ جانتے ھیں کبھی کبھار مؤمن انسان بلاوجه افسرده هوجاتا هے اسکی وجه کیا هے؟

جابر جعفی کہتے ہیں: میں امام محمد باقرؑ کی خدمت میں تھا کہ اچانک پریشان اور غمزدہ ہوگیا۔ میں نے عرض کیا: آپ پر قربان جاؤں بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ میں بغیر کسی مصیبت اور پریشانی کے غمزدہ ہوجاتا ہوں اور اس کے اثرات میرے گھر والے اور احباب بھی میرے چہرے میں مشاہدہ کر لیتے ہیں، اس کا کیا سبب ہے؟ امامؑ نے فرمایا: جی ہاں ایسا ہی ہے۔اے جابر! خدا نے مؤمنین کی طینت کو بہشت سے بنایا ہے اور اپنی روح اُن میں ڈالی ہے اسی اصل کی بنا پر مؤمنین آپس میں بھائی ہیں۔ جب بھی کسی علاقے میں کوئی مؤمن پریشان ہوگا۔ سارے مؤمنین پریشان ہونگے کیونکہ اُن کی روحیں ایک دوسرے سے پیوستہ ہیں۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ آپ کس طرح معلوم کرسکتے ھیں کہ آپ کی روح بیمار ھے یانھیں؟

اس بات کی وضاحت کیلئے درج ذیل مثال پر توجہ فرمائیں:

اگر انسان کو پند ونصیحت کی محفلوں میں نیند کے جھونکے آتے ہیں یا مقدس مقامات جیسے ائمہ کے حرم میں جلدی جلدی نماز پڑھ کر وہاں سے نکلنے کو دل چاہتا ہے، جبکہ یہی شخص جب ایسی محفل میں بیٹھتا ہے جہاں لطیفے وغیرہ اور فضول وبیکار گفتگو ہورہی ہو یا مختلف قسم کی فلمیں دیکھی جارہی ہوں تو وہاں گھنٹوں بیٹھنے کے بعد بھی تھکن محسوس نہیں کرتا تو اُسے جان لینا چاہیے کہ اُس کی روح بیمار ہے کیونکہ وہ باطل کاموں کی جانب مائل ہے۔

مترجم کہتا ہے: عام حالات میں بھی جب انسان بیمار ہوتا ہے تو اُسے جو چیزیں صحت کے موقع پر پسند ہوتی ہیں وہ بری لگنے لگتی ہیں۔ ہر چیز جس کا ذائقہ عام حالت میں بہت اچھا لگتا ہو بیماری کے موقع پر نہ صرف مزہ نہیں دیتی بلکہ بری لگتی ہے۔ جب یہ کیفیات انسان کے اندر ظاہر ہونے لگتی ہیں تو فوراً محسوس ہوجاتا ہے کہ ہمارے جسم کو بخار یا کوئی دوسرا عارضہ لاحق ہوگیا ہے کیونکہ چیزیں بری محسوس ہونا جسمانی بیماری کی علامت ہے۔ اسی طرح روح کی بیماری کی پہچان کا بھی یہی طریقہ ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں حجراسود پھلے سفید ھوتا تھا؟

حجراسود فرشتوں سے تعلق رکھنے والے ایک عظیم فرشتہ کا نام تھا جو خدا کی واحدنیت، پیغمبر اسلامؐ کی خاتمیت اور حضرت علیؑ کے وصی ہونے کا معتقد تھا۔

ملائکہ کے درمیان، محمدؐ و آل محمدؐ سے محبت میں کوئی بھی اس کی مانند نہ تھا اور خدا نے میثاق کے وقت جب بندوں سے اپنی وحدانیت، پیغمبروں کی رسالت اور ان کے اوصیا کی وصایت کا اس مُلک کی موجودگی میں اقرار لیا تو سب کے اعترافات کو امانت کے طور پر اس ملک کے سپرد کر دیا اور اُس ملک کو درّ سفید کی صورت میں تبدیل کر کے جناب آدمؑ کو دے دیا۔ لہٰذا جناب آدم جہاں بھی جاتے اس درّ سفید کو اپنے کاندھوں پر لے جاتے یہاں تک کہ جب خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو حکم ملا کہ اِسے رکن یمانی میں نصب کر دیا جائے۔ یہ دُر، طوفان آنے تک وہیں تھا۔ جب سب جگہ تباہی پھیل گئی تو جبرئیل نے اُسے اُٹھا کر ابوقبیس کی پہاڑی میں دفن کر دیا۔

جناب ابراہیمؑ نے جب خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر کی تو جبرئیل کے حکم سے حجر اسود کو رکن یمانی میں نصب کیا گیا جیسا کہ آج اُس کی زیارت رکن یمانی میں ہی کی جاتی ہے۔

پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں: اگر دور جاہلیت کے مشرکوں کے ہاتھ حجر اسود تک نہ پہنچے ہوتے تو یقیناً جو بیمار اسے مس کرتا، اُسے اُس کی برکت سے فوراً شفا مل جاتی اور اگر گناہگاروں کے ہاتھ اُس تک نہ پہنچے ہوتے تو وہ پہلے کی مانند سفید اور نورانی ہوتا۔ لیکن بنی آدم کے مشرک اور گنہگار افراد کے لمس کے نتیجے میں پتھر سیاہ ہو گیا جیسا کہ مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

اس وقت حجر اسود دیکھتا ہے اور جو لوگ اُس کے قریب جاتے ہیں اور اُسے مس کرتے ہیں انہیں پہچانتا ہے۔ اس بنا پر تاکید کی گئی ہے کہ جس قدر ممکن ہو محترم حجاج اُسے مس کریں یا اس کو بوسہ دیں اور اگر رش ہو تو حجر اسود کی جانب دور سے اشارہ کریں اور اپنے طواف کی ابتدا حجر اسود سے کریں۔

کیا آپ جانتے ھیں که تین چیزیں ھر انسان کوبالاخر ملتی ھیں چاھے وہ غریب ھو یاامیر، گدا ھو یا بادشاہ،مرد ھو یاعورت؟

اوّل : رزق

دوّئم : عمل کی جزا

سوّئم : موت

کیاآپ جانتے ھیں که خدا کی راہ میں شھید ھونے کے علاوہ مزید سات قسم کے شھید بھی ھیں؟

پیغمبرِ اکرمؐ فرماتے ہیں: خدا کی راہ میں شہید ہونے والے کے علاوہ سات قسم کے دیگر شہداء بھی ہیں۔

اوّل: جو اپنے پیٹ کے درد کی بنا پر مر جائے۔

دوئم: جو جل کر مر جائے۔

سوئم: جو کسی عمارت کے تباہ ہونے کی وجہ سے مر جائے۔

چہارم: جو پانی میں غرق ہو جائے۔

پنجم: جو نمونیہ کی بیماری میں فوت ہو جائے۔

ششم: جو خاتون بچہ جنتے ہوئے مر جائے۔

ہفتم: جو سرطان کے مرض کی وجہ سے مر جائے۔ (وضاحت: البتہ علیؑ کی ولایت شرط ہے)

کیا آپ جانتے ہیں چار چیزیں ایسی ہیں جو کبھی لوٹ کر نہیں آتیں۔

اوّل: زبان سے نکلی ہوئی بات۔

دوّئم: کمان سے نکلا ہوا تیر

سوّئم: گزرا ہوا وقت

چہارم: لکھا ہوا مقدّر

کیا آپ جانتے ہیں کہ زمین پانچ اشیاء کے ہاتھوں آہ وبُکا کرتی ہے؟

پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں:

اوّل: اس خون ناحق پر جو زمین پر بہتا ہے۔

دوّئم: جب زناکار انسان کے غسل کا پانی زمین پر بہے۔

سوّئم: جب اُس شخص کا پیشاب زمین پر بہے جو ختنہ شدہ نہ ہو۔

چہارم: جب کسی زمین پر لواط انجام دیا جائے۔

پنجم: سورج کے طلوع اور غروب ہونے کے دوران نیند کرنے والے پر زمین آہ و نالہ کرتی ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ فھم اور سمجھ بوجھ کے اعتبار سے امام علیؑ نے لوگوں کوچار حصوں میں تقسیم کیا ھے؟

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: دنیا کے لوگ چار قسم کے ہیں۔ پہلا وہ شخص ہے کہ جو علم رکھتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ وہ جانتا اور علم رکھتا ہے لہٰذا یہ شخص عالم اور دانا ہے اُسی سے سوالات پوچھو۔

دوسرا وہ شخص ہے جو نہیں جانتا کہ اُسے معلوم ہے اور علم رکھتا ہے ایسا شخص خواب غفلت میں ہے اُسے بیدار کرو۔ تیسرا وہ شخص ہے جو علم نہیں رکھتا اور جانتا ہے کہ وہ علم نہیں رکھتا (اور جاہل ہے) ایسا شخص توجہ کا طلبگار ہے اِسے بیدار کرو۔ چوتھا شخص نہیں جانتا اور یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ جاہل ہے۔ ایسا شخص جاہل اور نادان ہے اُس سے پرہیز کرو اور چھوڑ دو۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ کہ پیغمبر اسلامؐ ،ائمه طاھرینؑ،خدائے تعالیٰ اور جناب جبرائیلؑ دنیا کی کن چیزوں کوپسند کرتے ھیں؟

پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں: مجھے تمہاری دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں: عطر، عورت اور نماز۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں: مجھے بھی تین چیزیں پسند ہیں: خدا کی راہ میں تلوار چلانا، مہمان نوازی کرنا اور گرمیوں میں روزہ رکھنا۔ حضرت فاطمہ زہراؑ فرماتی ہیں: دنیا کی تین

چیزیں مجھے پسند ہیں: قران پڑھنا، راہ خدا میں انفاق کرنا اور رسول خداؐ کے چہرے کی زیارت کرنا۔ امام حسنؑ فرماتے ہیں: مجھے تمہاری دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں۔ کھانا کھلانا ،ظاہر کر کے سلام کرنا، رات کو اس وقت نماز پڑھنا جب لوگ سو رہے ہوں۔ امام حسینؑ فرماتے ہیں: مجھے تمہاری دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں: امر بالمعروف، نہی عن المنکر، خدائی حدود کو برپا اور قائم کرنا۔

جبرئیلؑ امین کہتے ہیں: یا محمدؐ! میں بھی آپ کی دنیا سے تین چیزوں کو پسند کرتا ہوں۔ گمراہ لوگوں کی رہنمائی کرنا، مصیبت زدہ افراد کی مدد، خدا کے کلام سے مانوس ہونا۔ میکائیلؑ آئے اور کہا: یا محمدؐ! خدا تمہیں سلام دیتا ہے اور فرماتا ہے: تمہاری دنیا کی تین اشیاء مجھے پسند ہیں: شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، صبر کرنے والا وجود۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ کل قیامت کے دن آپ کو کن سوالات کے جوابات دینے ہوں گے؟

پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں: بروز قیامت مؤمن سے ہر قدم پر چار چیزوں سے متعلق سوالات کئے جائیں گے۔

اوّل: اسکی عمر کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کن کاموں میں خرچ کی۔

دوئم: اس کے جسم کے متعلق پوچھا جائے گا کہ کہاں اور کس طرح استفادہ کیا۔

سوئم: اس کے عمل کے متعلق پوچھا جائے گا کہ کہاں کس قسم کا عمل انجام دیا۔

چہارم: اس کے مال کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کہاں سے حاصل کیا اور کہاں پر خرچ کیا۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ اھل جنت اور اھل جھنم کی نشانیاں کیاھیں؟

پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں: اہل بہشت کی چار نشانیاں ہیں:

اول: نرم مزاج وملنسار   دوئم: فصیح زبان

سوئم: سخی ہاتھ   چہارم: رحم دل

اہل جہنم کی چار نشانیاں ہیں:

اول: سخت چہرہ   دوئم: بدزبان

سوئم: کنجوس ہاتھ   چہارم: سخت دل

کیا آپ جانتے ھیں کہ امیرالمومنین علیؑ نے توریت کے بارے میں کیا کھاھے؟

امیرالمومنین علیؑ فرماتے ہیں: توریت پانچ پر ختم ہوئی ہے اور مجھے پسند ہے کہ میں روزانہ صبح اِن کا مطالعہ کروں۔

اول: وہ مال دار جس کے مال سے لوگوں کو فائدہ نہ پہنچے وہ اور پتھر مساوی ہیں۔

دوئم: وہ غریب جو کسی مالدار یا غنی شخص کے مال کے لالچ کی خاطر اس کے سامنے ذلت وپستی کا اظہار کرے وہ اور کتا مساوی ہیں۔

سوئم: وہ عالم جو اپنے علم پر عمل نہ کرے وہ اور شیطان برابر ہیں۔

چہارم: جو حاکم اپنی رعایا کے ساتھ انصاف سے کام نہ لے وہ اور فرعون برابر ہیں۔

پنجم: وہ عورت جو بغیر ضرورت کے گھر سے باہر نکلے وہ اور کنیز برابر ہیں۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ کن کاموں کیلئے جلدی کرنی چاھیے؟

مہمان کے لئے کھانا لانے، جنازہ اُٹھانے، لڑکیوں کی شادی کرنے، قرض ادا کرنے اور گناہ سے توبہ کرنے میں جلدی کرنی چاہیے۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ دنیا وآخرت اور دل وبدن کی زینت کیا ھے؟

رسول خداؐ فرماتے ہیں: دنیا کی زینت تین چیزیں ہیں: مال، اولاد اور عورت۔ آخرت کی زینت تین چیزیں ہیں: علم، تقویٰ اور راہ خدا میں کسی غریب کی مدد کرنا۔ بدن کی زینت تین چیزیں ہیں: کم کھانا، کم سونا اور کم بولنا۔ دل کی زینت تین چیزیں ہیں: صبر، خاموشی، شکر۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو کیا وصیت کی؟

انہوں نے کہا: بیٹا! جو آٹھ باتیں میں تمہیں بتا رہا ہوں اُس میں حکمت کی تمام باتیں جمع ہیں۔ دو چیزوں کو فراموش نہ کرو خدا اور موت۔ دو چیزوں کو بُھلا دو وہ نیکی جو تم دوسروں کے ساتھ کرتے ہو اور وہ برائی جو کوئی تمہارے ساتھ کرتا ہے۔ جب کسی محفل میں داخل ہو تو اپنی زبان پر کنٹرول رکھو، جب لوگوں کے گھر میں داخل ہو تو اپنی آنکھوں پر کنٹرول

رکھو، جب لوگوں کے دستر خوان پر بیٹھو تو پیٹ پر کنٹرول رکھو اور جب نماز میں مشغول ہو تو دل پر کنٹرول رکھو۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کے لوگوں کی چار اقسام بتائی ہیں؟

سخی، کریم، بخیل اور لئیم۔ سخی وہ ہوتا ہے جو خود کھاتا اور دوسروں کو بھی عطا کرتا ہے۔ کریم وہ ہوتا ہے جو خود نہیں کھاتا اور دوسروں کو عطا کرتا ہے۔ بخیل وہ ہوتا ہے جو خود کھاتا ہے مگر دوسروں کو عطا نہیں کرتا۔ لئیم وہ ہوتا ہے جو نہ خود کھاتا ہے نہ دوسروں کو عطا کرتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ پیغمبر اسلامؐ کو قتل کرنے کی خواهش کا اظہار کرنے والا شخص کون تھا؟

پیغمبر اسلامؐ کی دعوت مشرکین کی رسوائی کا باعث تھی کیونکہ اس طرح ان کے دین پر عیب و اعتراض کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ بات قریش کو سخت ناگوار تھی اور وہ بہت رنجیدہ تھے۔ ابوجہل کہتا تھا اس ذلت کی زندگی سے تو مرنا بہتر ہے کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا نہیں جو محمدؐ کو قتل کرے چاہے وہ خود مارا جائے۔ سب نے جواب دیا نہیں! تو اُس نے خود اس کام کا بیڑہ اُٹھایا اور کہا میں اُسے قتل کروں گا اب بنی عبد المطلب کی مرضی ہے چاہے مجھے قتل کر دیں چاہے چھوڑ دیں۔ مشرکین نے کہا: اگر تو نے یہ کام کر لیا تو بہت اچھا قدم ہو گا اور تجھے نیک نام سے یاد کیا جائے گا اور یوں اُس کی حوصلہ افزائی کی۔

ابو جہل نے پیغمبرؐ کو قتل کرنے کا یوں منصوبہ بنایا کہ وہ چونکہ کثیر السجود ہیں اور اکثر اوقات خانہ کعبہ میں سجدہ کے عالم میں ہوتے ہیں لہٰذا جب وہ سجدہ میں ہونگے میں ان کے سر پر پتھر مار کر انہیں ہلاک کردوں گا۔ جب پیغمبر اسلامؐ طواف ونماز کے بعد سجدے میں گئے تو اُس نے اپنے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کی ٹھانی لیکن جیسے ہی وہ آپ کے سر کے قریب پہنچا تا کہ منصوبہ کے مطابق عمل کرے تو نا گہاں ایک نر اونٹ کو دیکھا جو منہ پھاڑے ہوئے اُس کی جانب آرہا تھا۔ اُس نے جو یہ منظر دیکھا تو گھبراہٹ کے مارے لرزنے لگا اور پتھر اُس کے ہاتھ سے گر گیا۔ اور اُس کا پاؤں زخمی ہوگیا۔

وہ پسینے میں شرابور، اترے چہرے کے ساتھ اور خون آلودہ حالت میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو اُس کے ساتھیوں نے کہا: ہم نے آج تک تجھے اس حال میں نہیں دیکھا۔

اس نے جواب دیا۔ ایک اونٹ منہ پھاڑے ہوئے میری سمت بڑھا اور قریب تھا کہ وہ مجھے اچک لیتا لہٰذا میں نے پتھر پھینک دیا جو میرے پاؤں پر لگا۔ میری اِس وقت جو حالت دیکھ رہے ہو یہ اُسی کا کام ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں خوابوں کی کتنی قسمیں ھیں؟

خوابوں کی تین اقسام ہیں:

(۱) وہ واضح خواب جن کو تعبیر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (۲) آشفتہ وپریشان خواب۔ (اضغاث والاحلام) چونکہ ان کی تعبیر یا ممکن نہیں یا سخت ہے۔ (۳) تیسری قسم ان

خوابوں کی ہے جن میں انسانی روح کا عمل دخل ہوتا ہے یا جو ظاہری طریقے سے تمثیلی یعنی عالم مثال یا عالم عقل سے متعلق ہوتے ہیں اور جن کی تعبیر موجود ہوتی ہے۔

ایسا نہیں ہے کہ خواب بے اثر یا بلا تعبیر ہوں۔ قران مجید میں بھی خوابوں کو ذکر کیا گیا ہے جیسے جناب ابراہیمؑ کا خواب، جناب یوسفؑ کا خواب، یا ان کے دو رفقاء کا قید کے عالم میں خواب اور ان کے زمانے کے بادشاہ کا خواب، موسیٰؑ کی ماں کا خواب وغیرہ۔

پیغمبر اسلامؐ اور ائمہ طاہرین کی بے شمار روایتوں سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ بعض خواب حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں۔ (تفسیر المیزان جلد نمبر ۱۱)

کیا آپ جانتے ہیں کہ کن افراد کو سلام نہیں کرنا چاہیے؟

اوّل: یہودی۔ دوّئم: نصرانی۔ سوّئم: شرابی۔

چہارم: اُس شاعر کو جو اپنے اشعار میں مومنین پر گناہ کا الزام لگائے۔

پنجم: سود خور۔ ششم: جو کھلم کھلا گناہ کرتا ہو۔

ہفتم: جو حمام میں ہو۔ ہشتم: جو نماز پڑھ رہا ہو۔

نہم: خنثیٰ (نہ مرد نہ عورت) ہو۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ کن مواقع پر رحمت خدا کے در کھل جاتے ہیں؟

چار مواقعوں پر رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں:

اوّل: باران رحمت کے موقع پر۔

دوّم: والدین کی جانب اولاد کی محبت بھری نگاہیں۔

سوّم: کعبہ کا دروازہ کھلنے کے وقت۔

چھارم: جب کسی کی شادی ہو رہی ہو۔

کیا آپ جانتے ہیں کن چیزوں سے ماں کے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے؟

باقلا (لوبیا کی قسم کے دانے)، چنے، لوبیا، ماش، گائے اور بھیڑ کا دودھ، اجمود (جڑی بوٹی)، گاجر، تربوز، خربوز، گرمک (خوشبو دار خربوزہ)، پھلوں کا شربت، گل بھار کا شربت، میووں کا شربت، نارنگی کا جوس، ناریل، زیتون، اخروٹ، بادام کھانے سے، اسکے علاوہ (۱۵) گرام سونف کے بیجوں کو ایک کلو پانی میں اُبال کر کھانے کے ہمراہ تناول کرے تو دودھ میں اضافہ ہوگا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ خدا کی بخشش کی کوئی حد مقرر نہیں کی جاسکتی ہے؟

اس قصہ پر غور کیجئے: بیان ہوا ہے کہ ایک بوڑھی عورت کے دو بیٹے تھے۔ ایک فاسق و فاجر اور دوسرا نیک اور پرہیزگار۔ جب نیک و صالح بیٹے کی موت کا وقت آیا اور وہ دار فانی سے رخصت ہوا تو بوڑھی عورت نے صبر کیا اور بالکل آہ و نالہ نہ کیا لیکن جب فاسق و فاجر بیٹے کی وفات کا وقت قریب آیا تو ابھی وہ مرنے والا تھا کہ بوڑھی عورت نے نالہ وفریاد کرنا شروع کر دی اور زار و قطار رونے لگی۔ بیٹے نے کہا: اماں! میرا بھائی تو بہت اچھا

انسان تھا تم نے اس کے لئے گریہ نہ کیا اور میں اتنا برا ہوں، میرے لئے کیوں روتی ہو؟ ماں نے کہا: میرا دل جل رہا ہے کہ تجھے دائمی عذاب ملے گا اور جہنم کی آگ میں جلایا جائیگا۔ بیٹے نے کہا: اے ماں غم نہ کھاؤ اور جان لو کہ میں بھی اہل بہشت میں سے ہوں۔ ماں نے پوچھا: وہ کیسے؟ اُس نے کہا: مجھ سے تمہاری نسبت، فقط اس بنا پر ہے کہ میں نو مہینے تمہارے پیٹ میں تھا اور تم نے دو سال مجھے دودھ پلایا ہے اور اس وجہ سے تمہارا دل میری حالت پر جل کر کباب ہو رہا ہے۔ تو پھر خدائے کریم ورحیم جس نے مجھے پیدا کیا ہے کیسے راضی ہوگا کہ میں جہنم میں جاؤں نعوذ باللہ۔ اُس کی وحدانیت کی قسم کہ وہ مجھ پر تم سے ہزار گنا زیادہ مہربان ہے۔ بنا بریں خدا نے اُسے بخش دیا اور اس کے بھائی پر ستر گنا زیادہ فضیلت اور برتری عطا کی اور اُس کے گناہوں سے چشم پوشی کی۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ قیامت کے دن کون لوگ سایہ خداوندی میں ہوں گے؟

معتبر حدیث میں وارد ہوا ہے کہ پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں: سات افراد قیامت کے دن خدا کے لطف وکرم کے سائے میں واقع ہوں گے جس دن خدا کے سوا کوئی سایہ کارآمد نہ ہوگا

۱) عادل پیشوا

۲) عبادت گزار جوان

۳) مسجد کے ساتھ لگاؤ رکھنے والا۔

۴) وہ دو افراد جو خدا کی رضامندی کی خاطر دوستی اور نشست رکھیں اور خدا ہی کی خاطر ایک

دوسرے سے جدا ہوں۔

۵) وہ مرد جسے کوئی حسین عورت حرام طریقے سے اپنی جانب دعوت دے اور وہ مرد خدا کے خوف سے اُس عورت کی فرمائش ٹھکرا دے۔

۶) جو مخفی طریقے سے خدا کی راہ میں اس طرح صدقہ دے کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا ہے۔

۷) جو تنہائی میں خدا کو یاد کرے اور اشک اس کی آنکھوں سے جاری ہوں۔

کیا آپ جانتے ہیں کونسی چیزیں عقل اور کونسی چیزیں جہالت کے لشکر میں شمار ہوتی ہیں؟

صحیح و معتبر حدیث میں روایت ہے کہ سماعۃ بن مہران نقل کرتے ہیں: میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا، آپ کے بعض اصحاب بھی تشریف رکھتے تھے۔ اچانک عقل اور جہالت کا تذکرہ چھڑ گیا۔ امامؑ نے فرمایا: عقل اور اس کے لشکر کو پہچانو اور جہالت اور اس کے لشکر کو بھی پہچانو تا کہ ہدایت پا جاؤ۔ خداوند عالم نے عرش کی داہنی سمت اپنے نور سے عقل کو پیدا کیا جبکہ جہالت کو ایک تلخ و تاریک دریا سے خلق کیا۔

عقل کا لشکر یہ ہیں۔ خیر۔ ایمان۔ یقین۔ اُمید۔ عدل۔ رضا۔ شکر۔ طمع۔ توکل۔ مہربانی۔ رحمت۔ دانائی۔ فہم۔ تقویٰ۔ زھد۔ خوف۔ تواضع۔ سکون۔ حلم۔ خاموشی۔ سر جھکانا۔ تسلیم ہونا۔ درگزر۔ محبت پیدا کرنا۔ یقین۔ صبر۔ گناہ بخشنا۔ بے نیازی۔ تفکر۔ حفاظت۔ محبت کرنا۔ قناعت۔ ہمراہی۔ دوستی۔ وفا۔ فرمانبرداری۔ فروتنی۔ تندرستی۔

حب۔ سچائی۔ حق۔ امانت۔ اخلاص۔ بہادری۔ فہم۔ معرفت۔ مدارت۔ عیب پوشی۔ راز کی حفاظت۔ نماز۔ روزہ۔ جہاد۔ حج۔ الفاظ کی حفاظت۔ ماں باپ پر احسان۔ حقیقت۔ نیکی۔ خدا پرستی۔ تقیہ۔ انصاف۔ اچھے اخلاق سے پیش آنا۔ پاکیزگی۔ حیا۔ میانہ روی۔ آرام دینا۔ آسانی۔ برکت۔ عافیت۔ گہری اُنسیت۔ حکمت۔ وقار۔ خوشبختی۔ گناہ پر ندامت۔ استغفار۔ مضبوط انتظام۔ خدا سے مانگنا۔ خوش رہنا۔ خوشدلی۔ الفت۔ سخاوت۔

جہالت کا لشکر یہ ہے: شر۔ کفر۔ انکار۔ ناامیدی۔ جور۔ غصہ۔ کفران کرنا۔ ناامیدی۔ لالچ۔ فریب۔ غضب۔ نادانی۔ حماقت۔ پردہ داری نہ کرنا۔ رغبت۔ بداخلاقی۔ تجرّی۔ تکبر۔ جلدبازی۔ سفاھت۔ بہکی باتیں کرنا۔ غرور کرنا۔ جبر کرنا۔ کینہ۔ سخت دلی۔ شک۔ بے تابی۔ انتقام۔ حاجتمند بننا۔ سہو۔ فراموشی۔ محبت سے خالی ہونا۔ حرص۔ حسرت۔ دشمنی۔ غداری۔ نافرمانی۔ گردن کشی۔ گرفتاری۔ بغض۔ جھوٹ۔ باطل۔ خیانت۔ بددلی۔ سست رفتاری۔ ناسمجھی۔ انکار۔ منافقت۔ راز فاش کرنا۔ نماز نہ پڑھنا۔ روزہ توڑنا۔ سستی۔ وعدہ توڑنا۔ باتیں بنانا۔ ناشکری۔ ریا۔ گناہ۔ دکھاوا۔ کسی کا راز پھیلانا۔ جانبداری۔ حملہ اور ستمگری۔ پلیدی۔ عزت کا مذاق اُڑانا اور ہنسانا۔ تجاوز کرنا۔ رنجش۔ سختی اور کسی کو توڑنا۔ کمی کرنا۔ بلاوگرفتاری۔ (حقیقت کے برخلاف) ظاہر کرنا۔ خواہشات کی پرستش۔ ہلکاپن دکھانا۔ بدبختی۔ گناہ کا مسلسل ارتکاب۔ غرور۔ لاپرواہی اور سستی۔ روگردانی۔ اندوہ۔ جدائی۔ بخل۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ کون سی چیزیں کامیابی کاباعث ھیں؟

معتبر حدیث میں ہے کہ جبرئیل امین نے سید المرسلینؐ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ: آپ کی امت کا جو شخص ان چیزوں کو اپنائے گا، کامیاب ہوجائے گا اور جہنم سے محفوظ رہے گا۔ اوّل: ہر کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ کہے۔ دوّئم: ہر نعمت پر الحمدُ للہ کہے۔ سوّئم: جس کام کو انجام دینا چاہے اُس پر ان شاء اللہ کہے۔ چہارم: ہر مصیبت میں استغفر اللہ کہے۔ پنجم: اُس پر جو مصیبت آئے اُس میں اِنا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے۔ ششم: اکثر اوقات اُس کا ذکر لا الہ الا اللہ ہو۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ قران میں کتنے مقامات پر نماز کا ذکر کیا گیا ھے؟

سورہ بقرہ میں ۹ مقامات پر۔ سورہ انفال میں دو مقامات پر۔ سورہ ابراہیم میں ۴ مقامات پر۔ سورہ حج میں تین مقامات پر۔ سورہ احزاب میں ایک مقام پر۔ سورہ ماعون میں ایک مقام پر۔ سورہ نساء میں ۹ مقامات پر۔ سورہ توبہ میں ۶ مقامات پر۔ سورہ بنی اسرائیل میں ایک مقام پر۔ سورہ نور میں پانچ مقامات پر۔ سورہ فاطر میں دو مقامات پر۔ سورہ بینہ میں ایک مقام پر۔ سورہ مائدہ میں ۶ مقامات پر۔ سورہ یونس میں ایک مقام پر۔ سورہ مریم میں ۳ مقامات پر۔ سورہ نحل میں ایک مقام پر۔ سورہ قیامت میں ایک مقام پر۔ سورہ معارج میں ایک مقام پر۔ سورہ انعام میں ۳ مقامات پر۔ سورہ ہود میں ۲ مقامات پر۔ سورہ طہ میں ۲ مقامات پر۔ سورہ عنکبوت میں ۲ مقامات پر۔ سورہ مجادلہ میں ایک مقام پر۔ سورہ شوریٰ میں

ایک مقام پر۔سورہ اعراف میں ایک مقام پر۔سورہ رعد میں ایک مقام پر۔سورہ انبیاء میں ایک مقام پر۔سورۂ روم میں تین مقامات پر۔سورہ مؤمنون میں ایک مقام پر۔سورہ مدثر میں ایک مقام پر۔کُل ۶۷ مقامات۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ اچھی خاتون کون سی ھے؟

جس میں درج ذیل شرائط پائی جائیں۔

۱۔جب بھی شوہر ہمبستری کی خواہش کرے اُسے منع نہ کرے۔

۲۔شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے کیونکہ خدا کے غضب اور ملائکہ کی لعنت کا شکار ہوگی۔

۳۔شوہر سے زبان درازی نہ کرے ورنہ اُس کی زبان بروز قیامت ساٹھ ذراع لمبی کردی جائے گی۔

۴۔اگر عورت مالدار ہو اور اُس کا شوہر ضرورت مند ہو تو اُسے اپنے مال کے استعمال سے نہ روکے، اگر منع کرے گی تو قیامت کے دن اُسی مال کے ذریعہ سے اُس کے اعضاء کو جلایا جائے گا۔

۵۔ مستحبی نماز اور روزے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر انجام نہ دے۔

۶۔نماز کے بعد اپنے شوہر کے حق میں دعا کرے۔

۷۔شوہر کے گھر میں داخل ہونے پر اُس کا استقبال کرے اور باہر جاتے وقت اُسے رخصت کرے۔

۸۔اپنے شوہر کو سلام کرے۔

۹۔شوہر کی خدمت میں کوتاہی نہ کرے لہٰذا اگر اُسے ایک گلاس پانی پلائے تو ایک سال کی عبادت کا ثواب اُسکے نامہ عمل میں لکھا جائے گا اور اگر اُس کیلئے کھانا پکائے تو ایک حج کا ثواب ملے گا اور اگر اس کے کپڑے دھوئے تو سوحج کا ثواب ملے گا چنانچہ شوہر غسل جنابت کرے تو راہ خدا میں ہزار دینار کے انفاق کا ثواب ملے گا اور جب حاملہ ہوگی تو ستر شہیدوں کا ثواب عطا ہوگا اور اگر اُس حمل سے موت واقع ہوگی تو شہید کی موت مرے گی ورنہ وضع حمل کے وقت اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱۰۔شوہر کے سامنے مسکرائے،جس کا ثواب تسبیح وتہلیل کے برابر ہے

۱۱۔شوہر کے مال اور اس کی اولاد کی حفاظت کرے۔

۱۲۔شوہر کی خاطر ہمیشہ سنگھار کرے اور دانتوں کو مسواک کرے۔

۱۳۔اگر ناراض ہوجائے تو اُسے راضی کرے۔

۱۴۔شوہر کے علاوہ کسی مرد کے لئے بناؤ سنگھار نہ کرے کہ جب تک اس کے وجود میں اُسکے آثار رہیں گے اسکی کوئی عبادت قبول نہ ہوگی۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ اچھے دوست میں کیا شرائط ہونی چاہئیں؟

۱۔اس کی رفاقت آپ کو باحیثیت بنانے کا باعث ہو۔

۲۔ضرورت کے وقت آپ کی مدد کرے۔

۳۔آپ کے عیوب کو چھپائے۔

۴۔آپ کی اچھائیوں کو یاد رکھے۔

۵۔اپنے وعدے پر عمل کرے۔

٦۔آپ سے ملاقات سے کنارہ کشی اختیار نہ کرتا ہو۔

۷۔آپ کی خواہش کا احترام کرے۔

۸۔اگر آپ کسی وجہ سے اُس سے دوستی چھوڑ دیں تو وہ دوستی کا از سرنو آغاز کرے۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ جھوٹ بولنا کن مواقع میں جائز ھے؟

پیغمبر اکرمؐ سے منقول ہے:

۱۔حالت جنگ میں۔

۲۔اہل وعیال اور زوجہ سے وعدہ کرنے کی صورت میں

۳۔لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے موقع پر۔

کیا آپ جانتے ھیں خاموشی اور سکوت کے کیا خواص ھیں؟

لقمان حکیم کا قول ہے: خاموشی ایسی عبادت ہے جس میں رنج نہیں اور ایسا رتبہ ہے جو بغیر آرائش کے حاصل ہوتا ہے اور بغیر سلطنت کے بادشاہی کی مانند ہے، ایسا حصار ہے جسکی دیوار نہیں ہے اور جو خلق سے بے نیازی کا باعث ہے۔اسی سے سارے عیوب پر پردہ رہتا ہے اور کرام الکاتبین بھی آرام میں رہتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں اولاد والدین سے شباہت کیوں رکھتی ہے؟

طبرسی علیہ الرحمہ نے احتجاج نامی کتاب میں نقل کیا ہے کہ ایک یہودی رسول خداؐ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا محمدؐ! میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں جسے پیغمبر کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ آپؐ نے فرمایا: وہ سوال کیا ہے؟ اُس نے پوچھا: اولاد کس اعتبار سے ماں باپ سے مشابہت رکھتی ہے؟

آپ نے فرمایا: مرد کی منی سفید اور گاڑھی ہوتی ہے جبکہ عورت کی منی پیلی اور پتلی ہوتی ہے۔ جب بھی مرد کی منی عورت پر غالب آجائے تو بیٹا پیدا ہوتا ہے باذن اللہ تعالیٰ اور شباہت اُسی کی جانب ہوتی ہے۔ اگر عورت کی منی مرد پر غالب آجائے تو بیٹی پیدا ہوتی ہے باذن اللہ تعالیٰ اور وہ اُسی سے مشابہت رکھتی ہے۔

لئالی الاخبار میں عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں نے اولاد کی شباہت کے بارے میں امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا آپ نے فرمایا: اگر مرد کی منی عورت پر غالب آجائے تو بچہ باپ یا چچا سے مشابہت رکھتا ہے اور اگر عورت کی منی مرد پر غالب آجائے تو بچہ ماں اور ماموں سے مشابہت رکھتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں بہشت کے دروازے پر کیا لکھا ہوا ہے؟

معتبر حدیث میں پیغمبر اسلامؐ سے روایت ہے کہ: میں نے بہشت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا کہ ''تو حرام ہے ہر اُس شخص پر جو بخیل ہو اور ہر اُس شخص پر جو ریا کاری

کرے اور والدین کی جانب سے عاق شدہ ہوا اور ہر اُس شخص پر جو لگائی بجھائی کرتا ہو۔

کیا آپ جانتے ھیں کون لوگ بغیر حساب جنت میں داخل ھونگے؟

معتبر حدیث شریف میں ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میری اُمت کے ایک گروہ کو خدا پَر عطا کرے گا جسکے ذریعہ وہ اپنی قبروں سے نکل کر جنت کی طرف پرواز کر جائیں گے اور وہاں آرام سے ہوں گے اور ہر قسم کی نعمتیں ان کے لئے تیار اور مہیا ہونگی۔ ملائکہ اُن سے پوچھیں گے: کیا تمہارا حساب کتاب ہوا ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ ملائکہ پوچھیں گے: کیا تم نے پُل صراط کی مشقت کو محسوس کیا؟ وہ کہیں گے: ہم نے پُل صراط ہی نہیں دیکھا۔ ان سے پوچھا جائیگا: تم کون سے پیغمبر کی امت میں سے ہو؟ وہ کہیں گے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ہیں۔ ملائکہ سوال کریں گے: تم نے کون سے اعمال انجام دیئے جو اس درجہ تک پہنچے ہو؟ وہ کہیں گے: ہمارے اندر دو ایسی خصوصیات تھیں جن کی بنا پر خدا نے اپنے فضل و رحمت سے ہمیں اس مقام تک پہنچایا ہے۔ پہلی یہ کہ ہم جب بھی تنہائی میں ہوتے تھے گناہ کے ارتکاب سے حیا کرتے تھے اور دوسری یہ کہ جب بھی کم چیز قسمت میں ہوتی اُس پر راضی رہتے اور شکر کرتے اور واجبات ترک نہ کرتے تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں کن لوگوں سے دوستی رکھنی چاہیے؟

معتبر حدیث میں نبی کریمؐ سے منقول ہے کہ صرف پانچ قسم کے افراد سے میل جول رکھو۔ اول: جو لوگ آپ کو شک اور تردید سے نکال کر یقین کی جانب دعوت دیتے ہیں۔

دوئم: جو لوگ آپ کو غرور سے ہٹا کر تواضع کی جانب لے آتے ہیں۔

سوئم: جو لوگ آپ کو دکھاوے اور خودنمائی سے ہٹا کر خلوص نیت کی طرف بلاتے ہیں۔

چہارم: جو لوگ آپ کو دنیا سے دلچسپی کے بجائے دنیا سے عدم دلچسپی کی جانب بلاتے ہیں۔

پنجم: جو لوگ آپ کو دوسروں سے خیانت سے روکتے ہیں اور ان سے خیرخواہی کی تاکید کرتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کن لوگوں سے دوستی نہیں رکھنی چاہیے؟

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں: میرے والد نے مجھے سفارش کی کہ پانچ قسم کے افراد کے ساتھ مصاحبت اور دوستی نہ رکھوں۔

اول: فاسق، کیونکہ وہ تجھے روٹی کے ایک لقمے بلکہ اُس سے بھی کم کے عوض فروخت کردے گا۔ میں نے پوچھا: پدر جان! ایک لقمہ سے کم کس طرح ہوسکتا ہے تو فرمایا ایسا شخص جو کسی کو ایک لقمے کی لالچ میں بیچ دیتا ہے اور اُس لقمے کو بھی حاصل نہیں کرپاتا۔

دوئم: بخیل، کیونکہ وہ اُس وقت اپنے مال کو روکے گا جب تجھے اُس کی سخت ضرورت ہوگی۔

سوئم: جھوٹا: کیونکہ وہ سراب کی مانند ہے، دور کو قریب اور قریب کو دور دکھائیگا۔

چہارم: احمق، کیونکہ وہ تجھے فائدہ پہنچانا چاہے گا لیکن نادانی کی بنا پر نقصان پہنچا دیگا۔

پنجم: قطع رحم کرنے والا، کیونکہ خدا نے اپنی کتاب میں تین مقامات پر اُس پر لعنت بھیجی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں جسم کا گرم ترین اور سرد ترین مقام کونسا ہے؟

بدن کا گرم ترین حصہ جگر ہے جس کا درجہ حرارت ۳۹.۵ سینٹی گریڈ ہوتا ہے اور سرد ترین حصہ پاؤں کے تلوے ہیں جن کا درجہ حرارت ۳۰ سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں حیوانات اور انسانوں میں حمل کی کم از کم مدت کتنی ہے؟

کہا جاتا ہے کہ انسانوں میں حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ، پرندوں میں اکیس دن، بلیوں میں دو ماہ، بھیڑوں میں پانچ ماہ، اونٹ گھوڑے اور گدھے میں ایک سال، ہاتھی میں دو سال، سات سال اور گیارہ سال بھی بتائی گئی ہیں۔

کیا آپ جانتے ھیں تمام علوم چار خصوصیات میں پوشیدہ ھیں؟

معتبر حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے روایت ہوئی ہے کہ: میں نے تمام علوم کو چار خصلتوں میں پایا۔

اول: انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے خدا کو پہچانے اور اس کی عظمت کو سمجھ لے۔

دوئم: انسان کو چاہیے کہ وہ جان لے کہ خدا نے آج تک اُس کے ساتھ کیا کیا ہے اور اب وہ کیا کرے گا۔

سوئم: انسان کو جان لینا چاہیے کہ خدا نے اُسے کس مقصد کی خاطر خلق کیا ہے۔

چھارم: انسان یہ جان لے کہ کون سی چیز انسان کو دین سے خارج کر دیتی ہے اور کونسی چیز اُسے دین پر باقی رکھتی ہے لہٰذا اپنا بھرپور خیال رکھے۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ علم حاصل کرنے والے تین قسم کے ھیں؟

شیخ بزگوار علیہ الرحمہ اپنی کتابِ نفیس خصال میں مولائے متقیان حضرت علیؑ کی ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ مولاؑ نے فرمایا: طالبانِ علم تین قسم کے ہیں۔

پہلا گروہ: یہ لوگ دکھاوے، روزی اور جہالت کے حصول کے لئے علم حاصل کرتے ہیں۔

دوسرا گروہ: یہ لوگ، عوام میں اپنی گردن اونچی رکھنے اور اُن کو فریب دینے کے لئے علم حاصل کرتے ہیں۔

تیسرا گروہ: یہ لوگ سمجھنے اور عقلمند بننے کے لئے علم حاصل کرتے ہیں اور بہترین گروہ یہی تیسرا گروہ ہے جن کو خدا قیامت کے دن اپنی امان عطا کریگا۔

کیا آپ جانتے ہیں پیغمبر اسلامؐ نے حضرت علیؑ کو چھ اہم جملے کیا کہے؟

معتبر حدیث میں مروی ہے کہ نبی اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: تم چھ ہزار گوسفند یا چھ ہزار دینار کے خواہاں ہو یا چھ ہزار الفاظ چاہتے ہو؟

امام نے عرض کیا: چھ ہزار الفاظ۔

آپؐ نے فرمایا: چھ ہزار الفاظ کو چھ جملوں میں جمع کر دیتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

اوّل: جب تم دیکھو کہ لوگ فضائل و مستحبات کی بجا آوری میں مصروف ہیں تو واجبات کی بہتر انجام دہی کی کوشش میں مصروف ہو جاؤ۔

دوئم: جب دیکھو کہ لوگ دنیا کے کاموں میں مصروف ہیں تم آخرت کے کاموں میں مشغول ہو جاؤ۔

سوئم: جب دیکھو کہ لوگ دوسروں کی عیب جوئی میں لگے ہوئے ہیں تم اپنے عیوب پر نظر رکھو۔

چھارم: جب دیکھو کہ لوگ دنیاوی چیزوں کی سجاوٹ و آرائش میں مصروف ہیں تم اپنی آخرت کو سجانے میں لگ جاؤ۔

پنجم: جب دیکھو کہ لوگ زیادہ سے زیادہ عمل انجام دینے میں مصروف ہیں تم اپنے عمل

کو بہتر سے بہتر بنانے میں مشغول ہو جاؤ۔

کیا آپ جانتے ہیں دنیا کے عجوبے، قابل مذاق کون لوگ ہیں؟

اوّل: جو زبان سے استغفار کرے اور دل میں ندامت نہ رکھتا ہو اُس نے اپنا مذاق اُڑایا ہے۔

دوئم: جو شخص خدا سے توفیق مانگے جبکہ اپنے عمل میں سر توڑ کوشش نہ کرے تو اُس نے اپنا مذاق اڑایا ہے۔

سوئم: جو شخص خدا سے جنت کا طلبگار ہو اور سختیوں اور مصائب پر صبر نہ کرے اُس نے اپنا مذاق اُڑایا ہے۔

چھارم: جو شخص خدا سے جہنم سے نجات کا طالب ہو اور دنیوی شہوات و خواہشات کو ترک نہ کرے اُس نے اپنا مذاق اُڑایا ہے۔

پنجم: جو شخص موت کو یاد کرے اور خود کو موت کے لئے تیار نہ کرے اُس نے اپنا مذاق اُڑایا ہے۔

ششم: جو شخص خدا کو یاد کرے لیکن لقاء اللہ کا مشتاق نہ ہو اُس نے اپنا مذاق اڑایا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں تمام پیغمبر کسی نہ کسی پیشے سے وابستہ تھے؟

ان میں سے بعض کے بارے میں یوں بیان کیا جاتا ہے۔ حضرت آدمؑ زراعت

کرتے تھے۔ حضرت نوحؑ بڑھئی تھے۔ حضرت ادریسؑ درزی تھے۔ حضرت صالحؑ تاجر تھے۔ حضرت داودؑ زرہ بناتے تھے۔ حضرت سلیمانؑ تھیلے سیتے تھے۔ حضرت موسیٰؑ، حضرت شعیبؑ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چرواہے تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں لوگ روزی حاصل کرنے کے لئے مختلف عقائد رکھتے ہیں؟

ایسے لوگ عام طور سے پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔

۱) بعض افراد کا خیال ہے کہ کسب وکار ہے جو روزی دہندہ ہے نہ کہ خدا کی ذات، یہ لوگ کافر ہیں۔

۲) کچھ کا عقیدہ ہے کہ خدا اور کام دونوں روزی دینے کا باعث ہیں یہ لوگ مشرک ہیں کیونکہ انہوں نے خدا کا شریک بنالیا ہے۔

۳) کچھ افراد کا خیال ہے کہ رازق خدا ہے جبکہ کام اور پیشہ روزی کا سبب ہیں۔ لیکن ہمیشہ شک کی حالت میں رہتے ہیں کہ خدا انہیں روزی دے گا یا نہیں یہ لوگ اہل شک ونفاق ہیں۔

۴) کچھ لوگ خدا کو رازق اور کام اور پیشے کو سبب جانتے ہیں جبکہ خدا کا حق بھی ادا کرتے ہیں یہ لوگ خالص مؤمن ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں ہر چیز کی زندگی کادارمدار کسی دوسری چیز پر ہوتا ہے؟

صحیح و معتبر حدیث میں نبی اکرمؐ سے منقول ہے کہ: زمین کی زندگی لوگوں سے ہے اور لوگوں کی زندگی وجود پر ہے اور وجود کی زندگی روح پر ہے۔ روح کی زندگی عقل پر ہے جبکہ عقل کی زندگی علم پر منحصر ہے اور علم کی زندگی کا دارو مدار عمل پر ہے اور عمل کی زندگی کا انحصار اعتقاد پر ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں خانہ کعبہ کو بیت العتیق (آزاد گھر) کیوں کہا جاتا ہے؟

اول: چونکہ خانہ کعبہ وہ سب سے پرانا گھر ہے جو روئے زمین پر تعمیر کیا گیا۔

دوئم: کیوں کہ کسی کی ملکیت میں نہیں تھا اور نہ آئے گا۔

سوئم: چونکہ طوفان نوحؑ کے موقع پر جب ساری زمین پر پانی جاری ہوا حتیٰ کہ پہاڑ بھی پانی میں غرق ہوگئے، یہ گھر غرق ہونے سے محفوظ رہا اور پانی اُس پر جاری نہ ہوا۔

کیا آپ جانتے ہیں اصل میں دنیوی اور اخروی نعمت کیا ہے؟

اصل میں وہ دنیاوی نعمت جو خدا نے انسان کو عطا کی ہے وہ اُس کا اپنا وجود ہے اور اصل میں اخروی نعمت ایمان ہے جو خدا نے پیغمبروں کے توسط سے ہمیں عنایت کیا ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں حضرت عیسیٰ اور شیطان نے کیا گفتگو کی ؟

تاریخ میں بیان ہوا ہے کہ جب جناب عیسیٰؑ نے ابلیس کو دیکھا کہ اُس کے آگے پانچ گدھے ہیں ہر اِک پر اُس نے سامان لادا ہوا ہے تو انہوں نے ابلیس سے پوچھا یہ سامان کس قسم کا ہے؟ اُس نے جواب دیا: یہ میرا سامان تجارت ہے اور میں اس کے لئے خریدار کا طلبگار ہوں۔ جناب عیسیٰؑ نے پوچھا کہ اس میں کیا چیزیں ہیں؟ اُس نے کہا: ایک پر ظلم وستم کا سامان ہے۔ نبیؑ نے پوچھا: ان کا خریدار کون ہے؟ ابلیس نے کہا: بعض حُکّام اور بادشاہ وغیرہ۔ دوسرا دشمنی، حسد اور نفاق ہے جن کے خریدار ناسمجھ، نادان اور بے ہنر افراد ہیں۔ تیسرا سامان تکبر اور لالچ ہے اور اس کے خریدار بعض علماء ہیں اور چوتھا سامان خیانت ہے جس کے خریدار نوکر پیشہ لوگ ہیں۔ پانچواں سامان مکر وحیلہ ہے جسکی خریدار عورتیں ہیں۔

کیا آپ جانتے ھیں حضرت نوحؑ، ابراھیمؑ، عیسیٰؑ، موسیٰؑ اور پیغمبرؐ اکرمؐ پر حضرت جبرئیل کتنی بار نازل ہوئے؟

اہل بیت سے بے شمار احادیث میں بیان ہوا ہے کہ جبرئیلؑ جناب نوحؑ پر پانچ مرتبہ، جناب ابراہیمؑ پر بیالیس مرتبہ، حضرت عیسیٰؑ پر دس مرتبہ، حضرت موسیٰؑ پر چودہ مرتبہ جبکہ جناب محمد مصطفیٰؐ پر چوبیس ہزار مرتبہ نازل ہوئے۔

کیا آپ جانتے ہیں پیغمبر اکرمؐ کی رحلت کے بعد جبرئیل کتنی بار زمین پر آئیں گے؟

معتبر روایات میں آیا ہے کہ جبرئیلؑ اُس بیماری کے موقع پر جس کے نتیجے میں رسول خداؐ کا انتقال ہوا، آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پیغمبر اسلامؐ نے اُن سے فرمایا: اے برادر جبرئیل! کیا میرے بعد بھی زمین پر آؤ گے؟ عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہؐ دس مرتبہ آؤں گا تاکہ دس چیزوں کو لے جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا: زمین سے کیا لے جاؤ گے؟ عرض کی یارسول اللہ!

اوّل: برکت کو لے جاؤں گا۔ دوئم: مخلوق کے دلوں سے محبت

سوئم: اقربا کے دلوں سے شفقت۔ چہارم: امراء سے عدل

پنجم: عورتوں سے حیا ششم: غرباء سے صبر

ہفتم: علماء سے تقویٰ و پرہیزگاری ہشتم: دولتمندوں سے سخاوت

نھم: قران دھم: ایمان

کیا آپ جانتے ہیں لا فتی الّا علی لاسیف الا ذوالفقار کہاں کہا گیا؟

شیخ صدوق علیہ الرحمۃ نے علل الشرایع میں امام جعفر صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ جب جنگ احد میں اُحد کی پہاڑی پر مامور پہرہ داروں کی غفلت اور شیطان اور مشرکین کی آواز سننے کے بعد، جو کہہ رہے تھے کہ پیغمبر قتل ہو گئے، مسلمان وحشت زدہ اور ہراساں ہو کر پلٹنے اور فرار ہونے لگے تو رسول خداؐ کو تنہا چھوڑ گئے۔ اس وقت حضرت علیؑ پیغمبر اسلامؐ کے

آگے آگے جنگ کررہے تھے اور جہاں سے بھی دشمن پیغمبر پر حملہ کا قصد کرتے اُن کو دور ہٹاتے تھے، اسی طرح انہوں نے مشرکین کی کافی تعداد کو قتل وزخمی کیا اور یہ جنگ اتنی زور پکڑ گئی کہ امامؑ کی تلوار ٹوٹ گئی چنانچہ رسول خداؐ کی خدمت میں آکر کہنے لگے: یارسول اللہ! مرد اپنی تلوار سے لڑتا ہے اور میری تلوار ٹوٹ گئی ہے۔ رسول خداؐ نے انہیں ذوالفقار عطا کی جو دودھاری تھی۔ امامؑ جنگ میں مصروف ہوگئے تو منادی نے آسمان سے ندادی لاسیف الاذوالفقار ولافتٰی الا علی۔

کیا آپ جانتے ہیں چار قسم کے قاضیوں میں سے تین جہنم میں اور ایک جنت میں جائیں گے؟

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: قاضی چار قسم کے ہیں: اُن میں تین قسم کے جہنم اور ایک قسم کے جنت میں ہونگے۔ وہ تین جو جہنم میں ہونگے وہ یہ ہیں:

۱) جو غلط اور ظلم پر مبنی فیصلہ کرے اور جانتا بھی ہو کہ ظلم ہے وہ جہنم میں جائے گا۔

۲) جو غلط فیصلہ دے اور نہ جانتا ہو کہ ظلم ہے اور غلط فیصلہ دے رہا ہے وہ بھی جہنم میں جائیگا۔

۳) وہ حاکم جو صحیح حکم کرے اور نہ جانتا ہو کہ اُس کا فیصلہ برحق ہے وہ بھی جہنم میں ہے اور وہ گروہ جو جنت میں جائیگا

۴) وہ حاکم ہیں جو صحیح فیصلہ صحیح و برحق جانتے ہوئے کرے تو وہ جنت میں جائے گا۔

کیا آپ جانتے ہیں خدا کو کن بندوں کے اعمال پر تعجب ہوتا ہے؟

خدائے متعال نے شب معراج اپنے پیغمبر کو جو وحی کی اُن میں سے ایک یہ تھی کہ: یا احمد! مجھے تین بندوں پر تعجب ہوتا ہے:

۱) وہ بندہ جو نماز پڑھتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ کس کی جانب ہاتھوں کو بلند کر رہا ہے اور کس کے مقابل کھڑا ہے، اس کے باوجود وہ خیالات میں گُم ہو جاتا ہے۔

۲) وہ بندہ جس کے پاس ایک دن کی ہی طاقت ہے پھر بھی وہ دوسرے دن کے بارے میں فکرمند رہتا ہے۔

۳) وہ بندہ جسے معلوم ہے کہ میں اُس سے ناراض ہوں، پھر بھی ہنستا رہتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کونسی چیزیں دل کومردہ کردیتی ہیں؟

معتبر حدیث میں پیغمبر اکرمؐ سے روایت ہے کہ: چار چیزیں دل کو مردہ کر دیتی ہیں:

۱۔ احمق سے بحث و گفتگو کرنا جبکہ دو طرفہ گفتگو کسی اچھے نتیجے تک بھی نہ پہنچ رہی ہو۔

۲۔ مُردوں کے ساتھ نشست رکھنا۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ مُردے کون ہیں؟ فرمایا: ہر وہ دولت مند جسے نعمتوں کی زیادتی نے گمراہ کر دیا ہو۔

۳۔ عورتوں سے بے تحاشا گفتگو کرنا۔ ۴۔ مسلسل گناہ کرنا۔

کیا آپ جانتے ہیں دریا میں شہید ہونے والے کا رتبہ خشکی میں شہید ہونے والے سے زیادہ ہے؟

پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں:

دریا میں شہید ہونے والے کا رتبہ، خشکی کی جنگ میں شہید ہونے والے سے دوگنا ہے۔ خدا نے ملک الموت کو تمام افراد کی قبض روح پر مامور کیا ہے سوائے اُن کے جو دریا میں شہید ہوں کیونکہ ان کی منزلت اور مقام اس قدر زیادہ ہے کہ خدا خود ان کی روحوں کو قبض کرتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کون لوگ غربت کے عالم میں ہیں؟

معتبر حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے: چار چیزیں غریب ہیں:

۱۔ وہ عالم جس سے لوگ احوال پرسی نہ کریں۔

۲۔ وہ قرآن جسے پڑھا نہ جائے۔

۳۔ وہ مسجد جس میں لوگ نہیں جاتے۔

۴۔ وہ شخص جو کافروں کی قید میں ہو۔

کیا آپ جانتے ہیں بندگی کی حقیقت کیا ہے؟

عنوان نامی ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا: اے فرزندِ پیغمبر بندگی کی حقیقت کیا ہے؟ امامؑ نے فرمایا تین چیزوں میں ہے:

۱۔ بندہ خود کو کسی چیز کا مالک نہ سمجھے اور جس جگہ خدا نے حکم دیا ہے وہاں اُسے استعمال کرے۔

۲۔ کاموں میں اپنی مرضی نہ چلائے بلکہ ہر حال میں اپنے مولا کا فرمانبردار ہو۔

۳۔ اپنے ارادے کو خدائی احکامات کی بجا آوری میں استعمال کرے۔

جب بندہ خود کو کسی چیز کا مالک نہ سمجھے تو خدا کی راہ میں انفاق کرنا اُس پر آسان ہو جائے گا اور جب وہ اپنے امورات خدا کے سپرد کر دے گا تو مصائب کو برداشت کرنا اُس پر آسان ہو جائے گا اور اگر خدائی احکامات کی بجا آوری میں مصروف ہو جائے تو اُسے لوگوں سے فخر و مباہات کرنے اور مقابلہ کرنے کی فرصت ہی نہیں ملے گی۔

کیا آپ جانتے ہیں امام صادقؑ نے جسمانی ریاضت، بردباری اور تحصیل علم کے بارے میں کیا تاکید کی ہے؟

امام صادقؑ فرماتے ہیں: ان میں سے ہر ایک کیلئے تین چیزوں کی تاکید کرتا ہوں۔

اوّل: **ریاضت۔**

۱۔ جو چیز پسند نہ ہو اُسے نہ کھاؤ کیونکہ یہ حماقت اور نادانی کا باعث بنے گی۔

۲۔ جب تک بھوک نہ لگے کھانا نہ کھاؤ۔

۳۔ اپنے کھانے کے حلال ہونے پر توجہ رکھو اور خدا کا نام لے کر کھاؤ۔

دوئم: **بردباری**

۱۔ اگر کوئی تم سے کہے کہ اگر ایک بات کہو گے تو دس سنو گے تو تم اُس سے کہو اگر تم دس کہو گے تب بھی ایک نہ سنو گے۔

۲۔ اگر کسی نے تمہیں برا بھلا کہا تو اُس کے جواب میں کہو اگر یہ باتیں سچی ہیں تو خدا مجھے بخشے اور اگر جھوٹی ہیں تو خدا تجھے بخش دے۔

۳۔ اگر کسی نے تمہیں مورد الزام ٹھہرایا یا دھمکی دی تو اُسے نصیحت کرو اور اس کے حق میں دعا کا وعدہ کرلو۔

سوئم: **علم ودانش۔**

۱۔ علماء اور دانشوروں سے وہ سوال کرو جس کے متعلق تم علم نہیں رکھتے اور ہرگز امتحان اور عیب جوئی کی غرض سے سوال نہ کرو۔

۲۔ اپنے نظریہ اور سوچ پر اعتماد نہ رکھو اور حتی الامکان احتیاط کو ہاتھ سے جانے نہ دو۔

۳۔ بیجا فتویٰ اور فیصلہ دینے سے پرہیز کرو جس طرح شیر سے پرہیز کرتے ہو۔

کیا آپ جانتے ہیں دومسلمان بھائیوں کا آپس میں کیا فریضہ ہے؟

رسول خداؐ فرماتے ہیں: ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر تیس حقوق ہیں کہ جب تک انہیں ادا نہ کرے اُس کی گردن سے ساقط نہ ہونگے اور اگر ادا نہ کرسکے تو اُن سے معافی طلب کرے۔

۱۔اُس کی خطا بخش دے۔

۲۔جب اُسے روتا ہوا دیکھے تو اُس پر رحم کرے اور اُسے خوش کرے اور خاموش کرائے۔

۳۔اُس کا کوئی عیب ظاہر ہو جائے تو اُسے پوشیدہ رکھے۔

۴۔اُس کی غلطیوں سے درگزر کرے۔

۵۔کسی خطا کے واقع ہونے پر معافی مانگے تو اُسے معاف کردے۔

۶۔اگر کوئی اُس کی غیبت کرنا چاہے تو اُسے روکے۔

۷۔جب وہ نصیحت کا محتاج ہو اُسے نصیحت کرے۔

۸۔ہر حال میں اُس سے دوستی کا خیال رکھے۔

۹۔اُس کے حق کا خیال رکھتے ہوئے جو کام اس کی ذمہ داری ہو وہ اس کی جانب سے ادا کرے۔

۱۰۔جب بھی بیمار ہو جائے اُس کی عیادت کرے۔

۱۱۔جب وہ مر جائے تو اُس کی تشیع جنازہ میں شرکت کرے۔

۱۲۔اگر وہ اُسے کسی کام کیلئے کہے تو اُسے مثبت جواب دے۔

۱۳۔اگر اُس کے لئے ہدیہ بھیجے تو قبول کرے۔

۱۴۔تحفہ کے بدلے میں اُسے تحفہ دے۔

۱۵۔اُس کی خدمات و زحمات کے مقابلے میں اُس کا شکریہ ادا کرے۔

۱۶۔پریشانی کے موقع پر اُس کا اچھی طرح ساتھ دے۔

۱۷۔اس کی دوستی کا خیال رکھتے ہوئے اس کی زوجہ کی حفاظت کرے۔

۱۸۔اُس کی حاجت برآوری کرے۔

۱۹۔اگر کسی کام کے کرنے کو کہے تو اُسے انجام دے۔

۲۰۔ جب اُسے چھینک آئے تو یَرْحَمَکَ اللّٰہ اور خیریت کے الفاظ کہے۔

۲۱۔ اگر اُس کی کھوئی ہوئی چیز کا پتہ جانتا ہو تو اُسکی رہنمائی کرے۔

۲۲۔ اُس کے سلام کا جواب کہے۔

۲۳۔ اُس سے ہمیشہ اچھے انداز میں گفتگو کرے۔

۲۴۔ اُس کے احسانات کی اچھی تلافی کرے۔

۲۵۔ اگر وہ قسم کھائے تو اُس کی تصدیق کرے۔

۲۶۔ اُس کے دوستوں سے دوستی کرے اور اُسکے دشمنوں سے دوستی نہ کرے۔

۲۷۔ چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم دونوں صورتوں میں اسکی مدد کرے۔ جب ظالم ہو تو اسے لوگوں پر ظلم کرنے سے روکے اور جب مظلوم ہو تو اُس پر ظلم نہ ہونے دے اور اپنا حق لینے میں اُس کی مدد کرے۔

۲۸۔ اُسے ذلیل وخوار نہ ہونے دے اور اُسکی رسوائی کی تمنا نہ کرے۔

۲۹۔ جو اپنے لئے پسند کرے وہی اُس کے لئے بھی پسند کرے۔

۳۰۔ جو برائی اپنے لئے ناپسند کرے وہ اُس کے لئے بھی ناپسند سمجھے۔

کیا آپ جانتے ہیں رسول خداؐ نے شراب کے لئے دس افراد پر لعنت کی ہے؟

اوّل: وہ جو اُسے بوئے۔ دوئم: جو اُس کی حفاظت کرے۔

سوئم: جو انگور کو نچوڑے۔ چھارم: جو اُسے پئے۔

پنجم: جو اُسے پلائے اور پیش کرے۔ ششم: جو اُسے اُٹھائے۔

ہفتم: جس کے لئے لے جائی جارہی ہو۔

ہشتم: جو اُسے فروخت کرے۔ نہم: جو اُسے خریدے۔

دہم: جو اس (کاروبار) سے حاصل ہونے والے فائدہ کو استعمال کرے۔

کیا آپ جانتے ہیں کونسے حیوانات جنت میں جائیں گے؟

امام رضاؑ فرماتے ہیں: تین حیوانات کے سوا کوئی بھی حیوان جنت میں نہیں جائے گا۔

۱۔ بلعم باعور کا گدھا ۲۔ اصحاب کہف کا کتا ۳۔ وہ بھیڑیا جس نے ایک محافظ کو پریشان کیا۔ اس بھیڑیے کی داستان کچھ اس طرح ہے کہ ایک ظالم و جابر بادشاہ نے اپنے ایک محافظ کو حکم دیا کہ مؤمنین کے ایک گروہ کو اذیتیں دے کر قتل کرے۔ وہ محافظ اس حکم پر عمل کر رہا تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور اُس نے اس کے چہیتے اور لاڈلے بیٹے کو چیر پھاڑ ڈالا اور کھا گیا۔ خدا اِس بھیڑیے کو جنت میں داخل فرمائے گا کیونکہ اُس نے محافظ کے غم و پریشانی کے اسباب فراہم کیے۔

کیا آپ جانتے ہیں حضرت علیؑ تین خصلتوں میں پیغمبرؐ کے ساتھ شریک ہیں؟

رسول اکرمؐ فرماتے ہیں: خدا نے مجھے تین ایسی چیزیں عطا کی ہیں جس میں علیؑ میرے ساتھ شریک ہیں۔

اوّل: لواءِ حمد جو میرے لئے ہے اُس کا پرچم بردار علیؑ ہے۔

دوئم: حوضِ کوثر میرے لئے ہے لیکن اُس کا ساقی علیؑ ہے۔

سوئم: جنت و جہنم خدا نے مجھے عطا کی ہے لیکن اُسے تقسیم کرنے والا علیؑ ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں خدا نے حضرت علیؑ کو وہ کونسی چیزیں عطا کی ہیں جو پیغمبر اسلامؐ کو بھی نہیں ملیں؟

پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں: خدا نے علیؑ کو چار ایسی چیزیں عطا کی ہیں کہ ایسی اہم اور بافضیلت چیزیں مجھے بھی نہیں ملیں۔

۱۔ خدا نے فاطمہؑ جیسی ہستی کو علیؑ کی زوجہ قرار دیا کہ دنیا میں کوئی اُن کی مانند نہیں۔

۲۔ خدا نے علیؑ کو دو بیٹے عطا کئے جن کے مانند دنیا میں کوئی نہیں۔

۳۔ خدا نے علیؑ کو بازوؤں میں وہ طاقت دی جو مجھے عطا نہیں ہوئی اور مجھے بھی حکم ہے کہ مصائب و شدائد میں اُسے اپنی مدد کیلئے پکاروں۔

۴۔ خدا نے علیؑ کو میرے جیسا خُسر عطا کیا ہے جو کائنات میں کسی کو نہیں ملا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں قران کے راز کیا ہیں؟

قران مجید کے راز: قران مجید کے حروف مقطعات میں بے شمار راز و اسرار موجود ہیں ان حروف میں سے ایک راز یہ ہے کہ جب بھی مسلسل تکرار ہونے والے الفاظ کو بقیہ حروف مقطعات سے نکال دیا جائے تو باقی ماندہ حروف سے یہ جملہ حاصل ہوتا ہے۔

''صراط علی حق نمسکہ'' جی ہاں امیر المؤمنین علیؑ علیہ السلام خدا کا راستہ ہیں لہٰذا اُن کے دامن سے تمسک رکھنا چاہیے اور انہیں سے توسل کرنا چاہیے۔

عیاشی نے ابولبید بحرانی سے روایت کی ہے کہ مکہ میں ایک شخص حضرت امام محمد باقرؑ کی خدمت میں شرفیاب ہوا اور ان سے چند سوالات پوچھے۔ ان میں سے ایک سوال یہ پوچھا کہ ''المص'' کے معنی کیا ہیں؟ امام نے اُسے جواب دیا۔ جب وہ وہاں سے رخصت ہوا تو امام نے مجھ سے فرمایا: جو کچھ میں نے کہا تھا وہ قران کے باطن کی تفسیر تھی۔ میں نے عرض کی کیا قران کا بھی ظاہر اور باطن ہے؟ فرمایا: قران کا ظاہر و باطن اور اس کے بے شمار معانی ہیں اور قران میں ناسخ و منسوخ، محکم و متشابہ، سنن، امثال، فصل و وصل موجود ہے۔ جو یہ سمجھے گا کہ خدا کی کتاب ابہام رکھتی ہے وہ ہلاک ہوگا اور لوگوں کو بھی ہلاکت میں ڈالے گا۔ بعدازاں امامؑ نے فرمایا: اے عبیدہ! (ان کے عدد کا) حساب لگاؤ الف، لام، میم، صاد کل کتنے بنتے ہیں؟ میں نے عرض کی ۱۶۱ بنتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: جب بھی سال ۱۶۱ ہجری میں داخل ہوگا خدا سلطنت بنی اُمیہ کو تہس نہس کر دے گا اور بالاخر دسویں محرم تھی جب مذکورہ مدت ختم ہوئی اور مسودہ کوفہ میں داخل ہوا تو بنی امیہ کا دور ختم ہو گیا عیاشی نے بھی اس روایت کو بیان کیا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں اُن چار پرندوں کو جنھیں جناب ابراہیمؑ نے هاون میں کوٹا اور خدا نے انهیں زندہ کردیا؟

حضرت ابراہیمؑ نے گدھ، مرغابی، مور اور مرغے کو پکڑا اور اُن کے سروں کو کاٹ

کران کے اجسام کو ہاون میں کوٹا یہاں تک کہ وہ آپس میں مکمل طور پر مل گئے۔اس کے بعد اُن کو دس مختلف حصوں میں تقسیم کر کے مختلف پہاڑوں کی چوٹیوں پر رکھ دیا اور اُن کے سَروں کو اپنے ہاتھ میں رکھا۔ پھر اُن میں سے ایک کو آواز دی۔خدا کی قدرت سے ملے ہوئے اجزاء ایک دوسرے سے الگ ہو کر جناب ابراہیم کی طرف آتے تھے اور اپنے سر سے متصل ہو جاتے تھے یہاں تک کہ جب مکمل ہو جاتے تو پرواز کر جاتے تھے اور جاتے ہوئے جناب ابراہیم سے کہتے تھے تو نے ہمیں زندہ کیا ہے خدا تیرے قلب کو زندگی عطا کرے اور یوں جناب ابراھیمؑ کو یقین ہو گیا کہ وہ اپنے پروردگار کے خلیل ہیں لہذا خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر گزار ہو گئے۔

کیا آپ جانتے ھیں انسان بروز محشر کن شکلوں میں محشور ھونگے؟

رسول خداؐ فرماتے ہیں: (متقی افراد کے علاوہ) تمام افراد بروز قیامت برہنہ محشور کئے جائینگے اور خدائے تبارک وتعالیٰ دس قسم کے افراد کو قیامت کے دن مسلمانوں کی صف سے علیحدہ کر دے گا اور اُن کی صورتوں کو تبدیل کر دے گا۔ وہ دس گروہ یہ ہیں:

۱۔ تیز دھاری زبان رکھنے والے (یہ لوگ بندر کی شکل اختیار کر لیں گے)

۲۔ حرام خور (یہ لوگ سور کی شکل اختیار کر لیں گے)

۳۔ سود خور (یہ لوگ الٹے منہ محشر میں آئیں گے)

۴۔ ظالم حکمران (یہ لوگ نابینا ہو کر محشر میں آئیں گے)

۵۔ خود خواہ اور خود غرض (یہ لوگ گونگے اور بہرے بن کر میدان محشر میں آئیں گے)

۶۔ بے عمل علماء (اپنی زبان چبا رہے ہوں گے جبکہ پیپ اُن کے منہ سے بہہ رہی ہوگی)

۷۔ پڑوسیوں کواذیت دینے والے (کٹے ہاتھوں اور پاؤں کے ساتھ محشر میں داخل ہونگے)
۸۔ جنھوں نے لگائی بجھائی کر کے لوگوں کو آپس میں لڑایا ہوگا (وہ آگ سے بنی شاخوں پر لٹکے ہوئے ہونگے)
۹۔ شہوت پیشہ لوگ اور خمس وزکواۃ ادانہ کرنے والے (مردار سے بدتر بدبو کے ساتھ محشر میں داخل ہوں گے)
۱۰۔ مغرور ومتکبر (آگ سے بنے ہوئے لباس اُنہیں پہنائے جائیں گے) (مجمع البیان)

کیا آپ جانتے ھیں کہ آپ کو قبر میں کن سوالات کے جوابات دینے ھونگے؟

روایات اور ائمہ معصومینؑ کی احادیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مندرجہ زیل سوالات پوچھے جائیں گے؟

۱۔ جس معبود کی تم نے پرستش کی وہ کون تھا؟
۲۔ تمہاری کتاب کا کیا نام تھا۔
۳۔ جس امام کی اطاعت کرتے رہے وہ کون تھا؟
۴۔ مال کہاں سے حاصل کیا اوراُسے کہاں کہاں استعمال کیا؟
۵۔ کتنی عمر گزاری اور کس طرح گزاری؟
۶۔ اپنی نماز صحیح طریقے سے ادا کی؟
۷۔ اپنے مال کا خمس وزکات دیا؟
۸۔ حج واجب کو صحیح طرح سے انجام دیا؟

۹۔اپنے واجب روزوں کوادا کیا؟ (کافی،امالی صدوق،بحار،لئالی الاخبار سے مأخوذ)

کیا آپ جانتے ھیں قبر کن الفاظ میں پکارتی ھے؟

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: قبر روزانہ یوں آواز دیتی ہے۔''میں بدکاروں کیلئے غربت کا مقام ہوں''۔''میں ظلمت وتاریکی کا مکان ہوں''۔''میں وحشت کا گھر ہوں''۔ ''میں نیک لوگوں کیلئے محبت اور بخشش کا گھر ہوں''۔

جب کسی مؤمن کو قبر میں لٹایا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے ''اہلاً ومرحبا'' اور جہاں تک نظریں جاسکتی ہوں وہاں تک قبر وسیع کردی جاتی ہے لیکن جب کسی کافر کو قبر میں لٹایا جاتا ہے تو کہتی ہے ''لا اہلاً ولا مرحباً'' تیرا آنا مجھے ناخوشگوار ہے اور یہ کہہ کہ اُسے اتنا دباتی ہے کہ اُسکی ہڈیاں ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہونے لگتی ہیں (امالی صفحہ نمبر ۱۵۴، بحار جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۲۱۸)

کیا آپ جانتے ھیں پھلی بار منبر کھاں تعمیر اور استعمال کیا گیا؟

رسول خداؐ ابتدا میں مدینے کی مسجد میں ستون سے پشت لگا کر بیٹھتے تھے اور صحابہ کو موعظہ فرماتے تھے۔یہ ستون سنگ مرمر اور ٹائلز وغیرہ کا بنا ہوا نہ تھا بلکہ کھجور کے درخت کا تنا تھا جو انتہائی سادگی کے باوجود عظمت وجلال کے ساتھ سرور کائنات کی تکیہ گاہ قرار پاتا تھا۔ لیکن جیسے جیسے مسلمانوں اور اصحاب رسول کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا، پیغمبر کی آواز تمام

مسلمانوں اور اہل مسجد تک پہنچ نہ پاتی تھی۔ جعفر ابن ابی طالب جو حضرت علیؑ کے اعلیٰ مقام بھائی تھے اور ابھی حال ہی میں حبشہ کی ہجرت سے واپس لوٹے تھے، رسولؐ کی خدمت میں آئے اور عرض کی: حبشہ میں رواج ہے کہ خطیب اور واعظ حضرات چار لکڑیوں سے اونچی جگہ پر جاتے ہیں اور وہاں سے گفتگو کرتے ہیں اُس کے بعد اُس منبر کی شکل بنا کر دکھائی۔ سیدالانبیاء نے اجازت دی کہ اسی طرح منبر بنایا جائے بعد ازاں پیغمبرؐ نے لکڑی کے بنے ستون سے کنارہ کشی کر کے منبر کو اپنے قدوم مبارک سے مزیّن فرمایا۔

کیا آپ جانتے ہیں حضرت علیؑ علم ریاضی میں بے پناہ مہارت رکھتے تھے؟

تمام علوم میں مہارت ہونے کے ساتھ ساتھ علم ریاضیات میں بھی امام علیؑ کو مہارت حاصل تھی۔ ایک مرتبہ جب مولا اپنے پاؤں رکاب میں رکھ چکے تھے ایک یہودی ریاضی دان نے آپؑ سے سوال کیا وہ کونسا عدد ہے جو بغیر کم ہوئے ان اعداد سے قابل تقسیم ہو۔ ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۔ امامؑ نے اُسی عالم میں فوراً فرمایا: ہفتہ کے ایام کو سال کے ایام سے ضرب دو تو مطلوبہ عدد حاصل ہو جائے گا اور یہ کہہ کر سوار ہوئے اور چل پڑے۔ یہودی نے حساب کیا تو بالکل صحیح تھا۔

ملاحظ فرمائیں! جب ہفتے کے ایام (۷) کو سال کے ایام (۳۶۰) سے ضرب دیا جائے تو ۲۵۲۰ کا عدد ہوتا ہے، اب اس عدد کو اگر ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹۔ سے تقسیم کیا جائے تو اُن سب کا نصف عدد ۱۲۶۰، تیسرا حصہ ۸۴۰ چوتھا حصہ ۶۳۰، پانچواں حصہ ۵۰۴، چھٹا حصہ ۴۲۰، ساتواں حصہ ۳۶۰، آٹھواں حصہ ۳۱۵ جبکہ نواں حصہ ۲۸۰ بنتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کونسی چیزیں قبولیت دُعا کا باعث ہیں؟

۱۔ ہر کام سے پہلے بسم اللہ کہنا۔

۲۔ ہر دعا کے قبل و بعد صلوات پڑھنا۔

۳۔ خلق خدا سے نا امیدی اور رحمت خدا سے اُمیدوار ہونا۔

۴۔ خدا کی بارگاہ میں چالیس روز تک دُعا کو دہرانا۔

۵۔ دُعا کے دوران قلبی توجہ۔

۶۔ ۴۰ مومنین کا ایک ساتھ مل کر دُعا کرنا۔

۷۔ دُعا کرتے وقت خدا کے چالیس بندوں کی حاجت کو اپنی حاجت پر برتری دینا۔

۸۔ دُعا کی قبولیت کے بارے میں پُر اُمید رہنا۔

۹۔ خوراک و پوشاک میں حرام اشیاء کے استعمال سے پرہیز کرنا۔

۱۰۔ والدین کی طرف سے عاق شدہ نہ ہونا۔

کیا آپ جانتے ہیں وہ پانچ مخلوقات کونسی ہیں جو رحم مادر میں نہیں رہیں لیکن روئے زمین پر چلتی رہی ہیں؟

وہ پانچ مخلوقات آدمؑ و حوّاؑ، وہ دنبہ جو جناب اسماعیلؑ کے فدیے کے طور پر جنت سے آیا، حضرت موسیٰؑ کا عصا اور حضرت صالحؑ کی اونٹنی ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ کب لڑکی، لڑکے کے مقابلے میں دگنا ارث حاصل کرتی ہے؟

اگر میت کی کوئی (زندہ) اولاد موجود نہ ہو بلکہ اُس کے وارث صرف پوتے یا نواسے ہی ہوں تو اگر میت کی وارث پوتی ہو تو اُسے وراثت میں سے بیٹے کے برابر حصہ ملے گا اور اس کے نواسوں میں اگر چہ بیٹا موجود ہو لیکن اُسے وراثت میں سے بیٹی کے برابر حصہ ملے گا۔

کیا آپ جانتے ہیں کونسی چیزیں عقل میں اضافہ کرتی ہیں؟

۱۔ چقندر کھانا ۲۔ کدو کھانا ۳۔ سداب پینا (جو پودینہ کی مانند ایک گھاس ہے)
۴۔ بہی کھانا ۵۔ لیموں کھانا ۶۔ اجمود کھانا ۷۔ رومی مصطگی کھانا
۸۔ سرکہ کھانا ۹۔ شنبلیلہ کھانا ۱۰۔ مسواک کرنا ۱۱۔ حجامت کرنا
۱۲۔ خوشبو لگانا ۱۳۔ مشورہ کرنا ۱۴۔ سفر کرنا ۱۵۔ تجارت کرنا۔

کیا آپ جانتے ہیں کن چیزوں کے سبب دل سخت ہو جاتا ہے؟

۱۔ زیادہ گفتگو کرنا۔ ۲۔ لمبی آرزوئیں رکھنا۔
۳۔ ذکر خدا کو ترک کرنا۔ ۴۔ بھرے پیٹ کھانا۔

۵۔ گناہ کا مسلسل ارتکاب۔ ۶۔ عورتوں سے زیادہ جماع اور گفتگو۔

۷۔ کم عقل لوگوں سے بحث اور لڑائی۔

۸۔ خدا سے غافل دولتمندوں کے ساتھ ہمنشینی۔

۹۔ خون کھانا ۱۰۔ چالیس دن تک روزانہ گوشت کھانا۔

۱۱۔ زیادہ ہنسنا۔ ۱۲۔ کھانے کے فوراً بعد سو جانا۔ ۱۳۔ فضول چیزیں سننا۔

۱۴۔ شکار کرنا۔ ۱۵۔ بادشاہ کے مکان میں آمد و رفت کرنا۔

۱۶۔ رشتہ داروں اور اقرباء کی قبور پر خاک ڈالنا۔

کیا آپ جانتے ہیں کونسی چیزیں حافظہ میں زیادتی کا باعث ہوتی ہیں؟

۱۔ شہد کھانا ۲۔ کندر (رومی مصطگی) کھانا

۳۔ مسواک کرنا۔ ۴۔ قران پڑھنا

۵۔ فصد کھلوانا ۶۔ کرفس (اجمود۔ ایک دوا) کھانا۔

۷۔ پیر کے دن ناخن کاٹنا۔

کیا آپ جانتے ہیں کونسی چیزیں عمر کو طویل کرنے کا باعث ہیں؟

۱۔ والدین کو خوش کرنا۔ ۲۔ بوڑھوں کا احترام کرنا۔

۳۔ صلہ رحم۔

۴۔ ہرے درختوں کو کاٹنے سے پرہیز کرنا سوائے مجبوری کے عالم میں۔
۵۔ مکمل وضو کرنا۔
۶۔ صحت کی حفاظت ۷۔ لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آنا۔
۸۔ لوگوں سے نیکی کرنا ۹۔ پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرنا۔

کیا آپ جانتے ہیں کونسی چیزیں وسعت رزق کاباعث ہیں؟

۱۔ خوش اخلاقی ۲۔ پڑوسیوں سے اچھا سلوک
۳۔ والدین پر زیادہ سے زیادہ احسان کرنا۔ ۴۔ صلہ ارحام
۵۔ صدقہ دینا ۶۔ حُسن نیت
۷۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا ۸۔ کھانے کے برتن دھونا
۹۔ گھر کو جھاڑو لگانا۔
۱۰۔ سورج غروب ہونے سے پہلے چراغ روشن کرنا۔
۱۱۔ کاسنی کھانا۔ ۱۲۔ دستر خوان پر گرے ریزوں کو کھانا۔
۱۳۔ ختمی سے سر دھونا۔ ۱۴۔ کنگھی کرنا۔
۱۵۔ گھر کے دروازے کے آگے جھاڑو لگانا۔ ۱۶۔ گھر میں سرکہ رکھنا۔
۱۷۔ کمزوروں کو دوست رکھنا ۱۸۔ خلال کرنا۔
۱۹۔ شہوت سے پرہیز کرنا۔
۲۰۔ امانت داری اور صحیح کاموں میں مصروفیت۔

۲۱۔ جمعہ کے روز ناخن اور مونچھیں کاٹنا۔ ۲۲۔ عقیق کی انگوٹھی پہننا۔

۲۳۔ یاقوت کی انگوٹھی پہننا۔ ۲۴۔ فیروزہ کی انگوٹھی پہننا ۲۵۔ استغفار کرنا۔

۲۶۔ لاحول ولاقوۃ الّا باﷲ پڑھنا۔

۲۷۔ تیس مرتبہ یہ ذکر پڑھنا سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ۔

۲۸۔ تنہائی میں مومنوں کیلئے دُعا کرنا۔

۲۹۔ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا اور سورہ توحید پڑھنا۔

۳۰۔ آیت الکرسی پڑھنا۔

۳۱۔ روزانہ سو مرتبہ یہ ذکر پڑھنا لا الہ الاّ الملك الحقُّ المبین۔

۳۲۔ سورہ یٰسین پڑھنا۔ ۳۳۔ جمعہ کے دن سورہ صافات پڑھنا۔

۳۴۔ روزانہ رات سورہ واقعہ پڑھنا۔ ۳۵۔ زیارت عاشورا پڑھنا۔

۳۶۔ نمازِ شب پڑھنا ۳۷۔ خدا پر بھروسہ رکھنا۔

کیا آپ جانتے ہیں کونسی چیزیں غربت کا باعث ہیں؟

۱۔ زنا کرنا ۲۔ گانا ۳۔ تنگدست نہ ہونے کی صورت میں غربت کا اظہار کرنا

۴۔ مسلمان سے خیانت کرنا۔ ۵۔ گالیاں دینا

۶۔ خدا کی نافرمانی کو مسلسل انجام دینا۔

۷۔ مغرب وعشا کے درمیان اور طلوع آفتاب سے قبل سونا۔

۸۔ کثرت سے حرام کھانا۔ ۹۔ ضرورت نہ ہونے کے باوجود لوگوں کے آگے دست سوال دراز کرنا۔

کیا آپ جانتے ہیں کونسی چیزیں دین وایمان کوترقی دیتی ہیں؟

۱۔ شرعی مسائل سیکھنا ۲۔ عذاب خدا کا خوف ۳۔ مصائب پر صبر ۴۔ وعدہ وفا کرنا۔
۵۔ حج کرنا۔ ۶۔ مال دنیا میں کمی کو پسند کرنا۔ ۷۔ گمنامی کو پسند کرنا۔
۸۔ خوش اخلاقی ۹۔ سخاوت ۱۰۔ زیادہ گفتگو سے پرہیز ۱۱۔ احسان کرنا۔
۱۲۔ خوشی کے موقع پر غلط اور باطل کاموں کے ارتکاب سے بچنا۔
۱۳۔ غصہ کے موقع پر حق سے تجاوز نہ کرنا۔

کیا آپ جانتے ہیں دین میں کمی کا سبب کونسی چیزیں ہیں؟

۱۔ بخل ۲۔ زنا کرنا ۳۔ زیادہ ہنسنا ۴۔ حسد کرنا۔ ۵۔ غصہ کرنا
۶۔ مسلمان کی غیبت اور برائی کرنا۔ ۷۔ لالچ ۸۔ زیادہ سونا۔
۹۔ بداخلاقی ۱۰۔ غریب کا دولتمند کے آگے دولت کی وجہ سے جھکاؤ۔
۱۱۔ مال دنیا سے محبت ۱۲۔ مقام ومنصب کی محبت
۱۳۔ علمائے دین سے دوری اختیار۔

کیا آپ جانتے ہیں کونسی چیزیں ذلت وخواری کا باعث ہیں؟

۱۔ خدا کی نافرمانی کو آسان سمجھنا ۲۔ خدا کی یاد سے غفلت برتنا۔
۳۔ جو چیز خدا کو ناپسند ہے اُس کے ذریعہ لوگوں کو خوش کرنا۔
۴۔ حق کو چھوڑ دینا۔ ۵۔ باپ سے دشمنی کا اظہار۔
۶۔ قرض خواہ سے دشمنی کا اظہار۔ ۷۔ بوڑھوں اور بزرگوں کی بے ادبی
۸۔ مؤمن کی عیب جوئی کرنا۔ ۹۔ بادشاہ سے دشمنی کا اظہار
۱۰۔ لوگوں کے سامنے اپنی ضروریات کا اظہار ۱۱۔ مؤمن کو ذلیل کرنا۔
۱۲۔ تجارت کے پیشے سے کنارہ کشی۔

کیا آپ جانتے ہیں کونسی چیزیں عزت کا سبب ہیں؟

۱۔ لوگوں کو ایذا دینے سے پرہیز کرنا۔ ۲۔ اپنے اوپر ظلم کرنے والے کو بخش دینا
۳۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے چشم پوشی اور اس میں لالچ نہ کرنا۔
۴۔ خوش اخلاقی

کیا آپ جانتے ہیں اعمال میں پائیداری کا باعث کونسی چیزیں ہیں؟

۱۔خاموشی اختیار کرنا۔ ۲۔خوش اخلاقی ۳۔غیر مفید کاموں سے دوری

۴۔لا اله الاالله اور الحمد لله پڑھنا

۵۔محفل سے اُٹھتے وقت یہ کہے سبحان ربك رب العزة عمّا یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین۔ ۶۔تسبیحات جناب زہراؑ

۷۔نمازِ شب پڑھنا ۸۔باطن کا ظاہر سے بہتر ہونا۔

کیا آپ جانتے ھیں کونسی چیزیں جھنم میں داخل ھونے کاسبب بنتی ھیں؟

۱۔لوگوں کو برا بھلا کہنا اور گالیاں دینا

۲۔نامحرم عورت سے ہاتھ ملانا۔

۳۔دولت کی خاطر کسی دولت مند کا احترام

۴۔ظلم وستم کرنے میں ظالم کی رہنمائی اور ترغیب۔

۵۔زنا کرنا

۶۔اس بات پر راضی رہنا کہ لوگ اُس کے سامنے کھڑے رہیں۔

۷۔یتیم کا مال کھانا۔

۸۔پڑوسی کو اذیت دینا۔

۹۔سود کھانا۔

۱۰۔زیادہ گفتگو (جو کہ جھوٹ اور غیبت کا باعث بنتی ہے)

۱۱۔تکبر کرنا۔

کیا آپ جانتے ہیں کونسی چیزیں جہنم کی آگ سے محفوظ رکھتی ہیں؟

۱۔روزہ رکھنا ۲۔کسی مسلمان کی غیبت کا دفاع کرنا ۳۔لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آنا۔ ۴۔مؤمن کولباس پہنانا ۵۔خدا کے خوف سے رونا
۶۔تنہائی میں دو رکعت نماز بجالانا ۷۔چالیس دن تک نماز کو با جماعت ادا کرنا۔
۸۔حضرت امام علی رضاؑ کی زیارت ۹۔زمین پر گرا ہو کھانا اُٹھا کر کھانا۔

کیا آپ جانتے ہیں قبرستان میں کن امور کا خیال رکھنا چاہیے؟

۱۔قبرستان میں باوضو داخل ہونا چاہیے۔ ۲۔سلام کئے بغیر وہاں سے نہیں گزرنا چاہیئے۔ ۳۔حتی الامکان قبروں کے اوپر سے نہیں گزرنا چاہیے۔ ۴۔وہاں پر دنیا کی باتیں نہیں کرنی چاہیے۔ ۵۔قبرستان میں ہنسنا نہیں چاہیے۔

۶۔وہاں پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔

۷۔ان کی حالت سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور اپنے آخرت کے سفر کو یاد کرنا چاہیے۔

۸۔قبروں پر لکھے ہوئے کتبے نہیں پڑھنے چاہئیں۔

۹۔رشتہ داروں کی قبور پر فاتحہ پڑھنا چاہیے۔

۱۰۔اگر ایسے قبرستان میں داخل ہو جہاں والدین دفن ہوں تو پہلے اُن پر حاضری دے کر فاتحہ اور قران پڑھنا چاہیے۔

۱۱۔قبر کے اوپر یا پہلو میں نماز ادا نہیں کرنا چاہیے۔

۱۲۔ قبرستان میں موجود علماء وصالحین کی قبر پر ضرور حاضری دینی چاہیے۔
۱۳۔ فاتحہ پڑھتے وقت روبقبلہ ہوکر ہاتھ قبر پر رکھ کر بیٹھنا چاہیے۔
۱۴۔ پیغمبر یا امامؑ کے علاوہ کسی قبر کے اطراف طواف نہیں کرنا چاہیے۔
۱۵۔ جس قدر ممکن ہو اموات کیلئے صدقہ اور خیرات دینا چاہیے۔

کیا آپ جانتے ہیں صدقہ پانچ قسم کا ہوتا ہے؟

۱۔ وہ صدقہ جو صحیح وسالم جسم رکھنے والے مومن کو دیا جائے دس گنا ثواب رکھتا ہے۔
۲۔ وہ صدقہ جو بیمار مؤمن کو دیا جائے خدا اُس کے عوض ستر گنا ثواب عطا کرتا ہے۔
۳۔ وہ صدقہ جو غریب رشتہ دار اور ارحام میں سے کسی کو دیا جائے، سات سو گنا ثواب رکھتا ہے۔
۴۔ والدین کو دیا جانے والا صدقہ ستر ہزار گنا ثواب رکھتا ہے۔
۵۔ وہ صدقہ جو کسی غریب اور مؤمن طالب علم کو دیا جائے ایک لاکھ گنا ثواب رکھتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں توبہ کی کیا شرائط ہیں؟

۱۔ گناہ پر ندامت ۲۔ آئندہ انجام نہ دینے کا عزم ۳۔ ترک شدہ واجبات کی قضا بجالانا۔ ۴۔ لوگوں کے حقوق کی ادائیگی
۵۔ حرام سے جو گوشت بنا ہوا سے کھلانا اور ختم کرنا۔ ۶۔ جس قدر نفس کو گناہ کا مزہ چکھایا ہے اُسی قدر اطاعت کی سختیاں بھی چکھانا۔

کیا آپ جانتے ہیں کونسی چیزیں قبر کے عذاب سے نجات دلاتی ہیں؟

۱۔خیر کی باتیں سیکھنا اور سکھانا ۲۔نماز میں مکمل اور صحیح رکوع انجام دینا۔ ۳۔مؤمن کا دل خوش کرنا۔ ۴۔مؤمن کو لباس دینا۔

۵۔سورہ والذاریات کی تلاوت ۶۔ہر جمعہ کے دن سورۂ نساء کی تلاوت

۷۔روزانہ سو مرتبہ یہ ذکر پڑھے لا اله الّا اللّٰه الملك الحق المبين۔

۸۔آیت الکرسی کی تلاوت ۹۔چار مرتبہ حج کرنا ۱۰۔سورہ حم زخرف کی تلاوت

۱۱۔بروز جمعہ وفات پانا۔

کیا آپ جانتے ہیں کونسی چیزیں عذاب قبر کا باعث بنتی ہیں؟

۱۔خدا کی نعمتوں کو ضایع کرنا۔ ۲۔نماز سے لاپرواہی برتنا ۳۔چغل خوری

۴۔پیشاب کے چھینٹوں سے دوری اختیار نہ کرنا۔

۷۔جھوٹ بولنا ۸۔اہل وعیال سے بداخلاقی کرنا اور برا سلوک کرنا۔

کیا آپ جانتے ہیں کونسی چیزیں حج پر جانے کا باعث بنتی ہیں؟

۱۔ہزار بار لا حول ولا قُوَّةَ اِلّا باللّٰه پڑھنا۔ ۲۔سورۂ عم پڑھنا۔ ۳۔ہر تین

دن کے بعد سورہ جمعہ کی تلاوت۔ ۴۔ ہزار مرتبہ ماشاءاللہ پڑھنا۔

۵۔ ہر نماز کے بعد یہ پڑھے: اللّٰھم صلّ علی وآل محمد واقضِ عَنّي دَیْنَ الدُّنیا وَالْآخِرةِ۔

کیا آپ جانتے ہیں عقلمند انسان کی کیا نشانیاں ہیں؟

رسول خداؐ فرماتے ہیں: عاقل انسان کی دس نشانیاں ہیں؟

۱۔ جو اُس کے ساتھ نادانی دکھاتا ہے اُس کے ساتھ حلم کے ساتھ پیش آتا ہے۔

۲۔ جو اُس پر ظلم کرتا ہے اُسے بخش دیتا ہے۔

۳۔ جو اُس سے بہتر ہوتا ہے اُس کے ساتھ تواضع سے پیش آتا ہے۔

۴۔ جو اُس سے بلند ہوتا ہے اُس سے خیر کے کاموں میں مقابلہ کرتا ہے۔

۵۔ جب گفتگو کرنا چاہتا ہے تو سوچتا ہے۔ اگر خیر کی بات ہو تو بولتا ہے اور فائدہ اُٹھاتا ہے اور اگر شر کی بات ہو تو خاموش رہتا ہے اور سلامتی پاتا ہے۔

۶۔ جب بھی کسی فتنہ و مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے خدا کی بارگاہ میں پناہ لیتا ہے۔

۷۔ لوگ اُس کی زبان اور ہاتھوں کے شر سے محفوظ رہتے ہیں۔

۸۔ جب بھی اُسے کسی دینی کام میں فضیلت و برتری نظر آئے تو اُس کی انجام دہی کے لئے اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

۹۔ شرم اُس سے جدا نہیں ہوتی

۱۰۔ دنیا میں لالچ کبھی اُس کے کسی کام سے ظاہر نہیں ہوتی اور یہی وہ دس خصلتیں ہیں جن

سے عاقل انسان کی پہچان ہوتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں دواؤں ،ادب ، عبادت اور آرزو کی ماں کیا ہے؟

پیغمبر اکرمؐ فرماتے ہیں: ماں چار قسم کی ہوتی ہے، دواؤں کی ماں، ادب کی ماں، عبادت کی ماں اور آرزوؤں کی ماں۔

دواؤں کی ماں کم کھانا ہے، ادب کی ماں کم بولنا ہے، عبادتوں کی ماں کم گناہ کرنا ہے اور آرزوؤں کی ماں صبر ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں پیغمبر اکرمؐ نے کفار کے ساتھ کتنی جنگیں لڑیں؟

کفار کے ساتھ ہونے والے غزوات اور جہاد کی تعداد چھبیس ہے۔

۱۔غزوہ ابراوان	۲۔غزوہ بوات	۳۔غزوہ عشیرہ	
۴۔بدر	۵۔بدر کبری	۶۔بنی سلیم	۷۔سویق
۸۔ذی امر	۹۔احد	۱۰۔نجران	۱۱۔بنی نضیر
۱۲۔بدرِ اخیر	۱۳۔ذات الرقاع	۱۴۔دومۃ الجندل	۱۵۔خندق
۱۶۔احزاب	۱۷۔بنی قریظہ	۱۸۔بنی الحیان	۱۹۔نبی قرد
۲۰۔بنی مصطلق	۲۱۔حدیبیہ	۲۲۔خیبر	۲۳۔فتح مکہ
۲۴۔حنین	۲۵۔طائف	۲۶۔تبوک	

کیا آپ جانتے ھیں پیغمبر اکرمؐ کی کتنی ازواج اور کتنی اولادیں تھیں؟

جناب خدیجہ کی وفات کے بعد پیغمبر اسلام نے نوشادیاں کیں جن کی تعداد یہ ہے۔ پہلی عائشہ بنت ابوبکر، دوسری حفصہ بنت عمر، تیسری ام حبیبہ بنت ابوسفیان معاویہ کی بہن، چوتھی سودہ بنت زمعہ، پانچویں ام سلمہ بنت ابی امیہ، چھٹی صفیہ بنت حی ابن اخطب، ساتویں میمونہ بنت حارث ہلالیہ، آٹھویں زینب بنت جحش اسدیہ، نویں جویریہ بنت حارث۔

جناب خدیجہ سے ایک بیٹا قاسم اور تین بیٹیاں جناب فاطمہ زہرا، رقیہ اور زینب پیدا ہوئیں جبکہ کنیز ماریہ قبطیہ سے ابراہیم پیدا ہوئے۔

کیا آپ جانتے ھیں پیغمبر اسلامؐ کے بدن میں چند ایسی خصوصیات تھیں جو دوسرے انسانوں میں موجود نہیں ھیں؟

چند خصوصیات کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے پہلی خصوصیت یہ تھی کہ ہمیشہ آپؐ کی جبین مبارک سے نور چمکتا رہتا تھا جو رات کے وقت چاند کی مانند در و دیوار کو روشن رکھتا تھا جیسا کہ روایت ہوئی ہے کہ ایک رات عائشہ کی سوئی گم ہوگئی جیسے ہی پیغمبر حجرے میں داخل ہوئے فوراً اُنہیں سوئی مل گئی۔ اس کے علاوہ ایک تاریک رات میں پیغمبر اپنے اصحاب کے ہمراہ کسی جگہ سے گزرنا چاہتے تھے، رسول خدا نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا تو آپ کی انگلیوں سے ایسا نور نکلا کہ جس کی روشنی میں اصحاب راستہ سے گزر گئے۔ دوسری خصوصیت یہ تھی کہ

رسولؐ جہاں سے گزرتے دور دور تک وہاں سے ایسی خوشبو آتی کہ ہر گزرنے والا اُسے محسوس کرتا تھا اور کوئی خوشبو اُس سے اچھی نہ تھی۔

تیسری خصوصیت یہ تھی کہ جب سورج کے سامنے کھڑے ہوتے تو آپ کا سایہ نہ ہوتا تھا کیونکہ وہ سرتا پا روح مجسم اور جسم منور تھے اور سورج کو نور مطلق پر تصرف حاصل نہ تھا جبکہ ائمہ اطہار بھی یہی خصوصیت رکھتے تھے۔

چوتھی خصوصیت یہ تھی کہ جب بھی سورج میں نکلتے تو کسی پرندے کو سر کے اوپر سے گزرنے کی طاقت نہ ہوتی تھی۔

پانچویں خصوصیت یہ تھی کہ آگے اور پیچھے دیکھنے میں کوئی فرق نہ ہوتا تھا جس طرح آگے دیکھتے تھے ویسے ہی پیچھے بھی دیکھتے تھے۔

چھٹی خصوصیت یہ تھی کہ بدبو کا اُن تک گزر نہ تھا۔

ساتویں خصوصیت یہ تھی کہ گندگی اُن کے راستے سے دور ہٹ جاتی تھی۔

آٹھویں خصوصیت یہ تھی کہ آنحضرتؐ اپنا لعاب دہن جس جگہ بھی ملتے بیمار کو شفا مل جاتی تھی۔

نویں خصوصیت یہ تھی کہ تمام لغات اور زبانوں سے آگاہ تھے اور لوگ جس زبان میں سوال کرتے اُسی زبان میں آپؐ سے جواب حاصل کرتے تھے۔

دسویں خصوصیت یہ تھی کہ آپ کا دیکھنا خواب اور بیداری میں یکساں تھا۔

گیارہویں خصوصیت یہ تھی کہ آپ کے دوش مبارک پر مہر نبوت تھی جسکے نور کے آگے سورج کی روشنی بھی ماند پڑ جاتی تھی۔

بارہویں خصوصیت یہ تھی کہ آپؐ ناف کٹے ہوئے اور ختنہ شدہ پیدا ہوئے جبکہ آپ کے تمام جانشینوں میں بھی یہ خصوصیت موجود تھی۔

تیرہویں خصوصیت یہ تھی کہ آپ سے جو کچھ دفع ہوتا تھا خوشبو ہوتی تھی اور کسی کو نظر نہ آتی تھی بلکہ زمین اُسے نگل لیتی تھی۔

چودھویں خصوصیت یہ تھی کہ قوت وشجاعت میں کوئی آپ کے مقابلے کا نہ تھا۔

پندرھویں خصوصیت یہ تھی کہ جہاں سے گزرتے پتھر اور سنگریزے ادب سے سلام واکرام کرتے تھے۔

سولہویں خصوصیت یہ تھی کہ ہر شخص کی سوچ، قصد اور نیت سے آگاہ تھے۔

سترہویں خصوصیت یہ تھی کہ مکھی اور دیگر حشرات کو آپؐ کے جسم اطہر پر بیٹھنے کی تاب نہ تھی۔

اٹھارہویں خصوصیت یہ تھی کہ کفار اور منافقین آپ کو دیکھتے ہی لرزہ براندام ہو جاتے تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں اسلام نے پانچ چیزوں کو چھپانے کا حکم دیا ہے؟

پانچ چیزوں کو مخفی کرنے کا شریعت مقدسہ نے حکم دیا ہے:

اول: غربت اور تنگدستی کو اس طرح چھپائے کہ لوگ اُسے بے نیاز سمجھیں۔

دوئم: صدقہ کو اسطرح دے کہ لوگ اُسے کنجوس سمجھیں۔

سوئم: بغض اور کینہ کو اس طرح چھپا کر رکھے کہ لوگ اُسے محبّ اور دوست سمجھیں

چہارم: مستحب عبادات کو اس قدر چھپائے کہ لوگ گمان کرنے لگیں کہ وہ عبادات انجام نہیں دیتا۔

پنجم: درد و بیماری کو اس طرح مخفی رکھے کہ لوگ کہیں وہ ہمیشہ سالم و تندرست رہتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں ایسے ستارے موجود ہیں جن کے مقابلے میں سورج کی روشنی کچھ نہیں ہے؟

اس کا انکشاف امام جعفر صادقؑ نے کیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں: رات میں ہمیں نظر آنے والے ستاروں میں چند ستارے اس قدر نورانیت رکھتے ہیں کہ سورج کی روشنی ان کے مقابلے میں ماند ہے۔ امام جعفر صادقؑ کے دور سے لے کر اب سے کچھ عرصہ پہلے تک محدود انسانی معلومات اس حقیقت کو درک کرنے سے قاصر تھیں اور آج جبکہ امامؑ کے دور سے اب تک ساڑھے بارہ صدیاں گزر چکی ہیں ثابت ہو چکا ہے کہ اُس عظیم شخصیت کی بات بالکل صحیح تھی کہ آسمان میں ایسے ستارے موجود ہیں کہ جن کے سامنے سورج ایک بے نور ستارے کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان روشن دار ستاروں کو کوازر کہا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض کی روشنی کروڑوں سالوں کا سفر طے کر کے زمین تک پہنچتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں سب سے پہلے امام صادقؑ نے اس بات کی خبر دی کہ زمین اپنے مدار میں چکر لگاتی ہے؟

''عالم تشیع کے متفکر ذہن'' نامی کتاب جسے یورپ اور امریکا کی یونیورسٹی کے مانے ہوئے اساتذہ میں سے پچیس افراد نے انگریزی میں لکھا ہے، اس کا ترجمہ ذبیح اللہ منصوری نے مذکورہ بالا نام کے ساتھ کیا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر ۱۹ اور ۲۰ میں مختلف

ملکوں اور شہروں سے تعلق رکھنے والے ان پچیس افراد کے نام لکھے ہیں۔ ان میں سے دو افراد ایرانی ہیں جن میں حسین نصر تہران یونیورسٹی کے استاد اور دوسرے موسیٰ صدر ہیں جو ایک علمی ادارے اسلامی مطالعات کے سربراہ ہیں جو لبنان میں واقع ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ زمین کے اپنے مدار میں چکر لگانے کی سب سے پہلے خبر امام جعفر صادقؑ نے دی تھی۔

اس کتاب کے صفحہ نمبر ۱۱۷ میں وہ لکھتے ہیں۔ زمین کا اپنے مدار میں چکر لگانا محسوس نہ کیا گیا تھا یہاں تک کہ جب انسان نے چاند پر قدم رکھا اور وہاں سے زمین کو دیکھا۔ ابتداء میں فضا میں جانے والوں کیلئے ممکن نہ تھا کہ زمین کی گردش کا اپنی نظروں سے مشاہدہ کریں چونکہ اُن کے پاس کوئی ثابت ہیڈ کواٹر نہ تھا اور وہ ایسے مصنوعی سیاروں میں سفر کرتے تھے جو ۹۰ منٹ یا اُس سے کچھ زیادہ وقت میں زمین کے گرد ایک چکر لگا لیتی تھیں اور وہ اتنی رفتار کے ساتھ گھومنے کے باوجود اس حرکت کو جان نہ سکے تھے لیکن جس دن یہ لوگ چاند پر اترے اور وہاں سے مووی کیمروں کے ذریعے زمین کو دیکھا تو تصویروں میں پتہ چلا کہ زمین آہستگی کے ساتھ مدار میں چکر لگاتی ہے اور اُسی دن زمین کی گردش کو چشم دید گواہی مل گئی۔ انہوں نے صفحہ نمبر ۱۲۰ میں مزید لکھا ہے کہ کس سبب کی بنا پر امام کو بارہ صدیوں پہلے معلوم تھا کہ زمین اپنے مدار میں چکر لگاتی ہے اور اس کے نتیجہ میں دن اور رات وجود میں آتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ھیں امام جعفر صادق ؑ نے سب سے پھلے اس بات کی خبر دی کہ ھوا ایک نھیں بلکہ چند عناصر سے وجود میں آتی ھے؟

''عالم تشیع کے متفکر ذہن'' نامی کتاب ہی کے صفحہ نمبر ۷۰ میں لکھا گیا ہے کہ اٹھارھویں صدی کے یورپ کے دانشوروں سے بھی ایک ہزار ایک سو سال قبل امام جعفر صادق ؑ نے کہہ دیا کہ ہوا ایک عنصر پر مشتمل نہیں ہے بلکہ چھ عناصر سے ملکر بنی ہے۔ جبکہ ان دانشوروں نے بعد میں ہوا کے عناصر کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر کے انہیں کشف کیا۔ انہوں نے آکسیجن کو دیگر گیسوں سے علیحدہ کر کے بتلایا کہ جو چیز جانداروں میں حیات کا سبب ہے وہ آکسیجن ہے۔ ہوا میں موجود دیگر گیسوں کو دانشوروں نے زندگی کی حفاظت کیلئے بے فائدہ سمجھا جبکہ امام جعفر صادق ؑ کا نظریہ اسکے برخلاف یہ تھا کہ ہوا میں موجود تمام عناصر سانس لینے کیلئے ضروری ہیں۔ لیکن انیسویں صدی کے اواسط میں دانشوروں نے تنفس میں آکسیجن کی ضرورت کے بارے میں اپنے نظریے میں تصحیح کرلی اور یہ کہا گیا کہ آکسیجن اگرچہ یہ جانداروں میں حیات کا سبب ہے اور ساری گیسوں میں وہ واحد گیس ہے جو جسم میں خون کو صاف کرتی ہے لیکن جاندار ہرگز خالص آکسیجن جذب نہیں کر سکتے کیونکہ اس صورت میں سانس کی نالیاں جل جائیں۔ آکسیجن خود نہیں جلتی لیکن جلانے میں مدد دیتی ہے۔ جب بھی کوئی چیز جلنے کی صلاحیت رکھتی ہو اور آکسیجن اسکے ساتھ مل جائے تو وہ جسم جل جاتا ہے اور جس انسان یا جانور کا پھیپھڑا جل جائے وہ مر جاتا ہے بنابریں انسان اور جانداروں کیلئے آکسیجن کے ساتھ ہوا میں موجود دوسری گیسوں کی موجودگی بھی ضروری ہے تاکہ آکسیجن کی وجہ سے پھیپھڑے طویل مدت تک جلنے سے محفوظ رہ سکیں۔

کیا آپ جانتے ہیں بچوں کا رونا اور منہ سے پانی کا ٹپکنا ان کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے؟

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: اے مفضل! جان لو کہ بچوں کے دماغ میں ایسی رطوبت ہوتی ہے جو انہیں بڑی بیماریوں میں مبتلا کر سکتی ہے جیسے اندھا پن وغیرہ۔ گریہ کے باعث یہ رطوبت اُن کے دماغ سے نکل جاتی ہے اور جسم کی تندرستی اور آنکھوں کی سلامتی کا باعث بنتی ہے جبکہ بچے کے رونے کے فوائد والدین کے لئے مخفی ہیں لہٰذا وہ اُسے خاموش کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بچوں کے منہ سے بہنے والا پانی اکثر اوقات ایسی رطوبتوں کو دفع کرتا ہے کہ جن کے جسم میں باقی رہ جانے سے دیوانگی، فالج پن اور رعشہ جیسی بیماریوں میں مبتلا ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔ خدائے علیم نے اس رطوبت کو بچپن میں دفع کرنے کا انتظام کیا ہے تاکہ وہ بڑے ہو کر صحیح وسالم رہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں ایک شیعہ کی غیبت امام زمانہ (عج) میں کیا ذمہ داریاں ہیں؟

جو ذمہ داریاں بیان کی گئی ہیں اُن کی تفصیل مکیال المکارم جلد دوّم (مؤلف آیۃ اللہ سید محمد تقی موسوی اصفہانی) میں موجود ہے۔

۱۔ امام زمانہؑ کی صفات اور آداب کی شناخت حاصل کرنا۔

۲۔ امام کے اصحاب کے بارے میں ادب کا خیال رکھنا۔

۳۔ امام زمانہؑ سے خصوصی محبت۔

۴۔ لوگوں کے درمیان اُن کو محبوب بنانا۔

۵۔امامؑ کے ظہور اور فرج کا انتظار کرنا۔

۶۔امامؑ کے دیدار اور اُن کی زیارت کا مشتاق رہنا۔

۷۔ان کے فضائل ومناقب کو بیان کرنا۔

۸۔ان کے فراق میں مؤمنین کا غم واندوہ میں رہنا۔

۹۔اُن کے فضائل ومناقب کے سلسلے میں منعقد ہونے والی محافل ومجالس میں شرکت کرنا۔

۱۰۔ان کے فضائل پر مشتمل محافل کا انعقاد کرنا۔

۱۱۔ان کے فضائل ومناقب کے بارے میں اشعار کہنا۔

۱۲۔اُن کا نام سنتے ہی اُٹھ جانا۔

۱۳۔اُن کے فراق میں رونا اور رُلانا۔

۱۴۔خدا سے اُن کی معرفت حاصل کرنے کی دُعا کرنا۔

۱۵۔اُن کے لئے مسلسل دُعا کرنا۔

۱۶۔اُن کے لئے دُعا کو مداومت کے ساتھ پڑھنا۔

۱۷۔غیبت کے دور میں دُعا پڑھنا۔

۱۸۔اُن کے ظہور کی علامتوں کی پہچان رکھنا۔

۱۹۔اُن کے فرج کے بارے میں جلدی نہ کرنا بلکہ تسلیم امر رب رہنا۔

۲۰۔اُن کی سلامتی کے لئے صدقہ دینا۔

۲۱۔اُن کی نیابت میں حج کرنا۔

۲۲۔رسول اکرمؐ اور ائمہ طاہرین کے مقبروں کی زیارت کرنا۔

۲۳۔اُن کی طرف سے زیارت اور مستحب اُمور اُن کی نیابت کی نیت سے بجالانا۔

۲۴۔اُن کی خدمت کی کوشش کرنا۔

۲۵۔اُن کی مدد کیلئے تہہ دل سے آمادہ رہنا۔

۲۶۔روزانہ کے فرائض میں اور جمعہ کے دن ان سے تجدید بیعت کرنا۔

۲۷۔مال کے ذریعہ سے اُن کی مدد کرنا۔

۲۸۔ائمہ کے چاہنے والوں اور صالح افراد کی مالی مدد کرنا۔

۲۹۔مؤمنین کو خوشحال کرنا۔

۳۰۔اُن کے لئے طلب خیر کرنا۔

۳۱۔ہر جگہ اُن کی زیارت کرنا اور اُن کو سلام کرنا۔

۳۲۔اُن کے مخلص شیعوں اور صالح مؤمنین سے ملاقات کرنا۔

۳۳۔اُن پر درود بھیجنا۔

۳۴۔نماز کا ثواب اُن کے لیے ہدیہ کرنا۔

۳۵۔تمام ائمہ کی مخصوص نماز کا ثواب اُن کو ہدیہ کرنا۔

۳۶۔تلاوت قرآن کا ثواب اُن کو ہدیہ کرنا۔

۳۷۔اُن کے وسیلے سے خدا سے توسل اور شفاعت کرنا۔

۳۸۔اُن کے سامنے اپنی حاجات وخواہشات بیان کرنا۔

۳۹۔لوگوں کو اُن کی طرف دعوت دینا۔

۴۰۔ان کے حقوق کی رعایت کرنا۔

۴۱۔اُن کو یاد کرتے وقت دل میں خشوع پیدا کرنا۔

۴۲۔برے افراد کے سامنے تقیہ کرنا۔

۴۳۔ایذا رسانی یا تکذیب کی صورت میں صبر کرنا۔

۴۴۔جن محافل میں اُن کا مذاق اُڑایا جائے اُن میں شرکت سے پرہیز کرنا۔

۴۵۔ستمگراور باطل کے علمبرداروں کے ساتھ (تقیہ) رکھنا۔

۴۶۔گمنام رہنااور شہرت سے پرہیز کرنا۔

۴۷۔تہذیب نفس

۴۸۔اُن کی مدد ونصرت کیلئے لوگوں کو تیار کرنا۔

۴۹۔حقیقی توبہ کرنااور جن کا حق لیا ہواُن کوان کے حقوق لوٹانا۔

۵۰۔ہمیشہ اُن کی یاد میں رہنااور اُن کے آداب پر عمل کرنا۔

۵۱۔اُن کی یاد کو برقرار رکھنے کیلئے دُعا مانگنا۔

۵۲۔اُن کی یاد آتے ہی جسم میں خضوع کا پیدا ہونا۔

۵۳۔اُن کی خواہش کو اپنی خواہشات پر برتری دینا۔

۵۴۔اُن سے نزدیک اوران سے منسوب افراد کا احترام کرنا۔

۵۵۔جن مقامات پر اُن کے قدم مبارک گئے ہیں اُن کا احترام واکرام کرنا۔

۵۶۔ظہور کا وقت معین نہ کرنااور معین کرنے والوں کی تکذیب کرنا۔

۵۷۔امامؑ کی غیبت کبریٰ میں اُن کی نیابت خاصہ کا دعویٰ کرنے والوں کی تکذیب کرنا۔

۵۸۔اُن کے دیدار کی خواہش رکھنا۔

۵۹۔اُن کے اخلاق وکردار کی پیروی کرنا۔

۶۰۔خدا کی یاد کے علاوہ زبان کو محفوظ رکھنا۔

۶۱۔اُن کی نماز پڑھنا۔

۶۲۔ہمارے مولا امام حسینؑ کی مصیبت پر رونا۔

۶۳۔ہمارے مولا حضرت امام حسینؑ کی قبر کی زیارت کرنا۔

۶۴۔بنی امیہ پر علی الاعلان اور چھپ کر بکثرت لعنت بھیجنا۔

۶۵۔ دینی بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی میں کوشاں رہنا۔

کیا آپ جانتے ہیں امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: چھ چیزیں بہت اچھی ہیں لیکن اگروہ چھ افراد میں ہوں تو زیادہ بھتر ہیں؟

انصاف اچھی چیز ہے لیکن اگر وہ حکمرانوں میں ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ صبر اچھی چیز ہے لیکن اگر غریب میں ہو تو بہتر ہے۔ پرہیز گاری اچھی چیز ہے لیکن علماء میں ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ جوانمردی اچھی چیز ہے لیکن اگر مالداروں میں ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ توبہ اچھی چیز ہے لیکن اگر جوانوں میں ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ حیاء اچھی چیز ہے لیکن اگر عورتوں میں ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

جس حکمران کے پاس انصاف نہ ہو وہ ایسے بادل کی مانند ہے جو برستا نہیں ہے۔ جس غریب کے پاس صبر نہیں ہے وہ اُس چراغ کی مانند ہے جس میں روشنی نہیں ہے۔ جس عالم کے پاس پرہیز گاری نہ ہو وہ ایسے درخت کی مانند ہے جس میں پھل نہیں ہے۔ جس مال دار میں جوانمردی نہیں ہو وہ ایسی زمین کی مانند ہے جو بنجر ہو۔ جس جوان کے پاس توبہ نہ ہو وہ ایسی نہر کی مانند ہے جس میں پانی نہ ہو اور جس عورت کے پاس حیا نہ ہو وہ ایسے کھانے کی مانند ہے جس میں نمک نہ ہو۔

کیا آپ جانتے ہیں ایک شخص امام علیؑ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میں سات سو فرسخ طے کر کے سات باتیں سننے کے لئے حاضر خدمت ہوا ہوں؟

۱۔ وہ کیا چیز ہے جو آسمان سے زیادہ بڑی ہے؟ امامؑ نے فرمایا: بے گناہ پر جھوٹی تہمت لگانا۔

۲۔ وہ کیا چیز ہے جو زمین سے زیادہ وسیع ہے؟ امامؑ نے فرمایا: حق، زمین سے زیادہ وسیع ہے۔

۳۔ وہ کیا چیز ہے جو آگ سے زیادہ گرم ہے؟ امامؑ نے فرمایا: لالچ آگ سے زیادہ گرم ہے۔

۴۔ وہ کیا چیز ہے جو برف سے زیادہ سرد ہے؟ امامؑ نے فرمایا: کنجوس آدمی کے سامنے دست حاجت دراز کرنا۔

۵۔ وہ کیا چیز ہے جو دریا سے زیادہ غنی ہے؟ امامؑ نے فرمایا: قناعت کرنے والا انسان دریا سے زیادہ غنی ہے۔

۶۔ وہ کیا چیز ہے جو پتھر سے زیادہ سخت ہے؟ امامؑ نے فرمایا: کافر کا دل پتھر سے زیادہ سخت ہے۔

۷۔ وہ کیا چیز ہے جو یتیم سے زیادہ کمزور ہے؟ امامؑ نے فرمایا: چغل خور یتیم سے زیادہ کمزور اور لاچار ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں پیغمبر اسلامؐ نے کن چیزوں کی تاکید کی ھے؟

انس بن مالک روایت کرتے ہیں: ایک دن کسی شخص نے پیغمبر اکرمؐ سے سوال کیا۔ میں عقلمند ترین انسان بننا چاہتا ہوں۔ رسولؐ نے فرمایا: خدا کے عذاب سے خوف رکھو۔ اُس نے کہا: میں چاہتا ہوں خدا کی بارگاہ میں خاص بندہ بنوں۔ رسولؐ نے فرمایا: دن رات قران پڑھو۔ اُس نے کہا: میں چاہتا ہوں میرے دل میں روشنی رہے۔ رسولؐ نے فرمایا: موت کو نہ بھولو۔ اُس نے کہا: میں ہمیشہ خدا کی رحمت میں رہنا چاہتا ہوں۔ رسول نے فرمایا: خدا کی مخلوق سے نیکی کا سلوک کرو۔ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں دشمن سے مجھے گزند نہ پہنچے۔ رسولؐ نے فرمایا: خدا پر بھروسہ کرو۔ اُس نے کہا: میں چاہتا ہوں لوگوں کی نظروں میں رسوا نہ بنوں۔ رسولؐ نے فرمایا: صلہ رحم کرو اور رشتہ داروں سے ملاقات کو جاتے رہو۔ اُس نے کہا میں چاہتا ہوں میری روزی میں اضافہ ہو جائے۔ رسولؐ نے فرمایا: ہمیشہ باوضو رہو۔ اُس نے کہا میں چاہتا ہوں آگ میں جلنے سے محفوظ رہوں۔ رسول نے فرمایا: اپنی آنکھ اور زبان کو نامحرموں اور غیبت سے محفوظ رکھو۔ اس نے کہا میں چاہتا ہوں میری عمر طویل ہو۔ رسولؐ نے فرمایا: پرہیز گار رہو۔

اُس نے کہا: میں جاننا چاہتا ہوں میرے گناہ کس چیز سے جھڑ جاتے ہیں: آپ نے فرمایا: تضرع وزاری اور بے چارگی کے اظہار سے۔ اُس نے کہا: میں چاہتا ہوں میری عزت وعصمت کا پردہ چاک نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا: تو بھی کسی کی عصمت وعزت کا پردہ چاک نہ کر۔ اُس نے کہا: میں لوگوں میں سب سے زیادہ خوددار رہنا چاہتا ہوں آپؐ نے فرمایا: کسی سے کوئی چیز نہ مانگ۔ اُس نے کہا: میں چاہتا ہو میری قبر تنگ نہ ہو۔ آپؐ نے

فرمایا: سورہ ملک کی مسلسل تلاوت کرو۔ اُس نے کہا: میں چاہتا ہوں میرے مال میں کثرت ہو جائے۔ آپؐ نے فرمایا: روزانہ رات سورۃ واقعہ پڑھا کرو۔ اُس نے کہا: میں کل قیامت کے دن محفوظ رہنا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: رات کو کھانے اور سونے کے درمیان ذکر خدا میں مشغول رہو۔ اُس نے کہا: میں نماز کے دوران خدا کو حاضر و ناظر رکھنا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: مکمل توجہ کے ساتھ وضو کرو۔ اُس نے کہا: میں چاہتا ہوں خاضعین میں سے ہو جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا: اپنے کاموں میں صداقت اور اچھائی پیدا کرو۔ اُس نے کہا: میں چاہتا ہوں میرے نامہ عمل میں کوئی گناہ نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا: اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرو۔ اُس نے کہا: میں چاہتا ہوں مجھے قبر کا عذاب نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا: اپنے لباس کو پاک رکھو۔

کیا آپ جانتے ھیں حضرت علیؑ نے سفیر روم کو کیا جواب دیا؟

ایک دن روم سے ایک ایلچی آیا تاکہ یہ جان سکے کہ رسول خداؐ کا جانشین کون ہے۔ وہ ایلچی عمر کے موجودگی میں ابوبکر کے پاس سوال کی غرض سے آیا اور کہنے لگا: میں جنت میں جانے کی خواہش نہیں رکھتا اور جہنم کی آگ سے بھی خوفزدہ نہیں ہوں۔ میں خدا سے خوف نہیں رکھتا اور نماز کے رکوع و سجود بھی بجا نہیں لاتا۔ میں مردے اور مردہ خون کھاتا ہوں اور جو نہیں دیکھتا اُس کی گواہی دیتا ہوں، فتنے کو پسند کرتا ہوں اور حق کا دشمن ہوں۔ میں کون ہوں؟

ابوبکر سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو عمر نے کہا: وہ کافر ہے اُسے قتل کر دینا چاہیے۔

حضرت علیؑ آ پہنچے اور کہا: یہ شخص خدا کا مقرب بندہ ہے۔ اس نے کہا: کہ مجھے بہشت کی خواہش نہیں تو مراد یہ تھی کہ میں خدا کی رحمت سے اُمید رکھتا ہوں چونکہ خدا کے مقرب بندے جنت کی لالچ میں عبادت انجام نہیں دیتے بلکہ خدا کی رضا مندی کو مدنظر رکھتے ہیں اور جو اُس نے کہا کہ میں جہنم کی آگ سے نہیں ڈرتا یعنی میں خدا کی بندگی، جہنم کی آگ کے خوف سے نہیں بلکہ اس لئے کہ خدا نے اِس کام سے منع کیا ہے تو رُک جاتا ہوں میں اُس کے عدل وانصاف سے خوف رکھتا ہوں لیکن ظلم سے نہیں لہٰذا مجھے خدا کا خوف نہیں ہے۔

اُس نے کہا کہ میں نماز میں رکوع وسجود بجا نہیں لاتا اُس سے مراد نماز میت ہے جسکے ثواب کی اُمید بھی ہے۔ مردہ اور مردہ خون سے مراد مچھلی اور مچھلی کا جگر ہے جو پانی سے باہر آ کر مر گئی ہے اور جگر جما ہوا خون ہے اور جس فتنے کو وہ پسند کرتا ہے وہ مال اور اولاد ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے: ''انّما اموالکم واولادکم فتنه'' اور جس کی ان دیکھی گواہی دیتا ہے وہ جنت اور جہنم ہے اور جس حق کا وہ دشمن ہے وہ موت ہے جو برحق ہے۔ اچھا انسان موت کو اس لئے ناپسند کرتا ہے کیونکہ وہ اپنے اعمال میں اضافہ کا خواہاں ہے اور جو بدکار ہے وہ اپنے کردار کے بارے میں فکر مند ہوتا ہے لہٰذا دونوں ہی موت کو پسند نہیں کرتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں حضرت علیؑ نے علم کے بارے میں خوارج کو کیا جواب دیا؟

جب خوارج نے یہ سنا کہ پیغمبرؐ نے حضرت علیؑ کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ:

انامدینة العلم وعلی بابها.

تو اُنہیں حسد عارض ہوا اور ان کے دس معمر افراد نے اجتماع کیا اور کہا کہ ہم سب علیؑ سے ایک ہی سوال کریں گے دیکھتے ہیں وہ کس طرح جواب دیتے ہیں۔ اگر انہوں نے ہم میں سے ہر ایک کا الگ الگ جواب دے دیا تو ہم مان لیں گے کہ علیؑ عالم ہیں جیسا کہ رسولؐ نے فرمایا ہے۔

اُن میں سے ایک شخص آیا اور پوچھا: یا علی علم افضل ہے یا مال؟ امامؑ نے فرمایا: علم مال سے افضل ہے۔ اُس نے پوچھا: کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: چونکہ علم انبیاء کی میراث ہے اور مال قارون، شداد، فرعون، وغیرہ کی میراث ہے۔ اُس نے تصدیق کی اور چلا گیا۔

دوسرا آیا اُس نے پوچھا: یا علیؑ علم افضل ہے یا مال؟ امامؑ نے فرمایا: علم مال سے افضل ہے۔ اُس نے پوچھا: کس وجہ سے؟ آپؑ نے فرمایا: چونکہ مال کے بے شمار دشمن ہوتے ہیں لیکن علم کے بے شمار دوست ہوتے ہیں۔ اُس نے تصدیق کی اور چلا گیا۔

تیسرا آیا اور پوچھا: یا علیؑ علم افضل ہے یا مال؟ امامؑ نے فرمایا: مال سے علم افضل ہے۔ اُس نے کہا: کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: اگر مال کو استعمال کرو گے تو کم ہوگا اور علم کو جتنا استعمال کرو گے اس میں اضافہ ہوگا۔ اُس نے بھی تصدیق کی اور چلا گیا۔

چوتھا آیا اور پوچھا: یا علیؑ علم افضل ہے یا مال؟ امامؑ نے فرمایا: علم مال سے افضل ہے۔ اُس نے کہا: کس وجہ سے؟ آپؑ نے فرمایا: چونکہ مالدار کو لوگ کنجوس کہتے ہیں لیکن عالم کو لوگ عظیم اور کریم کہتے ہیں۔ اُس نے تصدیق کی اور چلا گیا۔

پانچواں آیا اور پوچھا: یا علیؑ! علم افضل ہے یا مال؟ امام نے فرمایا: علم مال سے افضل ہے۔ اُس نے کہا: کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: مال کو چور سے چھپانا پڑتا ہے لیکن علم کے معاملے میں چوری کا خوف نہیں ہوتا۔ اُس نے تصدیق کی اور چلا گیا۔

چھٹا آیا اور پوچھا: یا علیؑ علم افضل ہے یا مال؟ امامؑ نے فرمایا: علم مال سے افضل

ہے؟ اُس نے کہا: کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: مال اگر پڑا رہ جائے تو پرانا ہو جاتا ہے اور خراب ہو جاتا ہے لیکن علم جتنا بھی پڑا رہے پرانا نہیں ہوتا۔ اس نے تصدیق کی اور چلا گیا۔

ساتواں آیا اور پوچھا: یا علیؑ! علم افضل ہے یا مال؟ امامؑ نے فرمایا: علم مال سے افضل ہے۔ اُس نے کہا: کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ مال سے دل سخت ہوتا ہے جبکہ علم دل کو نورانیت دیتا ہے۔ اُس نے بھی تصدیق کی اور چلا گیا۔

آٹھواں آیا اور پوچھا: یا علی! علم افضل ہے یا مال؟ امامؑ نے فرمایا: علم مال سے افضل ہے۔ اُس نے کہا: کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ مالدار مال کے سبب خدائی کا دعویٰ کرتا ہے (جیسا کہ تاریخ میں ہوا) لیکن صاحب علم بندگی کا دعویٰ کرتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: تم مجھ سے اس موضوع پر جتنا پوچھو گے میں جب تک زندہ ہوں مختلف جواب دیتا رہوں گا۔ پھر وہ لوگ سب کے سب آپ کی خدمت میں آ کر تائب ہو گئے۔

کیا آپ جانتے ہیں رسول اکرمؐ نے زینتوں کے بارے میں کیا فرمایا؟

امیر المومنین علیؑ فرماتے ہیں: ایک اعرابی رسول خداؐ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ: دنیا کی زینت کیا ہے؟ رسولؐ نے فرمایا: تین چیزیں مال، اولاد، عورت۔ اُس نے کہا: آخرت کی زینت کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تین چیزیں۔ علم، سچائی، پرہیزگاری۔ اس نے کہا: بدن کی زینت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تین چیزیں کم کھانا، کم سونا، کم بولنا۔ اس نے کہا: دل کی زینت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تین چیزیں، خدا کی تعظیم بجالانا، غور و فکر کرنا، خدا کی جانب سے عطا ہونے والی چیزوں پر راضی رہنا۔

اس نے کہا: عقل کی زینت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تین چیزیں علم، حلم، شکر۔

اس نے کہا: دونوں آنکھوں کی زینت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تین چیزیں۔ دیکھنا، رونا، عبرت حاصل کرنا۔

اُس نے کہا: دونوں ہاتھوں کی زینت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تین چیزیں۔ مہربانی، مومن بھائی کی مدد کرنا، مؤمن بھائی کے ساتھ سخاوت برتنا۔

اس نے کہا: دونوں قدموں کی زینت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تین چیزیں: نماز میں قیام کو طولانی کرنا، خیر کے کاموں میں جلدی کرنا، اور طلب علم کے لئے جانا۔

کیا آپ جانتے ہیں احرام کے دوران محرمات کونسے ہیں؟

۱۔ مرد کا اپنے سر کو ڈھانپنا۔ ۲۔ مرد کا اپنے پاؤں کے اوپری حصہ کو ڈھانپنا۔

۳۔ مرد کیلئے سِلا ہوا لباس پہننا۔

۴۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے وقت مرد کا سائے میں جانا۔

۵۔ عقد کرنا یا اُسکا گواہ بننا۔ ۶۔ خواتین کا زیورات پہننا۔

۷۔ زینت کی نیت سے سرمہ لگانا۔ ۸۔ عورت کیلئے اپنا چہرہ چھپانا۔

۹۔ خوشبو سونگھنا اور استعمال کرنا۔

۱۰۔ مہندی سونگھنا اور انگوٹھی کا زینت کے عنوان سے استعمال کرنا۔

۱۱۔ اپنے یا دوسرے کے جسم سے بال اکھیڑنا۔ ۱۲۔ حرم سے درخت یا پودے اُکھاڑنا

۱۳۔ جسم سے خون نکالنا۔ ۱۴۔ ضرورت نہ ہونے پر دانت نکالنا۔

۱۵۔ جھوٹ اور فحاشی کے کاموں کو انجام دینا۔

۱۶۔ صحرائی جانوروں کا شکار کرنا۔ ۱۷۔ حشرات وغیرہ کو مارنا۔

۱۸۔ جسم پر تیل ملنا۔ ۱۹۔ قسم کھانا۔

۲۰۔ بیوی سے جماع کرنا اور اُس کا بوسہ لینا۔ ۲۱۔ آئینے میں دیکھنا۔

۲۲۔ اسلحہ لے کر چلنا۔ ۲۳۔ ناخن کاٹنا۔

۲۴۔ استمناء کرنا۔

کیا آپ جانتے ھیں اگر کوئی سنی آپ سے سجدہ گاہ پر سجدہ کرنے کے بارے میں پوچھے تو آپ کیا جواب دیں گے؟

ہر چیز سے پہلے تو ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ بعض افراد کے گمان کے برخلاف ہم خاک کیلئے سجدہ نہیں کرتے بلکہ خاک پر سجدہ کرتے ہیں۔ اس قسم کا گمان رکھنے والے افراد شیعوں کو بدنام کرتے ہیں۔ سجدہ صرف خدائے واحد کیلئے ہوتا ہے۔ اگر خاک پر سجدہ کرنا خاک کی پرستش کے معنی رکھتا ہے تو آپ لوگ جو فرش پر سجدہ کرتے ہیں تو اِس کے معنی یہ ہونگے کہ فرش کی پرستش کرتے ہیں۔

اہل سنت اور اہل تشیّع دونوں کی نگاہ میں سجدہ کیلئے بہترین چیز زمین ہے۔ یا پھر وہ چیزیں جو زمین سے اگتی ہوں اور خوراک کے طور پر بھی استعمال نہ ہوں۔ اس کے علاوہ کسی چیز پر سجدہ صحیح نہیں ہے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی خاک کو پھیلا دیا کرتے تھے اور اُن کے پاس خشک جڑی بوٹیوں اور خاک سے بنا ہوا برتن تھا جس پر سجدہ کرتے تھے اور اپنے اصحاب کو بھی

احترام کرنا چاہتے تھے۔

حاضرین محفل کھل اُٹھے اور تکبیر کا نعرہ لگایا اور کہا سچ کہا۔ اس بنا پر سعودی بادشاہ حاجیوں کو اس بات کی اجازت دینے پر مجبور ہو گیا کہ جن چیزوں کا تعلق پیغمبر سے ہے اُسے متبرک سمجھیں اور انہیں یہ اجازت دوسرے بادشاہ کی حکومت تک حاصل رہی۔

کیا آپ جانتے ہیں لوگ کن چیزوں پر فخر ومباہات کرتے ہیں؟

ا۔ حسب ونسب:

رسول اکرمؐ نے فتح مکہ میں فرمایا: اے لوگو! خدا نے اسلام کے ذریعہ جاہلیت کے غرور کو مٹا دیا۔ اب کسی کو اپنے آباؤ اجداد پر فخر نہیں کرنا چاہیے کیونکہ عرب کو عجم اور سفید کو سیاہ پر کوئی برتری حاصل نہیں مگر تقویٰ و پرہیز گاری کے ذریعہ۔ (اِنَّ اکرمکم عنداللہ اتقیکم) تم میں افضل ترین وہ ہے جو پرہیز گارترین ہو۔ لہذا یہ مت کہو کہ میں فلاں شخص کا بیٹا ہوں یا میرا ماموں فلاں شخص ہے یا ہمارا اصل ونسب فلاں قوم سے ہے۔

۲۔ مقام ومنصب:

کسی مقام یا منصب کے حاصل ہو جانے پر دوسروں پر غرور نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ ان کی بڑائی بھی لوگوں ہی کے سبب ہے۔ ان در بدر پھرنے والے گداگروں اور ظالم وستمگر لوگوں میں صرف ایک ہی فرق ہے کہ گداگر لوگوں کو بھیک مانگ کر تنگ کرتے ہیں جبکہ حکمران طبقہ صرف مردم آزاری کی وجہ سے ایسا کرتا ہے۔ پس کیسے ایسی چیز کو جو اس قدر ننگ وعار کا باعث ہو بھروسہ یا افتخار کے قابل سمجھا جاسکتا ہے۔ مقام ومنصب ایسی امانت ہے جو

لوگ انسانوں کو دیتے ہیں اس میں کہاں فخر کی بات ہے۔

۳۔حسن و جمال:

چہرے کی خوبصورتی اور قد کاٹھ کی نزاکت بھی اس لائق نہیں کہ جس پر غرور یا فخر کیا جا سکے کیوں کہ بہت جلد بوڑھاپا اور شکستہ پن آ کر چیزوں کو بدل دیتا ہے۔

۴۔علم وفضیلت:

رسول اکرمؐ فرماتے ہیں: قیامت کے دن اُس عالم کا عذاب سب سے زیادہ شدید اور سخت ہوگا جو اپنے علم پر عمل نہ کرتا ہو اور لوگوں میں سب سے بدتر وہ عالم ہے جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا۔

۵۔مال و دولت:

اپنے مال پر غرور نہ کرو یہ تمہارے ہاتھوں میں امانت کے طور پر ہے جسکے حلال کا حساب دینا ہے اور حرام کا عذاب سہنا ہے جبکہ اُسکو جمع کرنے پر بھی سزا ہے (سورہ توبہ آیت نمبر ۳۴)۔دولت وہ چیز ہے جو انسان کو دنیا میں ایسا مشغول کر دیتی ہے کہ وہ اپنی عمر کو فضول اور غلط کاموں میں صرف کرتا ہے جیسا کہ رسولؐ فرماتے ہیں یہ انسان کو اس قدر لالچی بنا دیتی ہے کہ اگر سونے سے بھرے ہوئے دو جنگل بھی اُس کے پاس ہوں تو تیسرے جنگل کی تلاش میں رہتا ہے۔جیسا کہ آپ جانتے ہیں مال کو قران میں فتنہ کا نام دیا گیا ہے لہذا عقلمند انسان فتنہ اور مصیبت کی زیادتی پر فخر نہیں کرتا۔

۶۔طاقت وقدرت:

طاقت ایسی چیز نہیں کہ جس پر فخر کیا جا سکے کیونکہ یہ وہ امانت ہے جسے بوڑھاپا اور بیماری ختم کر دیتی ہے۔اگر کوئی رستم جیسا بھی ہو تب بھی ایسی بیماری اُسے عارض ہو جاتی ہے کہ دوسرے اُسے کروٹ بدلواتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں اخلاص کی کیا علامتیں ہیں؟

۱۔دوسروں سے توقع نہ رکھنا: اگر کوئی کام خدا کے لیے ہے تو انجام دینے والے کو شکریہ کی توقع نہیں ہونی چاہیے اور شکریہ ادا نہ کرنے کی وجہ سے اسکے دل کو برا نہیں لگنا چاہیے۔

۲۔اپنے کاموں کو ذمہ داری سمجھے نہ کہ مقام کی خاطر کام کرے۔

۳۔پشیمان نہ ہو: جو خدا کیلیئے کسی کام کو انجام دے چاہے کامیابی ہو یا نہ ہو اپنے کیئے پر نادم نہیں ہوتا کیونکہ اُس کا مقصد خدا ہوتا ہے۔

۴۔خواہ اسکے کام کا خندہ پیشانی سے استقبال کیا جائے یا نظر انداز کر دیا جائے اُسے دونوں حالت میں یکساں رہنا چاہیے اور یہ دونوں چیزیں اُس پر اثر انداز نہیں ہونی چاہیں۔

۵۔مسلسل ایک جیسی حالت سے اُسے تھکن کا احساس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اُس کا کام خدا کیلیئے ہے۔

۶۔مال و مقام رکاوٹ نہ ڈالیں:

کیونکہ اگر مقام و منصب سے وابستہ ہوگا تو اپنی ذمہ داریوں کو درست انجام نہ دے گا اور اسکا عمل خالص نہ ہوگا۔

۷۔ظاہر اور باطن میں فرق نہ ہو:

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جس کا ظاہر و باطن اور قول و فعل ایک ہو وہ خدا کی امانت کو ادا کرتا ہے اور اُس نے خالص عمل انجام دیا ہے۔

۸۔کسی گروہ یا قوم سے تعصب نہ رکھنا:

مخلص انسان اگر اپنی قوم یا کسی گروہ کو غلطی پر پائے گا تو ان سے کنارہ کشی کرلے

گا اور اگر انہیں حق پر پائے گا تو ان کی حمایت کرے گا۔ مخلص انسان ہمیشہ وہاں نظر آئے گا جہاں حق ہوگا۔

کیا آپ جانتے ھیں ریاکاروں کی کیا علامتیں ھیں؟

۱۔ جب اکیلا ہوتو خستہ، بے حال اور سست ہوتا ہے۔
۲۔ جب لوگوں کے سامنے ہوتو اسکے اندر عبادت اور عمل میں جوش اور ولولہ نظر آتا ہے۔
۳۔ اگر اُس کی تعریف کی جائے تو زیادہ کام کرتا ہے اور اگر برائی کی جائے تو کم کام کرتا ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں قران کریم کے موضوعات کی فہرست کونسی ھے؟

۱۔ حروف مقطعہ جیسے الم، الر، حم اور دیگر حروف جو حبیب و محبوب کے درمیان راز ہے جسکی خبر خدا، پیغمبر اکرمؐ اور امامان معصوم کو ہے اور دیگر افراد اسے سمجھنے سے قاصر ہیں۔
۲۔ وہ آیات جو توحید کے بارے میں ہیں جیسے سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۰۹۔
۳۔ وہ آیات جن میں کُلی احکامات اور فرعی عبادات، معاملات اور سیاسیات کا تذکرہ ہوا ہے۔ جیسے بقرہ آیت نمبر ۲۷۵، سورہ نساء آیت نمبر ۷۷، اور سورہ آل عمران آیت نمبر ۹۷۔
۴۔ وہ آیات جن میں تربیتی اور اخلاقی موضوعات موجود ہیں جیسے سورہ فرقان آیت نمبر ۶۳۔

۵۔ بعض آیات میں مومنین اور ایمان کی کثرت اور حقیقی مؤمن، حقیقی مسلمان اور منافقوں کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے جیسے سورہ مؤمنون کی ابتدائی پانچ آیات۔

۶۔ کچھ آیات انبیاء اور پیغمبر اسلامؐ کی بعثت اور اس کے مقاصد کے بارے میں ہیں جیسے سورہ آل عمران آیت نمبر۱۶۴۔

۷۔ قرآن کی کچھ آیات میں انسانی مستقبل، موت، برزخ، قیامت، حشر ونشر، جنت، جہنم اور اعمال کے اخروی نتائج کا تذکرہ ہے جبکہ انسانوں کے مستقبل اور آنے والے حالات کے بارے میں تقریباً آٹھ سو آیات موجود ہیں جیسے سورہ مریم آیت نمبر ۳۹۔

۸۔ قرآن میں بعض مقامات پر انبیاء اور گزشتہ افراد کے واقعات وحالات کو آنے والی نسل کی عبرت کیلئے بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ بعض سوروں کے نام پیغمبروں کے اسماء گرامی پر مشتمل ہیں جیسے سورہ یوسفؑ، سورہ ہودؑ، سورہ ابراہیمؑ وغیرہ۔

۹۔ بعض آیات میں امامت وولایت کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے جیسے سورہ مائدہ آیت نمبر ۶۷، سورہ نساء آیت نمبر ۵۹۔

۱۰۔ بعض آیات میں گذشتہ آسمانی کتابوں اور اُن میں آخری پیغمبر کی آمد کی بشارت کے بارے میں بتایا گیا ہے جیسے سورہ صف آیت نمبر۶۔

۱۱۔ بعض چیزوں کی عظمت کو سمجھانے کیلئے خدا نے قرآن میں قسمیں کھائی ہیں جیسے والشمس وضحٰھا۔

کیا آپ جانتے ھیں قران کے اعداد وشمار کیا ھیں؟

۱۔سورہ توبہ وہ سورہ ہے جس کی ابتداء میں بسم اللہ نہیں ہے۔

۲۔سورہ نمل میں دو مقامات پر بسم اللہ موجود ہے۔

۳۔سورہ رحمٰن کو قران کی دلہن کہا جاتا ہے۔

۴۔سورہ یٰسین کو قران کا دل کہا جاتا ہے۔

۵۔سورہ بقرۃ قران کی سب سے بڑی سورہ ہے۔

۶۔سورہ کوثر قران کی سب سے چھوٹی سورہ ہے۔

۷۔سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۸۲ قران کی سب سے بڑی آیت ہے جو قرض کے موضوع پر ہے۔

۸۔سب سے چھوٹی آیت طہ جبکہ شیعوں کے قول کے مطابق مدھامتان ہے۔

۹۔قران کا درمیانی حرف تاء ہے۔

۱۰۔قران کا سب سے بڑا لفظ سورہ حجر کی آیت نمبر ۲۲ میں فاسقینا کموہُ ہے۔

۱۱۔بسم اللہ میں موجود باء قران کا سب سے چھوٹا حرف ہے۔

۱۲۔سب سے پہلے سورہ علق نازل ہوا۔

۱۳سورہ نصر سب سے آخر میں نازل ہوا۔

۱۴۔قران کی سورتوں کی تعداد ۱۱۴ ہے

۱۵۔قران کے پاروں کی تعداد ۳۰ ہے۔

۱۶۔قران میں کُل ۱۲۰ حزب ہیں۔

۱۷۔ قران میں کُل ۷۷۴۳۷ الفاظ ہیں۔

۱۸۔ قران کے کُل حروف ۳۲۳۶۷۱ یا ۳۴۰۷۴۰ ہیں۔

۱۹۔ قران کی کُل آیات ۶۲۳۶ یا ۶۱۷۰ ہیں۔

۲۰۔ قران کے واجب سجدے چار ہیں (سورہ سجدہ ۳۲، سورہ فصلت ۴۱، سورہ نجم ۵۳، سورہ علق ۱۹)

۲۱۔ قران کے مستحب سجدے ۱۱ ہیں۔

۲۲۔ قران میں ۱۱۴ بار بسم اللہ لکھا ہوا ہے۔

۲۳۔ ۲۹ سوروں کے آغاز میں موجود حروف مقطعات کی تعداد (۱۷) ہے۔

۲۴۔ قران کے نورانی حروف، مسلسل تکرار ہونے والے حروف کے علاوہ حروف مقطعات میں سے ۱۴ ہیں۔

۲۵۔ قران کی اہم ترین آیت، آیت الکرسی ہے۔

۲۶۔ قران کی سب سے زیادہ ڈرانے والی آیت۔ فمن یعمل مثقال ذرّۃ شرا یرہ ہے۔

۲۷۔ قران کی سب سے زیادہ اُمید دلانے والی آیت یہ ہے۔ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطو من رحمۃ اللہ۔

۲۸۔ سب سے زیادہ انصاف کے مفہوم پر مبنی آیت یہ ہے انّ اللّٰہ یأ مر بالعدل والاحسان۔

۲۹۔ سورہ مجادلہ وہ سورہ ہے جسکی تمام آیات میں اللہ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

۳۰۔ سورہ کوثر میں میم نہیں ہے۔

۳۱۔ سورۂ حمد میں صرف ''ف'' نہیں ہے۔

۳۲۔قران سترہ رمضان کو بعثت کے پہلے سال میں نازل ہوا۔

۳۳۔قران ۲۳ سال کے عرصے میں پیغمبرؐ پر نازل ہوا اور مشہور قول کی بنا پر ۹۵ سورتیں مکے میں اور جبکہ ۱۹ سورتیں مدینے میں نازل ہوئیں۔

کیا آپ جانتے ھیں مرد عورت سے دُگنا ارث کیوں پاتے ھیں؟

معتبر حدیث میں امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ چونکہ حضرت آدمؑ نے اُس درخت ممنوعہ کے پھل سے جناب حوّاؑ کے مقابلے میں دوگنا کھایا تھا لہٰذا خدا نے بھی وراثت میں خواتین کے مقابلے میں مردوں کا دوگنا حصہ قرار دیا ہے۔ سورہ نساء آیت نمبر ۱۱ میں اسی بات کا ذکر موجود ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں کتے کی خلقت کب اور کس طرح ھوئی؟

نور المبین نامی کتاب میں امیر المومنین علیؑ سے منقول ہے کہ ایک روز انہوں نے پیغمبر اسلامؐ سے کتے کی خلقت سے متعلق سوال کیا تو آنخضرتؐ نے فرمایا کہ جب جناب آدمؑ زمین پر آئے تو تنہا رہتے تھے اور خوف کے مارے کانپتے رہتے تھے۔ شیطان رُوئے زمین کے درندوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ زمین کے فلاں مقام پر آسمان سے تمہارے لئے ایک شکار گرا ہے۔ تم نے آج تک ایسا بڑا اور مزیدار شکار نہیں کھایا ہوگا آؤ میں تمہیں اس کے پاس لے جاتا ہوں تا کہ شکار کرسکو۔

شیطان درندوں کو اپنے ہمراہ لے کر چلا اور انہیں جناب آدمؑ کے قریب پہنچا دیا۔ شیطان نے درندوں کو ہنکارنا شروع کر دیا کہ وہ جناب آدمؑ کو مار ڈالیں، جس وقت وہ درندوں کو جناب آدمؑ کے قتل پر اکسا رہا تھا، اُس کے منہ سے تھوک زمین پر گرا جس سے خداوند عالم نے فوراً نر اور مادہ دو کتے پیدا کر دیئے وہ دوڑے ہوئے آئے اور جناب آدمؑ کے اطراف میں پہرہ دینے لگے اور درندوں کی جانب سے جناب آدمؑ کو گزند پہنچانے میں رُکاوٹ بن گئے۔ اُسی دن سے کتوں نے آدم کی اولاد کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کی ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں کہ مینڈک کواذیت وآزار کیوں نھیں دینا چاھیئے؟

سفینۃ البحار میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب جناب ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا تو زمین کے تمام حیوانات نے خدا کی بارگاہ میں شکایت کی اور خدا سے اجازت مانگی کہ وہ جناب ابراہیمؑ کی مدد کریں۔ خدا نے مینڈک کے سوا کسی کو اجازت نہ دی۔ لہٰذا وہ اپنے منہ میں پانی بھر کر نمرودیوں کی جلائی ہوئی آگ کی طرف پچکاری مارتا تھا تا کہ آگ کو بجھا سکے۔ خدا کے پیغمبر جناب ابراہیمؑ کی مدد کرتے ہوئے مینڈک کے جسم کے دو حصے جل گئے اور ایک حصہ صحیح وسالم رہا۔ یہ جانور ہمیشہ ذکر میں مشغول رہتا ہے، اِسے آزار دینا یا مارنا صحیح نہیں ہے۔ پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں: مینڈک کو بلاوجہ نہ مارو کیونکہ جو آوازیں وہ منہ سے نکالتے ہیں وہ (درحقیقت) ذکر ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں بلی اور سور حضرت نوحؑ کی کشتی میں پیدا ہوئے؟

چوہے نے جناب نوحؑ کی کشتی میں بہت بچے دیئے جو بہت تنگ کیا کرتے تھے۔ حضرت نوحؑ نے خدا سے شکایت کی۔ جبرئیل نے کہا: اے نوحؑ! شیر کی پشت پر ہاتھ پھیرو۔ جناب نوحؑ نے ایسا ہی کیا تو شیر کو چھینک آئی اور اسکی ناک کے دو سوراخوں سے دو نر و مادہ بلیاں نکل کر گریں تاکہ چوہوں کو ختم کریں۔

جب اہل کشتی کا پاخانہ بہت زیادہ (جمع) ہو گیا تو کشتی میں بو پھیلنے لگی۔ جناب نوحؑ نے خدا کے حکم سے ہاتھی کی پشت پر ہاتھ پھیرا۔ اُسے چھینک آئی۔ تو دو نر اور مادہ سور اس کی ناک سے نکلے اور انہوں نے اُس گندگی کا خاتمہ کیا۔

کیا آپ جانتے ہیں مور مسخ شدہ حیوانات میں سے ہے؟

سفینۃ البحار میں امام علی رضاؑ سے منقول ہے کہ مور ایک حسین و جمیل شخص تھا جس نے مخفی طور پر کسی مومن کے عیال سے رابطے بنا رکھے تھے۔ وہ ایک دن عیش و عشرت میں مصروف تھے کہ خدا نے اُن پر غضب کیا اور وہ دونوں نر و مادہ مور کی صورت میں مسخ ہو گئے۔ مور چونکہ مسخ شدہ حیوانات میں سے ہے اسی لئے اسکا گوشت اور انڈہ حرام ہے۔ خزاں کے موسم میں جب پتے جھڑ جاتے ہیں تو اس کے پر بھی گر جاتے ہیں اور بہار کی آمد پر جب درختوں پر پتے نکل آتے ہیں تو مور کے پر بھی اُگ آتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: مور بُرا جانور ہے جب کسی گھر میں داخل

ہوتا ہے تو اہل خانہ کی اُس گھر سے نکلنے کی خبر لاتا ہے۔ حضرت علیؑ نہج البلاغہ میں مور کی عجیب وغریب خلقت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اُسکے وجود میں عجیب چیز رنگ برنگے پر ہیں اور وہ ان پروں کی وجہ سے خود کو اتنا خوبصورت سمجھتا ہے کہ اس پر فخر کرتا ہے اور تکبر سے زمین پر چلتا ہے۔ وہ کسی پرندے کے ساتھ دوستی نہیں کرتا کیونکہ کسی کو اپنی رفاقت کے قابل ولائق نہیں سمجھتا۔

کیا آپ جانتے ہیں چھپکلی مسخ شدہ حیوانات میں سے ہے؟

اسکی وجہ یہ ہے کہ جب جناب ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا تو یہ پھونک مار رہی تھی تا کہ آگ مزید بھڑک اُٹھے۔ کتاب کافی میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک دن میرے والد صحرا میں ایک پتھر پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ایک صحابی موجود تھے کہ اچانک ایک چھپکلی پتھر کے نیچے سے برآمد ہوئی اور اپنا منہ کھول کر اُن کے سامنے زبان ہلانے لگی۔ میرے والد نے اُس شخص سے فرمایا: جانتے ہو یہ جانور کیا کہہ رہا ہے۔ تو اُس نے عرض کی: نہیں یابن رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا: یہ کہہ رہی ہے کہ خدا کی قسم اگر عثمان کو برا بھلا کہو گے تو میں بھی حضرت علیؑ کو برا بھلا کہوں گی۔

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: بنی اُمیہ کا کوئی فرد نہیں مرتا مگر یہ کہ وہ چھپکلی کی شکل میں مسخ ہو جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں پہاڑوں کو کیوں خلق کیا گیا ہے؟

جب پروردگار نے خانہ کعبہ کے نیچے سے زمین کو پانی پر بچھایا تو زمین کا قطر کم تھا اور وہ پانی کے حرکت میں آتے ہی ہلنے لگتی تھی تو خدنے اونچے پہاڑوں کو بنا کر اُسے ساکن کر دیا جیسا کہ قران مجید میں ارشاد ہے کہ ہم نے پہاڑوں کو زمین کی میخیں بنا دیا تا کہ ان کے ذریعہ زمین حرکت کرنے سے رُک جائے اور سکونت کے قابل ہو جائے۔

کیا آپ جانتے ہیں زیادہ سونے کے کیا نقصانات ہیں؟

زیادہ سونے سے رنگ پیلا، جسم بھاری ہو جاتا ہے، اس سے دل مر جاتا ہے اور پیٹ میں کیڑے پیدا ہونے لگتے ہیں، عمر کم ہو جاتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں گرم کھانا کھانے کے کیا نقصانات ہیں؟

پیغمبر اکرمؐ فرماتے ہیں: جو شخص گرم کھانا کھاتا ہے اُسے سات پریشانیاں پہنچتی ہیں۔

اول: بھول پن پیدا ہوتا ہے۔

دوئم: منہ خشک ہو جاتا ہے۔

سوئم: جسم سے طاقت چلی جاتی ہے۔

چہارم: سننے میں پریشانی کا سامنا ہوتا ہے۔

پنجم: آنکھوں کی روشنی میں کمی آجاتی ہے۔

ششم: چہرہ زرد پڑ جاتا ہے۔

ہفتم: کھانے سے برکت اُٹھ جاتی ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں انگور کے سرکه کے کیافوائد ھیں؟

اہل بیتؑ کی احادیث میں وارد ہوا ہے کہ انگور کے سرکہ میں چار فوائد ہیں:

پہلا فائدہ یہ ہے کہ دل کو زندگی عطا کرتا ہے۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ عقل میں اضافہ کرتا ہے۔

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ ناجائز شہوت کو ختم کرتا ہے۔

چوتھا فائدہ یہ ہے کہ گھر میں اسکی موجودگی برکت کا باعث ہے اور غربت کو دور کرتی ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں رسول اکرمؐ نے کن لوگوں پرلعنت بھیجی ھے؟

پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں: میں سات قسم کے افراد پر لعنت بھیجتا ہوں، ان پر خدا اور مجھ سے پہلے ہر مستجاب الدعوۃ پیغمبر نے لعنت بھیجی ہے۔

۱۔ جو کتاب خدا میں کسی چیز کا اضافہ کرے۔

۲۔ جو قضا وقدر کی تکذیب کرے۔

۳۔ جو میری سنت اور طریقے کی مخالفت کرے۔

۴۔ جو میری عترت پر ظلم کرے۔

۵۔ جو سلطنت کو زبردستی قبضے میں لے لے تا کہ جو خدا کے عزیز ہیں اُنہیں ذلیل اور جو خدا کے نزدیک ذلیل ہیں انہیں محبوب وعزیز کردے۔

۶۔ وہ ظالم و جابر جو مسلمانوں کے عمومی استعمال کے اموال پر اپنے فائدے کی خاطر زبردستی قبضہ کرے۔

۷۔ جو خدا کی حلال کردہ چیزوں کو حرام اور حرام کردہ چیزوں کو حلال کرے۔

کیا آپ جانتے ھیں امعصومینؑ کے بھترین اقوال کون سے ھیں؟

۱۔ دنیا وآخرت میں بہترین زندگی وہ ہے جو علم کے ہمراہ ہو (رسول اکرمؐ)

۲۔ لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کے لئے سب سے زیادہ مفید واقع ہو۔ (رسول اکرمؐ)

۳۔ تم لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے خاندان کیلئے سب سے زیادہ بہتر ہو۔ (رسول اکرمؐ)

۴۔ تم لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو قران سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (رسول اکرمؐ)

۵۔ بہترین زادراہ تقویٰ ہے (رسول اکرمؐ)

۶۔ تم لوگوں کے درمیان بہترین شخص وہ ہے جس سے لوگ خیر کی اُمید رکھتے ہوں اور اسکے شر سے امان میں ہوں۔

۷۔ خدا کے نزدیک بہترین شخص وہ ہے جو پڑوسی کیلئے دوسروں سے بہتر ہو (رسول اکرمؐ)

۸۔ بہترین کام وہ ہے جو میانہ روی کے قریب ہو (رسول اکرمؐ)

۹۔ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جسکی خدا نے مدد کی ہے تا کہ وہ اپنے نفس پر کنٹرول حاصل کر لے (رسول اکرمؐ)

۱۰۔ وہ بہترین صفت جو دل میں پائی جاسکتی ہے یقین ہے (رسول اکرمؐ)

۱۱۔ تمہارا بہترین بھائی وہ ہے جو تمہارے عیوب تمہیں کو تحفہ میں دے (رسول اکرمؐ)

۱۲۔ خدا کے نزدیک بہترین توبہ گناہ پر ندامت اور اُس سے کنارہ کشی ہے (رسول اکرمؐ)

۱۳۔ بہترین شادی وہ ہے جو آسانی سے انجام پائے (رسول اکرمؐ)

۱۴۔ تم میں بہترین شخص وہ ہے جسکی ملاقات تمہیں کو خدا کی یاد دلائے (رسول اکرمؐ)

۱۵۔ بہترین مرد وہ ہے جو دیر سے غصے میں آئے اور جلد راضی ہو جائے (رسول اکرمؐ)

۱۶۔ تم لوگوں میں بہترین وہ ہے جو نافرمانی اور گناہ سے دور ہو۔ (رسول اکرمؐ)

۱۷۔ تمہارے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کو احترام سے رکھا جاتا ہو (رسول اکرمؐ)

۱۸۔ بہترین سیاست عدل وانصاف ہے (امام علیؑ)

۱۹۔ بہترین تحفہ (نعمت) عقل ہے (امام علیؑ)

۲۰۔ بہترین جہاد، نفس کے ساتھ ہے (امام علیؑ)

۲۱۔ بہترین جان وہ ہے جو سب سے زیادہ پاکیزہ ہو (امام علیؑ)

۲۲۔ بہترین ہمت وہ ہے جو سب سے زیادہ بلند ہو (امام علیؑ)

۲۳۔ باپ کی اپنی اولاد کی بہترین وراثت کمالات اور ادب ہے (امام علیؑ)

۲۴۔ بہترین کام وہ ہے جسے خوبصورتی کے ساتھ نبھا کر سجایا جائے (امام علیؑ)

۲۵۔ بہترین سنجیدگی اور کوشش وہ ہے جو توفیق کے ہمراہ ہو (امام علیؑ)

۲۶۔ بہترین کلام سچائی ہے (امام علیؑ)

۲۷۔ بہترین بھائی وہ ہے جو مہربان بن کر نصیحت کرے (امام علیؑ)

۲۸۔ بہترین عمل اُمید وخوف کے ساتھ ساتھ رہنا ہے (امام علیؑ)

۲۹۔ لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو برائی کی اچھائی کے ذریعہ تلافی کرے (امام علیؑ)

۳۰۔ لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو وسعت اور اچھے حالات میں بخشنے والا اور شکر گزار ہو۔

۳۱۔ وہ بہترین افراد جن سے تم مشورہ کرو وہ لوگ ہیں جو عقلمند، عالم، تجربہ کار، دور اندیش اور آگاہی رکھنے والے ہوں۔

۳۲۔ بہترین کام وہ ہے جس کے ذریعہ حق ظاہر ہو۔ (امام علیؑ)

۳۳۔ بہترین حاکم وہ ہے جو ظلم کو ختم کرے اور انصاف کو زندہ کرے (امام علیؑ)

۳۴۔ بہترین اخلاق وہ ہے جس کا حامل انسان لڑائی جھگڑے اور ضدی پن سے دور رہتا ہو (امام علیؑ)

۳۵۔ خدا کا بہترین بندہ وہ ہے جو نیکی کرنے پر خوش ہوتا ہو اور برائی کرنے پر معافی طلب کرتا ہو (امام علیؑ)

۳۶۔ بہترین اعمال وہ ہیں جو انسان کو عظیم بننے میں مدد دیں (امام علیؑ)

۳۷۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو انتہائی پوشیدہ طریقے سے دیا جائے (امام علیؑ)

۳۸۔ کاموں کیلئے بہترین ابتدا سچائی اور درست کاری جبکہ بہترین اختتام وفا ہے (امام سجاد)

۳۹۔ بہترین لوگ وہ ہیں جو حق بجانب فیصلہ دیں (امام جعفر صادقؑ)

۴۰۔ تمہارا بہترین بھائی وہ ہے جو برائی کے کاموں میں تجھے بُھولا دے اور نیکی کے کاموں میں تجھے یاد رکھے (امام حسن عسکریؑ)

کیا آپ جانتے ہیں امام سجادؑ نے ہمارے دور کے لوگوں کی کتنی اقسام بتائی ہیں؟

امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں: ہمارے دور کے لوگ چھ قسم کے ہیں:

۱۔ شیر کی مانند: یہ وہ حکام ہیں جو ایک دوسرے پر غالب آنا چاہتے ہیں اور مغلوب ہونا نہیں چاہتے۔

۲۔ بھیڑیے کی مانند: یہ وہ تجارت پیشہ افراد ہیں جو بیچتے وقت تعریف کرتے ہیں اور خریدتے وقت عیب نکالتے ہیں۔

۳۔ لومڑی: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے دین فروشی کو ذریعہ معاش بنا کر کھاتے ہیں اور جو کچھ یہ اپنی زبانوں سے بیان کرتے ہیں وہ ان کے دلوں میں نہیں ہوتا۔

۴۔ سور کے مانند: یہ وہ عیاش اور شہوت پرست افراد ہیں جو ہر برا کام کرنے پر تیار ہیں۔

۵۔ کتے کے مانند: یہ وہ بدزبان لوگ ہیں کہ عوام اُن کی زبان کے خوف سے اُن کا احترام کرتے ہیں۔

۶۔ گوسفند کے مانند: یہ وہ مؤمن لوگ ہیں جن کے بالوں کو اتار لیا جاتا ہے، ان کا گوشت کھایا جاتا ہے اور ہڈیوں کو بھی توڑ دیا جاتا ہے۔ بیچارہ گوسفند جو شیر، بھیڑیے، لومڑی، کتے اور سور کے درمیان پھنس گیا ہو تو کیا کر سکتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کن اعمال کی بنا پر جبرئیلؑ نے آرزو کی کہ میں بنی آدم ہوتا؟

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: علی جان! جبرئیل نے سات اعمال کی خاطر آرزو کی کہ وہ بنی آدم میں سے ہوتا۔

۱۔ نماز جماعت۔

۲۔ علماء کے ساتھ ہمنشینی اور آمد و رفت۔

۳۔ لوگوں کے درمیان صلح صفائی کروانا۔

۴۔ یتیم پر نوازش کرنا۔

۵۔ مریض کی عیادت۔

۶۔ تشیعِ جنازہ۔

۷۔ حاجیوں کو پانی پلانا۔

کیا آپ جانتے ہیں حضرت علیؑ کے شیعوں کو سارے عالم کے لوگوں پر کیا فضیلت حاصل ہے؟

رسول خداؐ فرماتے ہیں: اے علی جان! خدا نے تیرے شیعوں کو سات خصوصیتیں عطا کی ہیں:

۱۔ موت کے وقت آسانی

۲۔ وحشت کے موقع پر سکون

۳۔ اندھیرے کے وقت روشنی

۴۔ اضطراب و پریشانی میں امن

۵۔ ان کے اعمال کو تولتے وقت نیکی کے ذریعہ اُن سے عدل وانصاف کیا جائے گا۔

۶۔ پل صراط آسانی سے عبور کرنا۔ ۷۔ دوسروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخلہ۔

کیا آپ جانتے ہیں کن گھروں میں رحمت نازل نہیں ہوتی؟

پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں: سات گھروں میں رحمت نازل نہیں ہوتی ہے۔

۱۔ وہ گھر جس میں طلاق شدہ عورت ہو۔

۲۔ وہ گھر جس میں نافرمان عورت ہو۔

۳۔ وہ گھر جس میں لوگوں کی امانت کے ساتھ خیانت کی جاتی ہو۔

۴۔ وہ گھر جس میں مال کی زکوٰۃ نہ دی گئی ہو۔

۵۔ وہ گھر جس میں میت کی وصیت پر عمل نہ کیا گیا ہو۔

۶۔ وہ گھر جس میں شراب ہو۔

۷۔ وہ گھر جس میں کوئی عورت اپنے شوہر کے مال سے چراتی ہو۔

کیا آپ جانتے ہیں خدا نے چار چیزوں کو چار اشیاء میں پوشیدہ رکھا ہے؟

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: خدا نے چار چیزوں کو چار اشیاء میں پوشیدہ رکھا ہے۔

۱۔ اپنی رضا مندی کو اطاعت میں، لہٰذا کسی بھی اطاعت کو کم اور حقیر نہ سمجھو، شاید خدا کی رضا مندی اُسی میں ہو۔

۲۔ اپنے غضب کو گناہوں میں، لہٰذا کسی گناہ کو چھوٹا مت سمجھو ممکن ہے وہی خدا کے غضب کا باعث ہو جائے۔

۳۔ قبولیت کو دعا میں، لہٰذا کسی دعا کو نا چیز مت سمجھو ہو سکتا ہے وہی مستجاب ہو۔
۴۔ اپنے محبوب بندے کو بندوں کے درمیان، لہٰذا کسی بندے کو نظر انداز مت کرو ممکن ہے وہ خدا کا دوست ہو اور تم اُسے پہچان نہ سکو۔

کیا آپ جانتے ہیں دوزخ کے سات طبقوں کے کیا نام ہیں اور ان میں کون لوگ داخل ہوں گے؟

۱۔ جہنم: گنہگار مسلمان اس طبقے میں داخل ہونگے (سورہ نمبر ۷ آیت نمبر ۱۷۹)
۲۔ لظّی: روگردانی کرنے والے لوگ اس طبقے میں داخل ہونگے۔ (سورہ نمبر ۷۰ آیت نمبر ۱۶)
۳۔ جحیم: گمراہ اس طبقے میں داخل ہونگے (سورہ نمبر ۲۶ آیت نمبر ۹۱)
۴۔ سقر: بے نمازی، مسکین کو کھانا نہ کھلانے والے، باطل میں گھس بڑنے والے اور قیامت کو جھٹلانے والے اس طبقے میں داخل ہونگے۔ (سورہ نمبر ۷۴ آیت نمبر ۴۲)
۵۔ ہاویہ: منافق اور جن ے اعمال کی تول کم اترے گی اس طبقے میں داخل ہونگے (سورہ نمبر ۱۰۱ آیت نمبر ۹)
۶۔ حطمہ: یہودی اور مال جمع کرنے والے اس طبقت میں داخل ہونگے (سورہ ۱۰۴ آیت نمبر ۳)
۷۔ سعیر: شیاطین، سمجھ سے کام نے لینے والے یتیموں کا مال کھا جانے والے، قیامت کو جھٹلانے والے اس میں داخل ہوں گے۔ (سورہ ملک آیت ۶ اور ۱۰، سورۂ نساء آیت ۱۰ اور سورۂ فرقان آیت ۱۱)

کیا آپ جانتے ہیں دُعا کیوں قبول نہیں ہوتی؟

پیغمبر اسلامؐ سے سوال کیا گیا: ہماری دُعا کیوں مستجاب نہیں ہوتی جبکہ خدا نے فرمایا ہے مجھے پکارو تا کہ میں تمہیں اجابت کروں؟ تو آنحضرتؐ نے فرمایا: دس وجوہات کی بنا پر۔

۱۔ خدا کو جاننے کے باوجود تم اس کی بندگی کی ذمہ داریاں ادا نہیں کرتے ہو۔

۲۔ قران کو پڑھتے ہو لیکن اس پر عمل نہیں کرتے ہو۔

۳۔ پیغمبرؐ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو لیکن اس کی اولاد سے دشمنی رکھتے ہو۔

۴۔ شیطان سے نفرت کا دعویٰ کرتے ہو جبکہ اُسی کی پیروی کرتے ہو۔

۵۔ تم کہتے ہو ہم جنت چاہتے ہیں جبکہ کوئی عمل انجام نہیں دیتے۔

۶۔ تم کہتے ہو ہم جہنم سے ڈرتے ہیں خود اپنے جسم اُسی میں ڈال دیتے ہو۔

۷۔ لوگوں کے عیب نکالتے ہو جبکہ اپنے عیوب سے غافل رہتے ہو۔

۸۔ دنیا سے دشمنی کا نعرہ لگاتے ہو جبکہ مال جمع کرنے میں لگے رہتے ہو۔

۹۔ موت کا اقرار کرتے ہو لیکن اُس کیلئے تیار نہیں رہتے۔

۱۰۔ مردوں کو سپرد خاک کرتے ہو لیکن عبرت نہیں لیتے۔

انہی وجوہات کی بنا پر تمہاری دعا مستجاب نہیں ہوتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں شیطان نے کتنی مرتبہ نالہ وفریاد بلند کی ہے؟

رسول خداؐ فرماتے ہیں: شیطان نے چار مرتبہ نالہ وفریاد بلند کیا۔

۱۔ جس دن وہ ملعون ٹھہرا۔ ۲۔ جب آدمؑ زمین پر آئے۔

۳۔ بعثتِ خاتم الانبیاء کے موقع پر۔ ۴۔ جب سورہ حمد نازل ہوئی۔

کیا آپ جانتے ہیں اسلام کے کتنے ارکان ہیں؟

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں: اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔

۱۔نماز ۲۔زکوٰۃ ۳۔حج ۴۔رمضان کے روزے ۵۔ہم اہل بیت کی محبت اور ولایت۔

پہلے چار میں نرمی برتی گئی ہے جیسے کہ غریب پر زکوٰۃ لازم نہیں، استطاعت نہ رکھنے والے پر حج کی ادائیگی واجب نہیں، مریض بیٹھ کر بھی نماز پڑھ سکتا ہے اور روزے بھی چھوڑ یا توڑ سکتا ہے۔ لیکن ولایت کسی سے ساقط نہیں ہوسکتی

بیمار و صحت مند، دولت مند و غریب سب کیلئے ضروری ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ جوشخص پانچ قسم کے افراد کی توہین کرتا ہے وہ نقصان اُٹھاتا ہے؟

رسول خداؐ فرماتے ہیں: پانچ قسم کے اشخاص کی توہین کرنے والا پانچ قسم کے نقصانات میں گرفتار ہوگا۔

۱۔ جو عالم کی توہین کرے گا وہ اپنے دین کو ہاتھ سے دھو بیٹھے گا۔

۲۔ جو حکام کی توہین کرے گا اپنی دنیا ہاتھ سے دھو بیٹھے گا۔

۳۔ جو پڑوسیوں کو نظر انداز کرے گا وہ بعض فوائد سے محروم رہے گا

۴۔ جو اقرباء کو حقیر سمجھے گا وہ خودداری سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

۵۔ جو اپنی شریک حیات کی توہین کرے گا زندگی کی لذت اور مٹھاس سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ کونسی خواتین جناب فاطمہ زہراؑ کے ساتھ محشور ہونگی؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا تین قسم کی عورتوں کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے ساتھ محشور فرمائے گا۔

۱۔ جو عورت تنگدستی کے وقت صبر کرے اور اپنے شوہر سے علیحدہ نہ ہو۔

۲۔ جو عورت اپنے شوہر کی بداخلاقی پر بھی اسکے ساتھ نبھائے اور طلاق کی درخواست نہ کرے۔

۳۔ جو عورت اپنے شوہر کو حیثیت نہ ہونے پر مہر بخش دے۔

کیا آپ جانتے ھیں قران کریم میں کن حیوانات کا نام لیا گیا ھے؟

۱۔ ہدہد (سورہ نمبر ۲۷ آیت نمبر ۹)
۲۔ چیونٹی (سورہ نمبر ۲۷ آیت نمبر ۱۷)
۳۔ شہد کی مکھی (سورہ نمبر ۱۶ آیت ۶۹)
۴۔ مکڑی (سورہ نمبر ۲۹ آیت نمبر ۴۰)
۵۔ مکھی (سورہ نمبر ۲ آیت نمبر ۶۵ اور سورہ نمبر ۵ آیت نمبر ۶۰ سورہ ۲۲ آیت ۷۳)
۶۔ گائے (سورہ نمبر ۲ آیت نمبر ۶۶ سورہ نمبر ۶ آیت نمبر ۱۴۴)
۷۔ ہاتھی (سورہ نمبر ۱۰۵ آیت نمبر ۱)
۸۔ مرغا (سورہ نمبر ۲ آیت نمبر ۶۶)
۹۔ کوّا (سورہ نمبر ۵ آیت نمبر ۳۱)
۱۰۔ اونٹ (سورہ ۴، آیت ۱۴۴۔ سورہ نمبر ۸۸ آیت نمبر ۱۷، سورہ نمبر ۹۱، آیت نمبر ۱۲)
۱۱۔ بندر (سورہ نمبر ۷ آیت نمبر ۱۶۲ تا ۱۶۶)
۱۲۔ گدھا (سورہ نمبر ۲ آیت نمبر ۲۵۰، سورہ ۸، آیت ۱۶، سورہ ۶۲، آیت ۵)
۱۳۔ شیر (سورہ نمبر ۴۷ آیت نمبر ۵۱)
۱۴۔ دیمک (سورہ نمبر ۳۴ آیت نمبر ۱۴)
۱۵۔ کتا (سورہ نمبر ۷، آیت ۱۷۶، سورہ نمبر ۱۸ آیت ۱۸، ۲۲)
۱۶۔ گھوڑا (سورہ نمبر ۳۸، آیت نمبر ۳۱، سورہ نمبر ۱۰۰ آیت نمبر ۱، سورہ ۸ آیت ۱۶)

۱۷۔سور (سورہ نمبر۲ آیت نمبر۱۷۳، سورہ نمبر۵ آیت نمبر۶۰ اور۳، سورہ نمبر۶ آیت نمبر ۱۴۵، سورہ نمبر۱۶ آیت نمبر۱۵)　　۱۸۔ابابیل (سورہ نمبر۵، آیت نمبر۳)

۱۹۔بکری (سورہ نمبر۶ آیت نمبر۱۴۳)　　۲۰۔بھیڑ (سورہ نمبر۶ آیت نمبر۱۴۳)

۲۱۔مچھر (سورہ۲ آیت۲۶)　　۲۲۔خچر (سورہ۱۸ آیت۱۶)

۲۳۔اژدھا (سورہ۷، آیت ۱۰۷، سورہ۲۶ آیت۳۲)

۲۴۔مچھلی (سورہ۱۸، آیت ۶۳، سورہ۴۷ آیت۱۴۲، سورہ۶۸ آیت ۴۸، سورہ۶۱ آیت ۱۸، سورہ۷ آیت۱۶۳)　　۲۵۔بھیڑیا (سورہ۱۲، آیت۱۴)

۲۶۔بٹیر (سورہ۲ آیت ۵۸، سورہ۷ آیت۱۶۰، سورہ۲۰ آیت۸۰)

۲۷۔مینڈک (سورہ۷ آیت۱۳۳)

۲۸۔ٹڈی (سورہ۷ آیت۱۳۳، سورہ۵۴، آیت ۷)　　۲۹۔جوں (سورہ۷ آیت۱۳۳)

۳۰۔پروانہ (سورہ۱۰۱ آیت۴)　　۳۱۔سانپ (سورہ۲۷، آیت۱۰، سورہ۲۸ آیت۳۱)

کیا آپ جانتے ھیں کہ دو بری عورتیں اور دو اچھی عورتیں کون ھیں جن کی طرف قران نے اشارہ کیا ھے؟

دو بری دوزخی عورتیں حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیویاں تھیں اور دو اچھی عورتیں حضرت مریمؑ اور فرعون کی بیوی تھیں (سورہ تحریم آیت ۱۰، ۱۱، سورہ مریم)

کیا آپ جانتے ھیں قران کی نصیحتیں کونسی ھیں؟

۱۔ بیچتے وقت کمی نہ کرو۔　　۲۔کسی کے قتل میں شریک نہ بنو۔

رسول خدا ﷺ نے فرمایا: خدا تین قسم کی عورتوں کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے ساتھ محشور فرمائے گا۔

۱۔ جو عورت تنگدستی کے وقت صبر کرے اور اپنے شوہر سے علیحدہ نہ ہو۔

۲۔ جو عورت اپنے شوہر کی بداخلاقی پر بھی اسکے ساتھ نبھائے اور طلاق کی درخواست نہ کرے۔

۳۔ جو عورت اپنے شوہر کو حیثیت نہ ہونے پر مہر بخش دے۔

کیا آپ جانتے ھیں قران کریم میں کن حیوانات کا نام لیا گیا ھے؟

۱۔ ہدہد (سورہ نمبر ۲۷ آیت نمبر ۹)　۲۔ چیونٹی (سورہ نمبر ۲۷ آیت نمبر ۱۷)

۳۔ شہد کی مکھی (سورہ نمبر ۱۶ آیت ۶۹)　۴۔ مکڑی (سورہ نمبر ۲۹ آیت نمبر ۴۰)

۵۔ مکھی (سورہ نمبر ۲ آیت نمبر ۶۵ اور سورہ نمبر ۵ آیت نمبر ۶۰ سورۂ ۲۲ آیت ۷۳)

۶۔ گائے (سورہ نمبر ۲ آیت نمبر ۶۶ سورہ نمبر ۶ آیت نمبر ۱۴۴)

۷۔ ہاتھی (سورہ نمبر ۱۰۵ آیت نمبر ۱)　۸۔ مرغا (سورہ نمبر ۲ آیت نمبر ۶۶)

۹۔ کوّا (سورہ نمبر ۵ آیت نمبر ۳۱)

۱۰۔ اونٹ (سورہ ۴، آیت ۱۴۴۔ سورہ نمبر ۸۸ آیت نمبر ۱۷، سورہ نمبر ۹۱، آیت نمبر ۱۲)

۱۱۔ بندر (سورہ نمبر ۷ آیت نمبر ۱۶۲ تا ۱۶۶)

۱۲۔ گدھا (سورہ نمبر ۲ آیت نمبر ۲۵۰، سورہ ۸، آیت ۱۶، سورہ ۶۲، آیت ۵)

۱۳۔ شیر (سورہ نمبر ۷۴ آیت نمبر ۵۱)　۱۴۔ دیمک (سورہ نمبر ۳۴ آیت نمبر ۱۴)

۱۵۔ کتا (سورہ نمبر ۷، آیت ۱۷۶، سورہ نمبر ۱۸ آیت ۱۸، ۲۲)

۱۶۔ گھوڑا (سورہ نمبر ۳۸، آیت نمبر ۳۱، سورہ نمبر ۱۰۰ آیت نمبر ۱، سورہ ۸ آیت ۱۶)

۱۷۔سور (سورہ نمبر۲ آیت نمبر۱۷۳،سورہ نمبر۵ آیت نمبر۶۰ اور۳،سورہ نمبر۶ آیت نمبر ۴۵،سورہ نمبر۱۶ آیت نمبر۱۵) ۱۸۔ابابیل (سورہ نمبر۵،آیت نمبر۳)

۱۹۔بکری (سورہ نمبر۶ آیت نمبر۱۴۳) ۲۰۔بھیڑ (سورہ نمبر۶ آیت نمبر۱۴۳)

۲۱۔مچھر (سورہ۲ آیت۲۶) ۲۲۔خچر (سورہ۱۸ آیت۱۶)

۲۳۔اژدھا (سورہ۷،آیت ۱۰۷،سورہ۲۶ آیت۳۲)

۲۴۔مچھلی (سورہ۱۸،آیت۶۳،سورہ۴۷ آیت۱۴۲،سورہ۶۸ آیت ۴۸،سورہ۶۱ آیت ۱۸، سورہ۷ آیت۱۶۳) ۲۵۔بھیڑیا (سورہ۱۲،آیت۱۴)

۲۶۔بٹیر (سورہ۲ آیت ۵۸،سورہ۷ آیت۱۶۰،سورہ۲۰ آیت۸۰)

۲۷۔مینڈک (سورہ۷ آیت۱۳۳)

۲۸۔ٹڈی (سورہ۷ آیت۱۳۳،سورہ۵۴،آیت ۷) ۲۹۔جوں (سورہ۷ آیت۱۳۳)

۳۰۔پروانہ (سورہ۱۰۱ آیت۴) ۳۱۔سانپ (سورہ۲۷،آیت۱۰،سورہ۲۸ آیت۳۱)

کیا آپ جانتے ھیں کہ دو بری عورتیں اور دو اچھی عورتیں کون ھیں جن کی طرف قران نے اشارہ کیا ھے؟

دو بری دوزخی عورتیں حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیویاں تھیں اور دو اچھی عورتیں حضرت مریمؑ اور فرعون کی بیوی تھیں (سورہ تحریم آیت ۱۰،۱۱،سورہ مریم)

کیا آپ جانتے ھیں قران کی نصیحتیں کونسی ھیں؟

۱۔بیچتے وقت کمی نہ کرو۔ ۲۔کسی کے قتل میں شریک نہ بنو۔

۳۔غربت کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ۴۔یتیم کا مال مت کھاؤ۔

۵۔خدا کا شریک مت بناؤ۔ ۶۔اپنے ماں باپ سے نیکی کرو۔

۷۔اگر فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو۔

۸۔برے کاموں کو ظاہر و باطن میں انجام نہ دو۔

۹۔اپنے وعدے پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔

۱۰۔عمر کے آخری وقت تک غلطی اور تفرقہ کے راستے پر مت چلو۔ ۱۱۔نماز کو حقیر نہ سمجھو۔

کیا آپ جانتے ہیں اچھے دوست میں کیا صفات ہونی چاہئیں؟

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: دوستی اور رفاقت کی حدود اور معیارات ہیں جوان تمام پر پورا اترتا ہے وہ حقیقی دوست ہوسکتا ہے اور جس میں ان معیارات میں سے کچھ بھی نہ پایا جاتا ہو وہ سرے سے دوست ہی نہیں ہے۔

امامؑ کے مطابق حقیقی دوست کی یہ صفات ہیں۔

۱۔تمہارے سامنے اُس کا ظاہر و باطن یکساں ہو۔

۲۔تمہاری اچھائی اور برائی کو اپنی اچھائی اور برائی سمجھے۔

۳۔اگر دولت مند بنے یا اونچے مقام پر پہنچ جائے تو تمہارے ساتھ اس کا رویہ تبدیل نہ ہو۔

۴۔جو کچھ اس کے پاس ہو دوستی کے نام پر تمہیں دینے میں جھجک نہ کرے۔

۵۔تمہیں مصائب و مشکلات کے وقت چھوڑ نہ دے۔

کیا آپ جانتے ھیں نیند کی سات اقسام ھیں؟

رسول خداؐ فرماتے ہیں۔ نیند کی سات اقسام ہیں۔

۱۔غفلت کی نیند۔ ۲۔بدبختی کی نیند۔ ۳۔لعنت کی نیند

۴۔سزا وعذاب کی نیند ۵۔آرام کی نیند۔ ۶۔رخصت کی نیند

۸۔حسرت کی نیند۔

غفلت کی نیند وہ ہے جو نصیحت اور ذکر یاد دلانے والی محفل میں ہو۔ بدبختی کی نیند وہ ہے جو نماز کے وقت کی جائے۔ لعنت کی نیند وہ ہے جو صبح کے اوقات میں ہو۔ عذاب کی نیند وہ ہے جو نماز فجر کے بعد ہو۔ آرام کی نیند ظہر کے وقت (قیلولہ) ہے۔ رخصت وچھٹی کی نیند وہ ہے جو نماز عشاء کے بعد ہو۔ حسرت کی نیند وہ ہے جو شب جمعہ کو ہو۔ (دارالسلام نوری)

کیا آپ جانتے ھیں جنت کی لمبائی کتنی ھے؟

معتبر کتب منجملہ لئالی الاخبار اور منہج الصادقین میں آیت کے ذیل میں مذکور ہے کہ جبرئیل نے جنت کی لمبائی معلوم کرنے کا ارادہ کیا تو کمزور ہو گئے اور خدا سے مدد طلب کی۔ خدا نے مزید قوت عطا کی جسکے ذریعہ انہوں نے تیس ہزار بار پرواز کی اور ہر مرتبہ تیس ہزار سال پرواز کی۔ اس کے بعد مناجات کی عرض کیا: خدایا میں نے پہلے سے زیادہ سفر طے کیا ہے پچھلی منزل سے گزر چکا ہوں؟ تو ایک حور نے اپنے خیمے سے آواز لگائی کہ اے روح اللہ کیوں اپنے آپ کو رنج وزحمت میں ڈالتے ہو خدا کی قسم تم نے جتنی پرواز کی ہے اتنے عرصے میں تم ابھی تک میری مملکت کے دائرے میں سے ہی باہر نہیں نکلے ہو۔ جبرائیل نے کہا: تم کون ہو؟ تو اُس نے کہا میں وہ حور ہوں جو ایک مؤمن کیلئے خلق کی گئی ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں حضرت علیؑ کو دیگر پیغمبروں سے کیا شباھت حاصل تھی؟

رسول خداؐ فرماتے ہیں: خدانے علیؑ کو دس پیغمبروں کی شباہت دے کر خلق کیا ہے۔

۱۔ حضرت علیؑ کا سر جناب آدمؑ کے سر کی مانند ہے۔

۲۔ حضرت علیؑ کا چہرہ جناب نوحؑ کے چہرے کی طرح ہے۔

۳۔ حضرت علیؑ کا دہن مبارک حضرت شیثؑ جیسا ہے۔

۴۔ حضرت علیؑ کی ناک جناب شعیبؑ کی مانند ہے۔

۵۔ حضرت علیؑ کا شکم مبارک حضرت موسیٰؑ کی طرح ہے۔

۶۔ حضرت علیؑ کی کلائیاں جناب سلیمانؑ کی مانند ہیں۔

۷۔ حضرت علیؑ کی پیشانی حضرت یوسفؑ کی طرح ہے۔

۸۔ حضرت علیؑ کا دست مبارک حضرت عیسیٰؑ کی مانند ہے۔

۹۔ حضرت علیؑ کی چشم مبارک میری آنکھوں کی مانند ہے۔

۱۰۔ میں خاتم الانبیاء اور حضرت علیؑ خاتم الاوصیا ہیں۔ (منتخب قوار میس الورد صفحہ نمبر ۱۵۱)

کیا آپ جانتے ھیں قران نے روز قیامت کو کس طرح روشناس کروایا ھے؟

قرانی آیات میں مذکور ہے۔ ۱۔ وہ دن جس روز انسان مست، چکرائے ہوئے اور متوالے اور مبہوت رہ جائیں گے (سورہ حج آیت نمبر ۲)

۲۔جس دن انسان فریاد کرے گا فرار کا راستہ کہاں ہے؟ (سورہ قیامت آیت نمبر۱۰)

۳۔جس دن اس قدر خوف بڑھ جائے گا کہ حاملہ عورتوں کے بچے ساقط ہو جائیں گے۔ (سورہ حج آیت ۲)

۴۔جس دن مجرم اس بات پر تیار ہوگا کہ اپنا سب کچھ اور سب لوگ قربان ہو جائیں تا کہ اُسے نجات مل جائے۔ (سورہ رعد آیت نمبر ۱۸)

۵۔جس دن کوئی واسطہ اور کوئی رابطہ کام نہیں کرے گا۔ (سورہ بقرہ آیت نمبر۲۵۴)

۶۔جس دن سختیوں کی بنا پر جوان بوڑھے ہو جائیں گے (سورہ مزمل آیت نمبر ۱۷)

۷۔جس دن انسان اپنے اقرباء جیسے والدین، اولاد اور زوج سے بھی فرار اختیار کرے گا اور اپنی نجات کی فکر میں لگا ہوگا۔ (سورہ عبس آیت نمبر۳۴)

۸۔جس دن پرہیزگار مومنوں کے سوا دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔ (سورہ زخرف آیت ۶۷)

۹۔جس دن اِس انسان کی واحد خواہش موت ہوگی لیکن موت کے دور دور تک آثار نہ ہوں گے۔ (سورہ ابراہیم آیت نمبر ۱۷)

۱۰۔اُس دن ہم ہونگے اور ہمارا عمل، ہم ہونگے اور خدا اور ہم ہونگے اور جزا۔

کیا آپ جانتے ھیں تین چیزیں روز قیامت لوگوں کی شکایت بیان کریں گی؟

رسول اکرمؐ فرماتے ہیں: قیامت کے دن تین چیزیں لوگوں کی شکایت کرنے آئیں گی۔اُن میں سے ایک قران اور دوسری مسجد جبکہ تیسری میری عترت ہوگی۔

کیا آپ جانتے ھیں قیامت کے دن کون سے لوگ شفاعت سے محروم رھیں گے؟

۱۔کافر ۲۔ظالم ۳۔خاندان رسالت کے دشمن

۴۔رسول خدا کے فرزندوں کو آزار دینے والے

۵۔جو شفاعت کا انکار کرتے ہیں۔ ۶۔خائن ۷۔جو نماز کو حقیر سمجھتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ھیں تمام حیوانات کی آنکھیں گول ھیں لیکن انسانوں کی آنکھیں بادامی ھیں؟

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: بنی آدم کی آنکھیں اس وجہ سے بادامی ہیں کہ انسان کی آنکھوں میں دوا ڈالنے اور سرمہ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اگر انسان کی آنکھیں گول ہوتیں تو اُسے ان کاموں کیلئے مشکل پیش آتی اور اُس کی آنکھوں میں سرمہ نہ لگتا اس کے علاوہ بادامی آنکھیں انسانی چہرے کے حُسن میں اضافے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں حیوانات انسانوں کی طرح منہ سے سانس نہیں لے سکتے؟

منہ سے سانس لینا صرف اور صرف انسانی خصوصیت ہے اگر انسان کی ناک کو بند کر دیا جائے تو وہ منہ سے سانس لے سکتا ہے لیکن اگر حیوانات کی ناک کو مضبوطی سے بند کر دیا جائے تو وہ منہ سے سانس نہیں لے سکتے اور اُن کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

شاہ عباس کے دربار میں ایک عالم نے یہی بات کہی تو حاضرین کو بہت حیرت ہوئی۔ امتحان کے لئے ایک گھوڑے کو لایا گیا اور چند افراد نے پوری قوت سے اُس کی ناک کو بند کر دیا گھوڑے نے بہت پاؤں مارے اور بالاخر مر گیا۔ عجیب یہ ہے کہ گھوڑا اور گدھا منہ سے آواز نکالتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں انسان اور بندر کن چیزوں میں مشابہت رکھتے ہیں؟

بندر اور انسان بہت مشابہ ہیں۔

اول: تو یہ کہ وہ انسان کی طرح کھڑے ہو کر چل سکتا ہے۔

دوئم: یہ کہ وہ انسان کی طرح ہنستا ہے۔

سوئم: یہ کہ وہ اپنے بچے کو محبت کی بنا پر انسان کی مانند اُٹھاتا ہے۔

چہارم: یہ کہ انسانوں کی مانند اُسکی انگلیوں میں فاصلہ ہے۔

پنجم: یہ کہ اگر اُسے کوئی چیز دی جائے تو وہ ہاتھوں سے لیتا ہے۔

ششم: یہ کہ وہ ہاتھوں سے کھانا منہ میں رکھتا ہے اور کھاتا ہے۔

ہفتم: یہ کہ وہ انسان کی مانند پانی میں ڈوب جاتا ہے اور تیرا کی نہیں جانتا جبکہ باقی حیوانات تیرنا جانتے ہیں۔

ہشتم: یہ کہ وہ ہنر سیکھنا جانتا ہے جیسے سلائی اور تیر اندازی وغیرہ جبکہ بیان کیا گیا ہے کہ یورپ میں ایک ایسے بندر کو تعلیم دی گئی تھی جو شطرنج کھیلنا جانتا تھا اور کھیل کے دوران جب اپنے حریف پر غالب آجاتا تھا تو باجا بجاتا تھا۔

نہم: یہ کہ چوری کرتا ہے اور زنا، لواط اور استمناء بھی کرتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کان ایسی نعمت ہے جو آنکھ سے بالاتر ہے؟

کان کی نعمت دو اعتبار سے آنکھ پر برتری رکھتی ہے۔

اول: چونکہ زبان کی چابی کان ہے لہٰذا اگر کوئی بچہ متولد ہو اور وہ سننے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو تو وہ بولنے کی صلاحیت سے بھی بے بہرہ ہوگا۔ کیونکہ وہ سن نہیں سکتا جس کی بنا پر وہ بولنا سیکھے۔ جو بچے گونگے اور بہرے ہوتے ہیں اُن میں عیب نہیں ہوتے بلکہ صرف اُن کے کان آواز سن نہیں سکتے۔ لہٰذا جب بھی اُن کے کانوں کا علاج ہوتا ہے تا کہ وہ سُن سکیں تو اُن کی قوت گویائی بھی واپس آجاتی ہے۔ بنا بریں بہرے پن کا تعلق گونگے پن سے ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے قرآن میں خدا نے آنکھوں کی نعمت پر کان کو برتری دی ہے۔

دوئم: جب تک الٰہی احکامات وعلوم انسانی کانوں تک نہ پہنچیں وہ اپنی ذمہ داریوں سے آگاہی حاصل نہیں کر سکتا اور اسکی خلقت میں جن مقاصد کو مدنظر رکھا گیا ہے وہ انہیں انجام نہیں دے سکتا اور اس کا وجود معطل اور باطل ہو جائے گا۔ چونکہ ابتدا ہی میں پہلی کلاس میں

ایک لفظ بھی بچے کے کانوں تک نہ پہنچ سکے تو وہ لکھنے اور پڑھنے پر کبھی بھی قادر نہ ہو سکے گا۔

کیا آپ جانتے ہیں سب سے پہلے عطر کن لوگوں نے بنایا؟

عیسوی سن سے بھی چھ ہزار سال قبل مصریوں نے عطر کو کشید کیا تھا اور وہی اسے استعمال بھی کرتے تھے۔ پہلی مرتبہ عطر بنانے کیلئے پھولوں اور جڑی بوٹیوں کو سرزمین یمن میں کاشت کیا گیا۔ مصر کے لوگ پہلے پہل پھولوں سے بنے عطر کو مذہبی تہواروں کیلئے بنایا کرتے تھے لیکن بہت جلد یہ رسم ختم ہوگئی اور یہ مصر کی پہلی برآمد تھی جو ساری دنیا کی جانب بھیجی جاتی تھی۔ مصر میں بننے والا عطر ہمالیہ کی چوٹیوں سے برآمد ہونے والے پھولوں اور نباتات سے تیار کیا جاتا تھا اور اُس کی قیمت سونے کے وزن کے برابر ہوا کرتی تھی۔ یونان بھی عطر کی تیاری کا ایک مرکز تھا اور اس شعبہ میں ان کی پیشرفت اس قدر زیادہ تھی کہ انہیں استاد کا لقب ملا اور انہوں نے ہی اٹلی کے لوگوں کو اس کی تیاری اور استعمال کا طریقہ سکھایا۔ صلیبی جنگوں کے باعث فرانس کے لوگ عطر بنانے کے علم سے آگاہ ہوئے اور فرانسوی خواتین نے پہلی مرتبہ عطر کو آرائش کے سامان کے طور پر استعمال کرنا شروع کیا۔

کیا آپ جانتے ہیں دنیا کے بعض لوگ سال کی پہلی رات کے بارے میں کیا تصورات رکھتے ہیں؟

دنیا کے تمام ممالک میں نئے سال کی آمد پر مخصوص طریقے سے جشن منعقد کئے جاتے ہیں۔جیسا کہ روس میں رات کے بارہ بجے لڑکیاں گھروں سے نکلتی ہیں اور جو پہلا شخص وہاں سے گزرے اُس سے اس کا نام پوچھتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ اُن کے ہونے والے شوہر کا یہی نام ہوگا۔

برطانیہ کے رواج کے مطابق پہلے گھنٹے اور بارہ بجے یعنی آدھی رات کے درمیانی حصے میں ان کاموں کو انجام دینا چاہیے۔

۱۔اپنی تین خواہشات کو کاغذ پر لکھیں۔ ۲۔کاغذ کو جلادیں۔

۳۔جلی ہوئی راکھ کو شراب کے جام میں ڈال دیں۔

۴۔وہ جام پی لیں اگر وہ اس مختصر وقت میں ان کاموں کو انجام دے دیں تو اس کی کوئی ایک آرزو ضرور پوری ہوجائے گی۔

جرمنی میں آدھی رات کو چمچے میں پانی ڈال کر اس میں سرب کو حل کیا جاتا ہے پھر اچانک اُسے ٹھنڈے پانی میں ڈالا جاتا ہے اور اس سے پانی میں جو شکل بنتی ہے اُس سے اپنے مستقبل کے بارے میں فال نکالی جاتی ہے۔

ارجنٹائن میں آنے والے سال کے مالی حالات کو جاننے کیلئے سال کی پہلی رات کو تین آلو لئے جاتے ہیں ایک آلو پورا جبکہ دوسرے کا آدھا چھلکا اتارا جاتا ہے اور تیسرے آلو کو ویسا ہی رکھا جاتا ہے۔ان تینوں کو اپنے بستر پر رکھ لیا جاتا ہے اور آدھی رات کو تاریکی میں بستر کی طرف جا کر ایک آلو اُٹھایا جاتا ہے اگر چھلکے والا ہاتھ میں آجائے تو پتہ چلتا ہے کہ

اس سال زیادہ دولت ملے گی اور اگر آدھے چھلکے والا آلو ہاتھ میں آجائے تو مالی حالت کے ویسے ہی رہنے کا امکان پایا جاتا ہے۔ جبکہ بغیر چھلکے والا آلو خراب مالی حالات کی نشاندھی کرتا ہے۔ چلی میں نئے سال کا اعلان پستول خالی کر کے کیا جاتا ہے۔ وہاں پر ابتدائے سال میں چونکہ موسم گرم ہوتا ہے لہٰذا سب ایک میدان میں جمع ہو جاتے ہیں اور آدھی رات کو اگر کوئی اُس عورت کو چومنے میں کامیاب ہو جائے جو اُسے سب سے زیادہ پسند ہو تو اس کا مطلب اس کے حالات اُس کا ساتھ دیں گے اور آنے والا سال بہت اچھا گزرے گا۔

کوریا میں سال کے پہلے دن دو ملنے والے ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد پیش کرنے کے بجائے ایک دوسرے سے کہتے ہیں ''اچھے بوڑھے ہو گئے ہو۔''

جاپان میں خوش بختی حاصل کرنے کیلئے کہا جاتا ہے کہ سال کے پہلے دن کسی کا مقروض نہ ہونا چاہیے اسی لئے جاپان کے بینک سال کی پہلی رات میں آدھی رات تک کھلے رہتے ہیں۔

اسپین میں بارہ بجے کے گھنٹے کی ہر گھنٹی کے ساتھ ایک خوشہ انگور کھایا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں دنیا کا سب چھوٹا پرندہ کونسا ہے؟

کولیبر گورن، سرخ رنگ کا چھوٹا پرندہ جس کا وزن پانچ گرام ہے۔ یہ پرندہ ہر سال آٹھ سو کلومیٹر کا فاصلہ خلیج مکزیک پر طے کرتا ہے۔ یہ چھوٹا پرندہ اسی کلومیٹر کی رفتار سے دس گھنٹے میں مذکورہ فاصلہ خلیج مکزیک پر طے کر لیتا ہے اور اس فاصلہ میں اس کی ۳/۱ گرام چربی خرچ ہوتی ہے۔ کولیبر پرواز سے پہلے جسم میں ضروری مقدار میں چربی کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں جو اُن کے جسم کے وزن کے اکتالیس سے چھیالیس فیصد تک ہوتی ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں بعض ممالک میں جڑواں بچوں کی پیدائش کو بہت بڑا جرم تصور کیا جاتا ھے؟

اوقیانوس کے جزائر میں جڑواں بچوں کی پیدائش بڑا گناہ ہے۔ جیلبرٹ کے جزیرے میں جڑواں بچوں کو ماں کے شکم میں باہمی رابطے کے جرم میں ایک کو قتل کردیا جاتا ہے۔ ملائشیا میں عورت کو جڑواں بچوں کی پیدائش پر کتے، بلی اور دیگر حیوانات کی پیدائش سے مشابہ قرار دیا جاتا ہے اور ان بچوں کے ماں باپ کو کتے اور بلی کی طرح پست سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ماں باپ اپنے ان جڑواں بچوں کو قتل کر کے کسی حدتک اپنی اس ذلت میں کمی پیدا کرسکتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ھیں کیلنڈر تاریخ کی ابتدا کھاں سے ھوئی؟

چاند کی ہجری تاریخ کی ابتدا پیغمبر اسلامؐ کی مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ ہجرت سے ہوئی جبکہ اُس وقت سن عیسوی چھ سو بائیس تھا۔ ہجری قمری تاریخوں میں مہینے میں انتیس یا تیس دن ہوا کرتے ہیں جن کا آغاز چاند دیکھے جانے پر ہوتا ہے۔ ہجری شمسی (سورج کی گردش کے ذریعہ شروع ہونے والی) تاریخ موسم بہار کی ابتدا سے شروع ہوتی ہے۔ اس میں مہینے کے دنوں کی تعداد ہجری قمری مہینے سے مختلف ہے کیونکہ شمسی سال کے ابتدائی چھ ماہ کے اکتیس دن اور باقی پانچ ماہ کے تیس دن جبکہ آخری مہینے کے دن انتیس ہوتے ہیں۔ اس تاریخ کی ابتدا بھی ہجری قمری تاریخ یعنی ہجرت رسول خداؐ کے موقع پر ہوئی تھی۔

عیسوی تاریخوں کی ابتداء حضرت عیسیٰ کی ولادت سے ہوئی ہے۔ جسے عیسوی سن کہا جاتا ہے اور اس سے پہلے کے سالوں کو سن عیسوی سے قبل کا دور کہا جاتا ہے۔

پارسی تاریخ کی ابتدا ساسانی شہنشاہیت کے تیسرے بادشاہ شہریار ساسانی کی بادشاہت کی ابتدا سے ہوئی جسے یزدگرد سوئم کہا جاتا ہے۔ اس تاریخ کا آغاز سن ۶۳۲ عیسوی میں ہوا اور اس کا ہجری تاریخوں سے زیادہ فاصلہ نہیں ہے۔ یہ تاریخ زرتشتیوں کی تاریخ ہے۔

ارمنی تاریخ کی ابتدا ارمن کی یونانی گرجا گھروں سے جدائی کے موقع پر ہوئی جو سن ۵۵۰ عیسوی کہلاتا تھا۔

یہودی تاریخ عیسوی تاریخوں سے تین ہزار سات سو ساٹھ برس پہلے شروع ہوئی تھی جبکہ رومی تاریخ کی ابتدا شہر روم کی تعمیر کے موقع پر ہوئی جسے سن عیسوی سے سات سو ترپن برس قبل کا دور کہا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں اگر آواز بیٹھ جائے تو کیا کرنا چاہیئے؟

بعض طبی کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر دھنیہ کو پیس کر گرم دودھ میں ملا کر صبح ناشتہ بں استعمال کیا جائے تو بیٹھی ہوئی آواز کیلئے مفید ہے اسی طرح دھنیہ کی چند شاخیں اُبال کر یک کپ کی مقدار کے برابر استعمال کریں تو آواز صحیح ہو جاتی ہے۔ اسکے علاوہ پیاز کو چولھے پر پکا کر مکھن اور زیتون کے تیل کے ساتھ کھایا جائے تو بیٹھی ہوئی آواز کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ گیلاس (کشمیری میوہ) کے شکوفوں کو دم کیا جائے تو سینے کے لئے مفید بخش

دوا ہے۔ میٹھا سوڈا اگرم پانی میں ڈال کراوراس میں ایک چائے کا چمچہ تیل ملا کر استعمال کیا جائے تو مفید ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں گردے میں پتھری کا سبب کیا چیز ہوتی ہے؟

۱۔ پیشاب کو روکنا ۲۔ شہوت کے موقع پر منی روکنا

۳۔ جماع کے عمل کو زیادہ طول دینا۔

۴۔ منی خارج ہونے کے بعد پیشاب نہ کرنا۔

کیا آپ جانتے ہیں کونسی چیزیں جسم کی قوت کا باعث ہوتی ہیں؟

۱۔ گوشت کھانا ۲۔ پیاز کھانا ۳۔ باقلا کھانا۔ ۴۔ زیتون کھانا۔

۵۔ تل کھانا ۶۔ انجیر کھانا ۷۔ کشمش کھانا

۸۔ حلیم کھانا ۹۔ دودھ پینا ۱۰۔ بھوکے پیٹ حمام سے پرہیز کرنا۔

۱۱۔ بہی کھانا ۱۲۔ چکور کا گوشت کھانا

۱۳۔ نورہ ملنا اور جسم کے بالوں کی صفائی۔

کیا آپ جانتے ھیں کون سی چیزیں بواسیر کے وجود میں آنے کا باعث بنتی ھیں؟

ا۔بیت الخلاء میں زیادہ بیٹھنا ۲۔مچھلی اور انڈہ کھانا۔ ۳۔مٹی کھانا

کیا آپ جانتے ھیں کن چیزوں کے ذریعہ بواسیر سے نجات پائی جاسکتی ھے؟

ا۔انجیر کھانا ۲۔تل کھانا ۳۔ساگ کھانا

۴۔انڈے کی زردی کھانا۔ ۵۔چاول کھانا

٦۔کالی مرچ کے دانوں کو اخروٹ کے ساتھ کھانا

۷۔ٹھنڈے پانی سے طہارت کرنا۔

کیا آپ جانتے ھیں کون سی چیزیں آنکھوں کی روشنی میں اضافہ کا باعث ھیں؟

ا۔زبانی قرائت کے بجائے قران کو دیکھ کر پڑھنا ۲۔کندر (رومی مصطگی) کھانا۔

۳۔بہی کھانا ۴۔پیلے جوتے پہننا۔ ۵۔سرمہ لگانا

٦۔مہندی سے خضاب لگانا ۷۔جڑ سے بالوں کو کاٹنا ۸۔مسواک کرنا

۹۔پیاز کھانا ۱۰۔کھانے کے بعد ہاتھ دھونا۔

اا۔مرزہ (ایک قسم کی سبزی) کو نمک کے ساتھ کھانا۔ ۱۲۔کالی مرچ کے دانوں کو

اخروٹ کے ساتھ کھانا۔ ۱۳۔ گوشت کھانا۔

۱۴۔ سبز رنگ کی اگنے والی چیزوں اور گھاس پر نظر ڈالنا۔

۱۵۔ جاری یا دریا کے پانی پر نظر ڈالنا ۱۶۔ خوبصورت چہرے کو دیکھنا۔

۱۷۔ نماز شب پڑھنا ۱۸۔ جمعرات کے روز ناخن کاٹنا۔

۱۹۔ آیت الکرسی پڑھنا۔

کیا آپ جانتے ہیں وہ کونسی چیزیں ہیں جو رنگ کو صاف اور چہرے کو حسین بناتی ہیں؟

۱۔ بہی کھانا ۲۔ کدو کھانا ۳۔ پیاز کھانا ۴۔ زیتون کا تیل پینا

۵۔ بینگن کھانا ۶۔ ساگ کھانا ۷۔ حمام کے گرم پانی سے تین چلو پینا

۸۔ منقیٰ کھانا۔ ۹۔ کاسنی کھانا ۱۰۔ کالے دانے اور اخروٹ کھانا

۱۱۔ انار کھانا ۱۲۔ ناک کے بال کاٹنا ۱۳۔ مردوں کا سر کے بالوں کو تراشنا

۱۴۔ کم کھانا اور پیٹ بھر کر کھانے سے پرہیز کرنا۔

کیا آپ جانتے ہیں دنیا میں عجیب غریب کنویں موجود ہیں؟

سامرہ میں ایک ایسا کنواں ہے جس کا پانی صاف اور ساکن ہے اگر اُس میں خام اینٹ پھینکی جائے تو اُس سے عجیب اور بری آوازیں آتی ہیں جو تین گھنٹے بعد جب پانی گرم ہو جائے اور ساکن ہو جائے ختم ہو جاتی ہیں۔ سراندیپ کے پہاڑ پر ایسا کنواں ہے جو اس میں دیکھتا ہے اُسے تیر کی مانند ایک پتھر آ کر لگتا ہے اور دیکھنے والے کو زخمی کر دیتا ہے اور معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کیا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہاں حضرت آدمؑ کی کسی بیٹی کا مقبرہ ہے۔ پوشنگ کی پہاڑی پر دو کنویں ہیں جن میں سے ایک میں جو کچھ ڈالا جائے واپس آ جاتا ہے جبکہ دوسرے کنویں میں لاکھوں کبوتروں نے اپنا آشیانہ بنایا ہوا ہے جو اُڑتے ہیں اور پھر اپنی جگہ پر دوبارہ آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور اس میں جو بھی رسی ڈالی جاتی ہے وہ اس طرح آدھی ہو جاتی ہے جیسے کسی نے اسے قینچی سے دو حصوں میں تقسیم کیا ہو۔

اصفہان کے پہاڑ پر ایسا کنواں ہے جسکی انتہا کا پتہ نہیں چلا۔ اسحاق سیجوری کے دور میں ایک بچہ اُس کنویں میں گر گیا اُس کی ماں بہت روتی پیٹتی تھی۔

ایک شخص کو قید خانہ سے لایا گیا جو سزائے موت یافتہ تھا اُسے تھیلے میں رکھ کر کنویں میں اتارا گیا اور کچھ پتھر دے دیئے گئے تاکہ رسی ختم ہونے پر کنویں کے اندر ڈالے اُسنے وہ پتھر پھینکے لیکن کوئی آواز نہیں سنی۔ اُسے سات دن اور راتیں صرف نیچے اتارتے رہے اور وہ مسلسل پتھر پھینکتا رہا لیکن کوئی آواز نہیں آئی۔ اُسے اوپر کھینچا گیا اور پوچھا گیا: اس عرصے میں کیا دیکھا۔ تو اُس نے کہا: صرف تاریکی!

دامغان میں ایسا کنواں ہے کہ جو اُس کا پانی پیتا ہے اُسے اسہال ہو جاتے ہیں

اور اگر اُس کنویں کا پانی کہیں اور لے جایا جائے تو وہ خون میں تبدیل ہو جاتا ہے اگر مزید دور لے جایا جائے تو وہ خون پتھر بن جاتا ہے۔

ہندوستان میں ایسا کنواں ہے کہ جسکا پانی روان ہو کر دو شاخوں کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور دو مختلف سوراخوں میں چلا جاتا ہے اور سوراخ سے باہر نکلنے کے بعد ایک سوراخ سے زرد گوند کی شکل اختیار کر لیتا ہے جو بہت زہریلا اور قاتل ہے اور جبکہ دوسرے سوراخ سے نیلے گوند کی شکل اختیار کر لیتا ہے جو بے انتہا مفید اور نایاب ہے۔

تبت کی حدود میں ایسا کنواں ہے کہ جو اس میں موجود آواز کو سن لے تو ہمیشہ سنتا رہے گا لیکن ترکی و ہندوستانی، عربی و عجمی کسی کو نہیں دیکھ سکتا اور اگر بارش برس جائے تو وہ سننے سے محروم ہو جاتا ہے اور اگر بارش رک جائے تو سننے لگتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں خراب یا حرام گوشت مچھلی کو کس طرح سے پہچانا جاسکتا ہے؟

حضرت علیؑ فرماتے ہیں جب بھی معلوم نہ ہو کہ مچھلی خراب ہے یا نہیں تو اُسے پانی میں ڈال دو اگر وہ پانی میں پشت کے بل گرے اور اس کا پیٹ اوپر کی طرف ٹھہر جائے تو سمجھ لو کہ وہ خراب نہیں ہے اور اگر اس کے برعکس ہو تو سمجھ لو کہ خراب ہے اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ حلال گوشت ہے یا حرام گوشت تو اُس کے کانوں کے اندر اکھاڑو، اگر سبز مائل ہو تو حرام گوشت ہوگی اور اگر سرخ مائل ہوگی تو حلال گوشت ہوگی اور اگر مچھلی کے پیٹ میں دوسری مچھلی موجود ہو تو دونوں حلال ہیں اور جب بھی اس پر چھلکے ہوں تو وہ حلال ہے ورنہ حرام ہوگی۔

کیا آپ جانتے ہیں دُم حیوانات کے لئے کن فوائد کی حامل ہے؟

توحید مفضل میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ خداوند حکیم وعلیم نے حیوانات کی دُم میں فوائد رکھے ہیں۔

اوّل: جس طرح انسان لباس کے ذریعہ اپنی شرمگاہ کو پوشیدہ رکھتا ہے دُم حیوانات کی شرمگاہ کو پوشیدہ رکھتی ہے۔

دوئم: یہ کہ دُبر اور پیٹ کے درمیان گندگی جمع ہوتی ہے جسکے گرد مچھر اور مکھیاں جمع ہوجاتی ہیں تو حیوان دُم کے ذریعہ پنکھے کی طرح انہیں ہٹاتا ہے۔

سوئم: یہ کہ اگر حیوان کیچڑ میں ڈوب جائے تو اُسے دُم کے علاوہ کسی چیز سے باہر نہیں نکالا جاسکتا۔

چہارم: ان کی دُم کے بالوں کے بے شمار فوائد ہیں کہ جن سے لوگ اپنی ضرورت پوری کرنے کیلئے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں افعی سانپ اور بادلوں کا قصہ کیا ہے؟

توحید مفضّل میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ بادل اس کام پر مؤکل ہیں کہ جہاں بھی اُسے افعی نظر آئے اُسکی جانب چلا آئے جس طرح مقناطیس لوہے کی طرف کھینچا چلا آتا ہے۔ اسی لئے جن موسموں میں بادل بے شمار ہوا کرتے ہیں افعی سوراخ سے سر نہیں نکالتا اور گرمیوں کے وسط میں جب بادل آسمان پر نہیں ہوتے وہ باہر نکلتا ہے۔ مفضل

کہتا ہے: یابن رسول اللہ۔ کیوں بادلوں کو اُس پر موکل رکھا گیا ہے تو آپ نے فرمایا: تا کہ لوگوں کو اس کے نقصانات سے بچایا جا سکے۔

کیا آپ جانتے ہیں غروب آفتاب کے کیا فوائد ہیں؟

توحید مفضل میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ:

اگر غروب آفتاب نہ ہوتا تو لوگوں کو آرام اور قرار حاصل نہ ہوتا اور شدید ضرورت کی بنا پر لوگ حرص کی وجہ سے مسلسل کام کرتے رہتے اوران کے جسم کمزور ہو جاتے اور حقیقت یہ ہے کہ اکثر لوگوں کو مال جمع کرنے، حاصل کرنے اور ذخیرہ کرنے کی اسقدر لالچ ہے کہ اگر رات کی تاریکی رُکاوٹ نہ ڈالتی تو لوگ اس قدر کام کرتے کہ خود کو ختم کر لیتے اور اگر رات وجود میں نہ آتی تو سورج کی حرارت کی شدت اس قدر بڑھ جاتی کہ حیوانات ونباتات ضایع ہو جاتے۔ لہٰذا قادر متعال نے سورج کے غروب کو مقرر کیا ہے بالکل اس طرح جیسے کبھی اہل خانہ چراغ جلاتے ہیں تا کہ اپنی ضرورت پوری کر سکیں اور کبھی ضرورت کے تحت اسے بجھا دیتے ہیں تا کہ آرام کر سکیں۔ اسی لئے نُور و ظلمت جو ایک دوسرے کی الٹ ہیں دونوں ہی نظام دنیا اور بنی آدم کی سہولت کیلئے بنائے گئے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ پہاڑوں کے کیا فوائد ہیں؟

پہاڑوں کے بے شمار فوائد امام جعفر صادقؑ سے منقول ہیں ان میں سے چند یہ ہیں کہ برف پہاڑوں کی چوٹیوں پر جمی رہتی ہے اور سارا سال اس میں سے لوگوں کے لئے

نہریں اور چشمے جاری ہوتے رہتے ہیں جبکہ پہاڑوں پر جڑی بوٹیاں اور مختلف نباتات اگتے ہیں جو زمین پر نہیں اگتے اور جنھیں غاروں اور دروں میں رہنے والے حیوانات زندگی گزارنے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ پہاڑی پتھروں کو عمارتوں کے لئے تراشا جاتا ہے اور استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پہاڑ مختلف قسم کے جواہرات اور سونے چاندی وغیرہ کے معادن رکھتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ھیں بیمار انسان کے خلیوں سے روشنی پھوٹتی ھے جس کے ذریعہ وہ دیگر انسانوں کے خلیوں کو بھی بیمار کر دیتے ھیں اوراسے پھلی بار امام جعفر صادق ؑ نے بیان کیاھے؟

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ایسی روشنیاں موجود ہیں کہ جو بیمار انسان کے ذریعہ ایک صحت مند انسان پر پڑ جائیں تو ممکن ہے اُس صحیح شخص کو بیمار کر دیں۔ اس بات پر توجہ رہے کہ یہاں ہوا یا جراثیم کے منتقل ہونے کی بات نہیں ہو رہی کہ جس کے بارے میں دوسری صدی ہجری کی ابتدائی حصے میں کسی کو معلوم نہ تھا بلکہ ایسی روشنیوں کی بات ہو رہی ہے جو دوسری تمام روشنیوں کی بجائے بعض ایسی روشنیاں ہیں کہ جن کے صحت مند انسان پر پڑنے سے اسکے بیمار ہونے کا احتمال پیدا ہو جاتا ہے۔ اس نظریہ کو انسانی زندگی اور طب کے ماہرین خرافات سمجھتے تھے کیونکہ ان کا نظریہ یہ تھا کہ صرف جراثیم ہیں جو بیماری کو صحت مند انسان تک منتقل کرتے ہیں یا پھر وائرس اور جراثیم ہیں جو بیماری کو صحت مند انسان تک منتقل کرتے ہیں۔ وائرس کے وجود پر یقین حاصل کرنے سے پہلے بُو کو بیماری منتقل کرنے کا

وسیلہ سمجھتے تھے اور بیماری کی سرایت کی جو احتیاطی تدابیر قدیم زمانے میں اختیار کی جاتی تھیں اُس میں بو سے احتیاط کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ یعنی بیمار کی بُو صحت مند انسان تک پہنچنے نہ پائے اور اُسے بیمار نہ کر دے لیکن کسی بھی دور میں یہ کسی نے نہیں بتایا کہ بیمار سے پھوٹنے والی بعض خاص قسم کی روشنی اگر صحت مند انسان پر پڑ جائے تو اُسے بیمار کر سکتی ہیں اور یہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے بتلا دیا۔

جیسا کہ بتایا گیا سائنسدانوں کے درمیان اس نظریے کو خرافات کا نام دیا جاتا تھا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا کہ اس نظریہ میں سچائی ہے اور بیمار انسان سے پھوٹنے والی بعض روشنی کی کرنیں صحت مند انسان کو بیمار کر دیتی ہیں۔ پہلی بار اس حقیقت کا انکشاف ریاست ہائے متحدہ روس میں ہوا۔ روس کے شہر نووو سیبر سک میں واقع ایک عظیم علمی تحقیقی طبی و کیمیائی وزندگی شناسی کے مرکز میں اس بات کو علمی طریقے سے ناقابل شک نظریے کے طور پر ثابت کیا گیا کہ اوّلاً: بیمار انسان کے خلیوں سے شعاعیں نکلتی ہیں اور دوسرے یہ کہ ان میں سے کچھ شعاعیں اگر صحت مند انسان پر پڑ جائیں تو اُسے بیمار کر دیتی ہیں جبکہ اس مرحلے میں بیمار اور صحت مند انسان کے خلیوں میں کسی قسم کا رابطہ نہیں پایا جاتا اور نہ ہی بیمار کے خلیوں سے وائرس یا جراثیم صحت مند کے خلیوں تک سرایت کرتے ہیں۔

اس شہر میں تحقیق کرنے والے ماہرین کا طریقہ کار یہ تھا کہ انہوں نے فوٹون یعنی شعاعوں کے ایک ذرہ کی دو قسموں کو ایک ہی جاندار کے مشابہ خلیوں میں سے منتخب کیا۔ آج کے دور میں شعاعوں کے بارے میں علمی تحقیق اس قدر ترقی کر چکی ہے کہ ماہرین ایک فوٹون پر باآسانی تحقیق کر سکتے ہیں۔ سائنسدانوں نے ان شعاعوں کو دو مختلف حصوں میں بانٹ دیا اور ایک حصہ کو بیمار کر دیا تاکہ یہ دیکھ سکیں کہ بیماری کے عالم میں بھی خلیوں سے

شعاعیں نکلتی ہیں یا نہیں؟ جبکہ وہ دوسرے خلیے جو صحیح وسالم تھے انہیں دو مختلف حفاظتی پیک میں بند کرلیا ایک کی حفاظتی دیوار کوارٹز جبکہ دوسری شیشے سے بنی ہوئی تھی۔ کوارٹز کی یہ خاصیت ہے کہ اُس سے ہر قسم کی شعاعیں عبور کرسکتی ہیں۔

وہ تمام شعاعیں جو سالم خلیوں کی صورت میں کوارٹز کے حفاظتی پیک میں تھیں چند گھنٹوں کے بعد بیمار ہوگئیں جبکہ شیشے میں موجود خلیے سالم رہے چونکہ شیشے سے بالائے بنفشی کے علاوہ کوئی شعاع گزرنے پر قادر نہ تھی۔ یہی چیز باعث بنی کہ بالائے بنفشی کے علاوہ شعائیں سالم خلیوں تک باآسانی پہنچ گئیں اور نتیجتاً وہ بیمار ہوگئے جبکہ شیشہ جو بالائے بنفشی کے علاوہ ہر قسم کی شعاع کو اپنے اندر داخل کرلیتا ہے۔ لیکن بنفشی شعاع سالم خلیوں تک نہیں پہنچ سکتی لہذا وہ سلامتی کے ساتھ محفوظ رہے اور بیمار نہ ہوئے۔ اسی تجربہ کو مختلف بیماریوں میں مختلف یا ملتی جلتی شعاعوں کے ذریعہ کئی سالوں کے عرصے میں پانچ ہزار مرتبہ دہرایا گیا تو نتیجہ ہر بار وہی تھا اور اُن کو بیماری بھی وہی تھی جو بیمار کے بیمار خلیوں میں موجود ہوا کرتی تھی۔

کیا آپ جانتے ہیں سب سے پہلے امام جعفر صادقؑ نے بتایا کہ جامد اور دافع اجسام کم وبیش شفاف نظر آتے ہیں جبکہ جامد اور جاذب اجسام غیر شفاف ہوتے ہیں؟

فزکس کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے وہ بیانات دیے ہیں جو ان سے پہلے کسی نے نہیں بتائے اور ان کے بعد بھی انیسویں اور بیسوی صدی تک کسی کی عقل میں نہیں آئے کہ اُن کو بیان کرے۔ فزکس کے موضوع پر امام جعفر صادقؑ نے ایک قانون بنایا جو

اجسام کے شفاف اور غیر شفاف ہونے کے بارے میں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ: جو بھی جسم جامد اور جاذب ہوگا وہ غیر شفاف ہوگا جبکہ جو جسم جامد اور دافع ہوگا وہ کم وبیش شفاف نظر آئے گا۔ ان سے پوچھا گیا: جاذب کیا ہوسکتا ہے تو جواب دیا: حرارت۔ اس فزیکی نظریے کو علمی قانون کی حیثیت حاصل ہے یہ بات قابل توجہ ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے کس طرح اس جدید نظریے کو کوئی شخص سن سات سوعیسوی اور دوسری صدی ہجری کے ابتدائی حصہ میں بیان کرسکتا ہے۔ آج اگر سو پڑھے لکھے افراد سے یہ سوال پوچھا جائے کہ کیونکر کوئی جسم شفاف اور دوسرا جسم غیر شفاف نظر آتا ہے تو وہ جواب دینے پر قادر نہیں ہونگے۔

کیا وجہ ہے کہ لوہا گاڑھا اور غیر شفاف جبکہ چینی کے برتن وغیرہ درخشاں نظر آتے ہیں۔ آج کی فزکس کہتی ہے کہ جس جسم کے اندر سے حرارت کی موجیں بآسانی گزر جائیں اور وہ حرارت کی ترسیل کرنے والا ہو اور الیکٹرومیگنیٹک امواج یعنی الیکٹرسیٹی اور میگنیٹزم امواج کی ترسیل کر سکے وہ دھندلا ہوتا ہے لیکن جن اجسام میں سے حرارت بخوبی گزر نہ سکے اور جو الیکٹرومیگنیٹک امواج کو اپنے اندر سے گزرنے نہ دیں وہ چمکیلے .رتے ہیں اور امام صادقؑ فرماتے ہیں: حرارت جذب کرنے والے اجسام گہرے جبکہ حرارت جذب نہ کرنے والے اجسام کم وبیش شفاف ہوتے ہیں۔ امام جعفر صادقؑ کے نظریے میں جذب ہونے کا موضوع دو متضاد پہلوؤں کی طرح توجہ کا مرکز ہے اور یہی موضوع سبب بنا ہے کہ اُن کا اجسام کے شفاف یا غیر شفاف ہونے کے بارے میں نظریہ آج کے فیزیکی قوانین سے مطابقت رکھتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں گرم مزاج اور سرد مزاج انسان کی کیا نشانیاں ہیں؟

گرم مزاج انسان کی نشانیاں:

۱۔اُسکی ناک سے نزلہ کم بہتا ہے۔ ۲۔اُسکی نیند کم ہوتی ہے

۳۔زیادہ سوچتا ہے۔ ۴۔سر چکراتا ہے

۵۔خوفناک خواب دیکھتا ہے

سرد مزاج انسان کی نشانیاں:

۱۔سفید کھال ۲۔نیند زیادہ آتی ہے۔ ۳۔سست ہوتے ہیں

۴۔جلد تھک جاتے ہیں ۵۔جلد کوئی بات بھول جاتے ہیں

۶۔جلد سو جاتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں شلوار پہننے کا رواج کس دور میں شروع ہوا؟

علل الشرائع نامی کتاب میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ: خداوند عالم نے جناب ابراہیمؑ کی جانب وحی بھیجی کہ زمین مجھے تیری شکایت کررہی ہے کہ میں ابراہیمؑ کے پوشیدہ مقامات کو دیکھتی ہوں لہذا ایسی شلوار پہنو کہ جس سے وہ مقامات زمین سے پوشیدہ رہیں اور زمین اُن حصوں کو دیکھ نہ سکے۔ جناب ابراہیمؑ کے دور تک لوگوں کے درمیان شلوار پہننے کا رواج نہ تھا اور لوگ لنگی پہن کر اپنی شرمگاہ کو چھپایا کرتے تھے۔

کیا آپ جانتے ھیں کونسا عمل غذا کو جلد ھضم کردیتا ھے؟

طب الرضا میں حضرت ثامن الحجج سے منقول ہے کہ:

کھانے کے بعد لیٹ جاؤ اور سیدھے پاؤں کو الٹے پاؤں پر رکھو۔ اس سے غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے اور اگر کروٹ پر لیٹو تو الٹی کروٹ پر لیٹو اور کھانے کے بعد چہل قدمی کرو چاہے ایک قدم ہی کیوں نہ ہو اور جماع کے بعد پیشاب کرو چاہے ایک قطرہ ہی کیوں نہ ہو اور نہانے کے بعد سو جاؤ چاہے ایک منٹ ہی کیوں نہ ہو۔

کیا آپ جانتے ھیں حمل کی حفاظت کیلئے کیا کرنا چاھیئے؟

یہ عمل تجربہ شدہ ہے کہ جسے بہت آزمایا گیا ہے اور کبھی بھی ناکامی نہیں ہوئی۔

طریقہ یہ ہے ایک رسی کو ہاتھ میں لے کر اُس پر سورہ مبارکہ یٰسین پڑھی جائے اور جب ہر مبین پر پہنچے تو رسی میں گرہ لگائے۔ چھ مبین تک یہی کرے اور جب ساتویں مبین پر پہنچے تو ایک فولادی تالا کسی دوسرے شخص کے ہاتھ میں موجود ہونا چاہیے وہ شخص ساتویں گرہ کمر میں لگائے اور یہ وہی گرہ ہے جو رسی کو کمر میں باندھنے کیلئے لگائی جاتی ہے اور دوسرا شخص تالے کو بند کرے۔ یہ رسی تالے کے ہمراہ بندھی رہے گی اور جب وضع حمل کا وقت قریب آئے تو دونوں کو کھول دیا جائے۔

کیا آپ جانتے ہیں کس طریقے سے کاغذ لکھا جائے کہ کوئی اُسے پڑھ نہ سکے؟

اگر کوئی پیاز کے پانی سے کاغذ پر کچھ لکھے تو وہ لکھائی نظر نہیں آئے گی لیکن اگر اُس لکھے ہوئے کو آگ پر گرم کیا جائے تو بھورے رنگ کی لکھائی ظاہر ہوگی جسے پڑھا جا سکے گا۔

کیا آپ جانتے ہیں گھڑی دیکھے بغیر کس طرح وقت بتایا جاسکتاہے؟

اگر کوئی یہ جاننا چاہے کہ دن کے کتنے گھنٹے گزر چکے ہیں تو کسی ہموار مقام پر اس طرح کھڑا ہو جائے کہ اس کا سایہ زمین پر پڑے۔ اگر سایہ اسی قدم کا ہو تو ایک گھنٹہ گزرا ہوگا اور اگر چالیس قدم کا ہو تو دو گھنٹے، اگر بیس قدم کا ہو تو تین گھنٹے اور اگر دس قدم کا ہو تو چار گھنٹے اور اگر تین قدم ہو تو پانچ گھنٹے اور اگر سایہ نہ ہو تو نصف النہار ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں مکھیاں جراثیم ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتی ہیں لھذا اُن سے پرھیز کرنا چاھیئے؟

مکھی اُن فضول اور بے انتہا گندے حشرات میں سے ہے کہ جو گرمیوں اور ایام بہار میں ہمہ وقت نظر آتی ہیں۔ مکھی کو اس طرح خلق کیا گیا ہے کہ اُسے جراثیم منتقل کرنے میں بے پناہ مہارت حاصل ہے کیونکہ اُس کا سراپا یہاں تک کہ اُس کے پروں پر روئیں اور

بال ہیں جو ہر چھوٹی چیز کو اٹھا لیتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ اسکے پاؤں کے نیچے ایسے روئیں چپکے ہوتے ہیں جن کے ذریعہ وہ دیوار اور چھت پر آسانی سے حرکت کر سکتی ہے اور انہی رووں کے ذریعہ مختلف قسم کے جراثیم کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک منتقل کر دیتی ہے۔ تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ مکھی ہر اڑان میں تیس سے زیادہ قسم کے جراثیم کو اپنے ساتھ اُٹھا کر بیس کلومیٹر تک پرواز کر سکتی ہے۔ مادہ مکھی ہر مرتبہ سو سے ایک سو پچاس تک انڈے دیتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں عقرب مسخ شدہ حیوانات میں سے ہے؟

معتبر حدیث میں رسول خداؐ سے منقول ہے کہ: عقرب مسخ شدہ ہے وہ ایسا مرد تھا جو چغل خور تھا اور لوگوں کے درمیان لگائی بجھائی کر کے ان کو دشمنی پر اکساتا تھا۔

کیا آپ جانتے ہیں زمین کا بھی وزن بڑھ جاتا ہے؟

بورلی کے مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ آخری چھ لاکھ سالوں میں شھاب کے سقوط کے باعث زمین کا وزن چالیس ملین ٹن بڑھ گیا ہے اور اس میں مسلسل اضافہ کے باعث دن ورات کے طویل ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

کیا آپ جانتے ہیں انسانی جسم میں کتنی رگیں ہیں؟

بزرگ واجل علامہ مجلسیؒ بحارالانوار کی جلد نمبر ۱۴ میں امام جعفر صادقؑ سے ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ آنجنابؑ نے فرمایا: انسان کی تین سو ساٹھ رگیں ہیں کہ جن میں سے ایک سو اسّی رگیں حرکت میں رہتی ہیں جبکہ باقی ایک سو اسی رگیں ساکن رہتی ہیں۔ اگر ساکن رگوں میں سے کوئی رگ حرکت میں آجائے یا حرکت کرنے والی رگ میں سے کوئی رگ ساکن ہو جائے تو انسان سو نہیں سکتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں آگ کی مختلف اقسام ہیں؟

مفضل کی روایت میں آیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے امام جعفر صادقؑ سے آگ کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: ایک ایسی آگ ہے جو کھاتی ہے اور پیتی ہے، جبکہ ایک آگ ایسی ہے جو کھاتی ہے مگر پیتی نہیں، جبکہ ایک ایسی آگ ہے جو پیتی ہے مگر کھاتی نہیں اور ایسی آگ (بھی) ہے جو نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے۔

اس کے بعد آپؑ نے فرمایا: وہ آگ جو کھاتی بھی ہے اور پیتی بھی ہے، بنی آدم اور حیوانات کے اندر موجود آگ ہے جس سے مراد غریزہ (خواہشات) کی حرارت ہے جسکی بنا پر وہ کھاتے اور پیتے ہیں۔ وہ آگ جو کھاتی ہے لیکن پیتی نہیں، لکڑی سے جلنے والی آگ ہے جو لکڑی کو کھا لیتی ہے۔ وہ آگ جو پیتی ہے مگر کھاتی نہیں درخت کی آگ ہے جیسا کہ درخت زمین سے پیتا ہے اور جو آگ اُس میں پوشیدہ ہے وہ پانی پیتی ہے اور وہ آگ جو نہ پیتی ہے اور نہ کھاتی ہے وہ آگ ہے جو خاص قسم کے پتھروں سے وجود میں آتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں شدت بیماری میں اعضاء کی جلن کا کس طرح علاج کیا جاسکتا ہے؟

اگر جسم کے اعضاء کی جلن آگ یا کھولتے پانی کی وجہ سے ہو تو اسکا علاج دوسرے طریقہ سے کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر سوزش کی وجہ صرف اور صرف حرارت ہو یعنی جسم میں صفراء کا غلبہ ہوگیا ہو یا بلغم اور صفراء کے ملنے کی بنا پر سوزش اور جلن وجود میں آئی ہو تو دونوں صورتوں میں پینا یا جسم کے اوپر ملنا جلن کو ٹھیک کر دیتا ہے۔ اسی طرح سکنجبین کو تربوز کے ساتھ مخلوط کر کے کھانا چاہیے۔

کیا آپ جانتے ہیں بچوں کے چالاک اور ذہین ہونے کی کیا نشانی ہے؟

بزرگ واجل شیخ کلینیؒ کافی نامی کتاب میں امام صادقؑ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب بچے کے بیضے (خصیے) نرم وسست اور اسکا آلہ تناسل چھوٹا ہو تو اسکی جانب سے خیر کی اُمید رکھو اور اُس سے مطمئن رہو اور اگر خصیے سخت اور اس کا آلہ تناسل بڑا ہو تو اُس سے خیر کی اُمید نہ رکھو اور جان لو کہ اس کے شر سے محفوظ نہیں رہو گے۔

امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں: بچپن میں بچے میں بداخلاقی پسندیدہ ہے تاکہ وہ بڑے ہو کر حلیم اور بردبار بن جائے اور روایت ہوئی ہے کہ ذہین ترین بچے وہ ہیں جو کتابوں کے سب سے زیادہ دشمن ہوں۔

کیا آپ جانتے ھیں بچوں کا رونا مختلف قسم کا ھوتا ھے؟

بچوں کے گریہ کو چار قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے:

اوّل: مرضی کا رونا　　دوم: درد سے رونا

سوئم: غصہ کا رونا　　چھارم: غم کا رونا

اول: اپنی مرضی اور مصروفیت رکھنے کیلئے رونا۔ جس طرح بچے کو جسمانی کھیل کود سے مزا آتا ہے اسی طرح اس قسم کے گریہ سے بھی اُسے لطف آتا ہے۔ آپ اسکے اطراف میں رہتے ہیں اور اسے سکون دیتے ہیں اسی طرح کبھی کبھار اسے رونے دیں۔

بچہ جس طرح انگلی منہ میں ڈالنے اور دودھ پینے کے بعد ماں کے پستانوں سے کھیلنے میں اختیار رکھتا ہے اسی طرح وہ اپنی مرضی سے رونے کیلئے بھی مختار ہے۔ جس طرح ہم اپنی سوچ کو گفتگو کے ذریعہ بیان کرتے ہیں اسی طرح بچے بھی جو کچھ اُن کے اندر گزر رہی ہوتی ہے اپنے دل کو رو کر خالی کرتے ہیں۔ اس قسم کے رونے سے وہ دلی سکون واطمینان حاصل کرتے ہیں۔

دوئم: درد کی وجہ سے رونا جو کہ تقریباً واضح ہوتا ہے۔ قدرتی طور پر ماں کو خبر ہو جاتی ہے کہ اُس کا جگر گوشہ اذیت میں ہے۔ بچہ درد کے مارے ملتمسانہ فریاد کرتا اور روتا ہے اور کسی حدتک سمجھا لیتا ہے کہ درد جسم کے کس حصے میں ہے۔ جیسا کہ پیٹ میں درد کے موقع پر وہ پاؤں سمیٹ لیتا ہے یا اگر زیادہ روشنی اس کی آنکھوں کو تنگ کر رہی ہو تو اپنے سر کو ماں کے پیچھے چھپا لیتا ہے۔ بھوک بھی درد کی ایک قسم ہے جسکی وجہ سے بچہ روتا ہے جیسے ہی اُسے دودھ ملے گا اس کی بھوک ختم ہو جائے گی۔ بچہ کی دنیا میں آمد کے بعد پہلا رونا بھی درد ہی کی بنا پر

ہوتا ہے۔ سر درد اور خوف کی بنا پر رونا بھی درد کے مارے رونے کی ایک قسم ہو سکتی ہے۔ اسی لئے درد کے مارے رونا ہمیشہ ایک سا ہوتا ہے۔ اسی طرح جب بچہ گندا ہو جاتا ہے، تو رونے لگتا ہے اور اس طرح گندگی سے پریشانی کو ظاہر کرتا ہے۔

سوئم: غصہ کا رونا۔ کبھی کبھار والدین بچے کو غصہ دلاتے ہیں اور وہ رو کر اپنا دل خالی کرتا ہے۔ اگر بچہ زیادہ غصہ میں ہو تو پھر روتا نہیں ہے بلکہ لات مارتا ہے چیختا ہے کاٹتا ہے، چھینتا ہے۔ غصہ کی بنا پر رونے پر اشک نہیں بہتے۔

چھارم: غم کا رونا، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بچے نے نفسیاتی اعتبار سے ترقی کی ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ گریہ کی کوئی بھی قسم تعلیم نہیں دی جاتی بلکہ موقع محل پر خود ہی بچہ کو رونا آتا ہے۔

بچوں کے رونے کے بارے میں معصومین علیہم السلام کی چند احادیث پر توجہ فرمائیں:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے بچے گریہ کریں تو انہیں مت مارو کیونکہ پہلے چار ماہ میں اُن کا رونا شہادتِ لا الہ الا اللہ ہے اور دوسرے چار ماہ میں پیغمبر پر صلوات ہے اور تیسرے چار ماہ میں اپنے والدین کے لئے دُعا ہے۔

مفضل دوسری معتبر حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے سوال کیا اُس بچے کے متعلق جو بلا وجہ ہنستا ہے اور بغیر کسی تکلیف کے روتا ہے تو آپؑ نے فرمایا: کوئی ایسا بچہ نہیں جو اپنے امام کو نہ دیکھے اور اُن سے بات نہ کرے۔ جب امام غائب ہو جاتے ہیں تو وہ روتا ہے اور جب حاضر ہوتے ہیں تو وہ ہنستا ہے اور جب وہ بولنے پر قادر ہو جاتا ہے تو جو کچھ اُس نے دیکھا ہوتا ہے وہ بھول جاتا ہے۔

امام رضاؑ فرماتے ہیں: جب بچے ماں کے پیٹ سے باہر آتے ہیں تو ان کے جسم

میں رحم کی رطوبت موجود ہوتی ہے جو کہ ان بچوں کیلئے مضر ہے۔ یہ رطوبت عروق کو دبانے سے ہی نکالی جاسکتی ہے اور یہ بچوں کے رونے کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ پس بچوں کا رونا طبی حیثیت رکھتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں نادان انسان کی چھ نشانیاں ہیں؟

معتبر حدیث میں رسول خداؐ سے منقول ہے کہ: چھ چیزوں سے جاہل کی پہچان ہوتی ہے۔

اوّل: بے جا غصہ کرنا۔
دوئم: بے جا گفتگو کرنا۔
سوئم: موقع محل کے خلاف عطا کرنا۔
چہارم: راز فاش کرنا۔
پنجم: ہر کسی پر اعتماد کرنا۔
ششم: دشمن اور دوست کو نہ پہچاننا۔

کیا آپ جانتے ہیں سردیوں میں سورج زمین کے نزدیک ہوتا ہے اسکے باوجود سردیوں میں موسم کیوں ٹھنڈا رہتا ہے؟

سردیوں کی ابتدا میں سورج زمین سے پچاس لاکھ کلومیٹر کے فاصلے پر قریب واقع ہوتا ہے۔ اس کے باوجود موسم کیوں سرد رہتا ہے اور گرمیوں میں معاملہ اسکے برعکس ہوتا ہے۔ علم نجوم کے ماہرین کا کہنا ہے کہ سردیوں میں سورج غیر مستقیم اور مؤدب زمین پر پڑتا

ہے جس کے نتیجے میں حرارت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے جو علاقے قطب شمالی سے نزدیک تر ہوں وہاں زیادہ سخت سردی پڑتی ہے۔ دوسری وجہ دنوں کا چھوٹا ہونا ہے جسکی وجہ سے سورج زیادہ نہیں رہتا۔ تیسری وجہ پہلے دن کا دوسرے دن پر اثر انداز ہونا ہے کیونکہ پہلے دن کی سردی دوسرے دن کے سرد ہونے میں مدد دیتی ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں میٹھے اور نمکین پانی کے وزن میں کتنا فرق ھوتا ھے؟

کشتی رانی اور تیراکی کے اعتبار سے دریا کے پانی کے مخصوص وزن کو بے پناہ اہمیت حاصل ہوتی ہے کیونکہ ارشمیدوس کے قانون کے مطابق مایع میں تیرنے والے جسم کا حجم مایع کے وزن کے برابر کم ہو جاتا ہے۔ جس جسم کا حجم ایک میٹر مکعب ہوتا ہے اگر وہ میٹھے پانی میں قرار پائے تو اس کے وزن سے ایک ہزار کلوگرام کم ہو جاتا ہے اور اگر سمندر کے پانی میں قرار پائے تو اس کے وزن سے ایک ہزار اٹھائیس کلوگرام وزن کم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر جو کشتی میٹھے پانی میں دس ہزار ٹن وزن اُٹھانے پر قادر ہے وہ نمکین پانی میں دس ہزار دوسو بیاسی کلوگرام وزن اُٹھانے پر قادر ہوگی۔ اسی طرح اسّی کلو وزن رکھنے والا شخص سمندر کے پانی میں ۲/۲۴ کلوگرام ہلکا ہو جائے گا، نتیجتاً وہ نمکین پانی میں میٹھے پانی سے زیادہ آسانی سے تیر سکتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں دریا میں محلول کی صورت میں سونا موجود ہوتا ہے؟

لکھا گیا ہے کہ سمندر کے پانی میں محلول کی صورت میں سونا پایا گیا ہے۔ ہر ایک مکعب میٹر پانی میں پچاس ملی گرام سونا موجود ہے اور اگر سمندروں کے پانی میں موجود سونے کی مکمل مقدار معلوم کرنا چاہیں تو پچاس میلی گرام کو زمین میں موجود پانی کی مجموعی مقدار ایک ہزار تین سو تیس ملین کلومیٹر مکعب سے ضرب دے دیں اور جو نتیجہ آئے اُسے تین کھرب افراد میں تقسیم کر دیں تو ہر چھٹے شخص کو بائیس ٹن سونا ملے گا۔

کیا آپ جانتے ہیں جسم میں خوشی اور غم کا مقام کونسا ہے؟

محمد بن مسلم سے حدیث نقل کی گئی ہے وہ کہتا ہے میں نے امام جعفر صادقؑ سے ان کے بچپن میں پوچھا کہ ہنسی کہاں سے آتی ہے؟ آپ نے فرمایا: عقل و تعقل کا تعلق دل سے ہے جبکہ حزن و اندوہ، کا تعلق جگر، سانس اور ہنسی کا تعلق پھیپھڑوں سے ہوتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں انسان کے سر کے بال باقی بدن سے زیادہ کیوں ہوتے ہیں؟

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: خدائے مہربان نے سر کو بالوں سے پُر کر رکھا ہے کیونکہ جب سر میں پسینہ ہوتا ہے تو وہ آنکھوں کی جانب بہتا ہے۔ جبکہ مانگ نہروں

کی مانند ہے کہ جب پسینہ جاری ہوتا ہے تو ان میں بہنے لگتا ہے اور پیشانی کے دو اطراف سے بہہ جاتا ہے تا کہ زہریلا پسینہ آنکھوں میں نہ جائے اور آنکھوں کو نقصان نہ پہنچے اور اندھی نہ ہو جائیں کیونکہ پسینہ سے جسم کے امراض خارج ہوتے ہیں لہذا جس جسم کو زیادہ پسینہ ہوتا ہو اُسکو بیماری کمتر لاحق ہوتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں انسان کے لئے سخت ترین لمحات کونسے ہیں؟

امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں: انسان کے لیے سخت ترین لمحات تین ہیں:

۱۔ جب انسان ملک الموت عزرائیلؑ کو دیکھتا ہے۔

۲۔ جب انسان کو قبر سے اُٹھایا جائے گا۔

۳۔ جب انسان کو حساب کیلئے خدا کی عدالت میں حاضر کیا جائے گا اور یہ پتہ چلے گا کہ انسان جنّتی ہے یا جہنّمی۔

کیا آپ جانتے ہیں توحید کی کتنی اقسام ہیں؟

توحید کی چار اقسام ہیں۔

اوّل: توحید ذاتی، خدا ایک اور واحد ہے۔

دوئم: توحید صفاتی، خدا کی صفات اسکی ذات ہی ہیں۔

سوئم: توحید افعالی، خدا نے مخلوقات کو خود پیدا کیا ہے اور اسکا کوئی شریک نہیں۔

چہارم: توحید عبادی، تمام مخلوقات تکوینی طور پر اُسی کی پرستش کرتے ہیں اور صرف انسان ہے جسے بااختیار خلق کیا گیا ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں امام صادقؑ کے اصحاب میں آٹھ افراد ھمنام ھیں؟

امامؑ کے اصحاب میں آٹھ افراد کے نام ھشام ہیں اور ان سب نے امام سے حدیث نقل کی ہے۔

۱۔ ابومحمد ھشام بن حکم، ۲۔ ھشام بن سالم ۳۔ ھشام کندی ۴۔ ھشام معروف بہ ابوعبداللہ بزاز ۵۔ ھشام صیدانی ۶۔ ھشام خیّاط ۷۔ ھشام بن یزید ۸۔ ھشام بن مثنی کوفی۔

کیا آپ جانتے ھیں انسان کا سر دو ھڈیوں کی چادر سے کیوں بنایا گیا ھے؟

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: سر کو خدا نے دو ہڈیوں کی چادر سے اس لئے بنایا ہے کہ سر سوچ اور افکار کا مرکز ہے اور اسی لئے ہمیشہ گرم ہوتا ہے اور مغز میں زیادہ بخارات وجود میں آتے ہیں۔ اگر سر پر ہڈی کی ایک چادر ہوتی تو بخارات کے خارج ہونے کی جگہ نہ ہوتی اور انسان سر درد میں مبتلا رہتا لیکن دو پارچوں کی ہڈیوں کی بنا پر اس میں بخارات کا عمل دخل اور خروج زیادہ ہے اور انسان سر درد کا شکار نہیں ہوتا۔

کیا آپ جانتے ہیں حیوانات بھی انسانوں کی طرح اپنے مردوں کو چھپاتے ہیں؟

قابیل کا ہابیل کو قتل کرنے کے واقعے میں دو پرندوں کے نزاع کے بعد ایک نے دوسرے کو قتل کردیا اور اُسے خاک میں چھپا دیا اور اس طرح قابیل کو تعلیم دی۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: سارے حیوانات اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں حالانکہ حیوانات، چرند، پرند اور رینگنے والے جانوروں کی تعداد انسانوں سے کہیں زیادہ ہے لیکن صحرا و دشت وغیرہ میں ان کے اجسام نظر نہیں آتے مگر شاذ و نادر۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب کہیں شکار شدہ جانور ہو یا کسی درندے نے کسی جانور کو ہلاک کردیا ہو۔ حیوانات جب اپنی موت کو قریب پاتے ہیں تو مخفی مقامات پر چلے جاتے ہیں اور وہاں مرجاتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو صحرا جانوروں کے اجسام سے پُر ہوتے جن سے ہوا میں تعفن پھیلتا اور طاعون اور مختلف قسم کی بیماریاں لوگوں کے درمیان پیدا ہوجاتیں۔

کیا آپ جانتے ہیں پہلی مرتبہ شیخ علی نے بم ایجاد کیا؟

۵۸۶ھ میں یورپ کے صلیبیوں نے فلسطین کے مغربی کنارے مدیترانہ پر آباد شہر عکا کا محاصرہ کیا تو خونریز جھڑپیں ہوئیں اور محاصرہ طویل ہوگیا تو عکا شہر کی اونچی دیواریں صلیبی جنگ لڑنے والوں کی کامیابی میں رکاوٹ بنیں۔ انہوں نے اس کا حل نکالنے کے لئے نئی تدبیر سوچی۔ انہوں نے شہر کے کنارے پر سات گز کی بلندی پر پانچ منزلہ اونچا ٹاور بنایا اور اُس کے نیچے لوہے کے پہیے لگائے جس سے وہ اس ٹاور کو جہاں

چاہتے لے جاتے۔ قلعہ کے اطراف انہوں نے پکی سڑک بنائی۔ ہر منزل اور ٹاور کی دیواروں میں انہوں نے آگ سے محفوظ رکھنے والا مادہ بھرا اور اُس پر بھیگی ہوئی گائے کی کھال بچھادی تا کہ آگ نہ لگے۔ اب مسلمان جس قدر تیل کے گولے اور آتشگیر مادہ پھینکتے اس ٹاور میں آگ نہ لگتی تھی۔ صلیبی افراد ٹاور پر چڑھ کر اُسے شہر سے متصل کر کے تیراندازی کرتے اور آگ پھینک کر شہر کے لوگوں کو نقصان پہنچاتے تھے۔

بالاخر خوارزم کے رہنے والے علی ابن شیخ جو زہد میں معروف تھے اور شام کی جانب ہجرت کر کے آئے تھے اور مدرسہ کے کمرے میں ہمیشہ مصروف رہتے تھے، ایک دن شہر کے گورنر بہاؤ الدین قراقوش کے پاس آئے اور اس سے درخواست کی کہ شہر کے دفاع کیلئے نصب کی گئیں منجنیقوں کی ذمہ داری انہیں دے دی جائے کیونکہ انہوں نے کچھ ایسی چیزیں تیار کی ہیں کہ جس سے وہ صلیبی افراد کے ٹاور کو تباہ کر سکتے ہیں۔

قراقوش نے ان کی بات کو اہمیت نہ دی اور کہا کہ جب شہر کے بڑے بڑے پہلوان کچھ نہ کر سکے تو ایک طالب علم کیا کر سکے گا۔ لیکن علی بن شیخ بھی عملی انسان تھے وہ مسلسل شہر کے بزرگان کو لے کر قراقوش کے پاس آتے رہے اور آخر کار ان بزرگان کی سفارش اور اصرار کی بنا پر منجنیقوں کی سربراہی اُس کے سپرد کر دی گئی۔ اُس نے پہلے پہل پیتل سے خالی توپیں بنائیں اور حکم دیا کہ چند دنوں تک خالی توپیں ٹاور کی جانب چلائی جائیں تا کہ نشانہ لینے میں غلطی نہ ہو اور فائر کرنے میں اور مہارت حاصل ہو جائے۔ ان حرکات کے سبب صلیبی خالی نالیوں کو مذاقاً دوبارہ شہر میں پھینک دیتے تھے۔ تیسرے دن اُس نے ان نالیوں کو آتشگیر مادہ سے بھر کر شہر کا دفاع کرنے والوں کے حوالے کیا اور ان کو بھرپور تاکید کی کہ ان بموں کے پھینکنے میں مکمل مہارت کا ثبوت دیں ایسا نہ ہو کہ یہ بم قلعے کی دیواروں پر گر جائیں اور دیوار منہدم ہو جائے۔ جب وہ بم ٹاور پر گرے تو زبردست دھما کہ

ہوااور پیتل میں بنے ذرات گولیوں کی مانند ٹاور میں موجود لوگوں پر گرے اور انہیں زخمی کر دیا۔ ٹاور میں آگ لگ گئی جب تک سپاہی آگ بجھائیں دوسرا اور پھر تیسرا گولہ آیا جس سے کچھ مر گئے کچھ فرار ہو گئے اور سارا ٹاور تباہ ہو گیا۔ گورنر نے شیخ کو سلطان صلاح الدین کی خدمت میں بھیجا۔ سلطان نے عزت واکرام کے بعد بڑی مقدار میں نقد اشیاء اور جائیداد اُسے انعام میں دیئے لیکن اس نے اُن میں سے کوئی بھی قبول نہ کیا۔ اُس سے بم بنانے کی ترکیب مانگی گئی تو اُس نے نہ دی اور کہا کہ اگر اس ترکیب کو مسلمان مسلسل استعمال کرتے رہے تو یقیناً نہ چاہتے ہوئے بھی ایک دن دشمن تک پہنچ جائے گی اور انسانی نسل کشی رواج پائے گی۔ شیخ علی نے درمیانِ راہ میں اس ترکیب کو اس خوف سے پھاڑ دیا کہ مبادا دشمن ان تک دسترست حاصل نہ کر لے اور اسے پانی میں پھینک دیا۔

درود وسلام ہو ان مردان مجاہد پر کہ جنھوں نے شدید مشکلات میں بھی انسان دوستی کو ہاتھ سے جانے نہ دیا اور انسانی مستقبل کو انسان کُش اسلحہ کے خطرے سے دوچار ہونے کے بارے میں فکر مند رہے۔ کہاں ہے اب شیخ علی جو دیکھے کہ کیسے کیسے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم تیار ہو چکے ہیں جو نسل انسانی کے لئے خطرے کی علامت بن چکے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں چار چیزوں کی حفاظت انسان پرواجب ہے؟

پہلی چیز عقل ہے جسکی حفاظت انسان پر واجب ہے۔ دوسری چیز جان ہے اور جان کی حفاظت واجبات میں سے ہے۔ تیسری چیز مال کی حفاظت ہے کہ مال کو حرام کاموں میں خرچ کرنے سے محفوظ رکھنا واجب ہے۔ چوتھی چیز ناموس ہے کہ جسکی حفاظت میں

کوشاں رہنا انسان پر واجب ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں نصاریٰ کا کیا عقیدہ ہے اور حلولیہ کون لوگ ہیں؟

نصاریٰ کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا نے جناب عیسیٰؑ اور مریم کے اندر حلول کیا ہے اور ان کے ساتھ متحد ہوا ہے اور اس طرح وہ تین اقلیموں کے قائل ہیں۔ خدا، عیسیٰؑ اور روح القدس۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا ایک ہونے کے باوجود تین بھی ہے تین کے باوجود ایک ہی ہے۔ یعنی بلا چوں چرا کہو خدا یعنی ایک میں تین اور تین میں ایک۔ قران میں متعدد آیات میں اس مذہب کی نفی کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ پیغمبر اسلام نے نصارا کے ساتھ مباہلہ بھی کرنا قبول کیا اور جب انہیں معلوم ہوگیا کہ ان کا مذہب باطل ہے تو وہ مباہلہ کرنے پر تیار نہ ہوئے اور سر جھکا لیا۔

کیا آپ جانتے ہیں علی اللّٰھی کیا کھتے ہیں؟

اُن کا کہنا ہے کہ خدا نے حضرت علیؑ میں حلول کیا ہے اور ان سے اتحاد کیا ہے اور کائنات کے تمام اُمور حضرت علیؑ کے حوالے کر دیئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا حضرت علیؑ کی صورت میں جلوہ گر ہے۔ چونکہ وہ حضرت علیؑ کی ذات کو خدا ہی کی ذات سمجھتے ہیں اس لئے ان کے عقیدہ کی غلطی واضح ہو جاتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں بابی اور بہائی کیا عقیدہ رکھتے ہیں؟

بابی اور بہائی کا گمراہ فرقہ اس بات پر عقیدہ رکھتا ہے کہ خدا سید علی محمد باب اور حسین علی میں جلوہ گر ہوا ہے اور ان میں اور خدا میں اتحاد ہوا ہے۔ باب کہتا ہے انی انا اللہ المسجون۔ یعنی میں تمہارا وہی خدا ہوں جو اس وقت گرفتار ہے۔ دوسرا کہتا ہے اندھے ہو جاؤ تا کہ میرے اندر خدا کا جمال دیکھ سکو اور بہرے ہو جاؤ تا کہ خدا کی خوبصورت آواز مجھ سے سن سکو۔ باب اپنے پیروکاروں کو خدا کے جانور کہتا ہے۔ بلکہ یہ لوگ جانوروں سے زیادہ گمراہ ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں حنابلہ کن عقیدوں کے مالک ہیں؟

احمد بن حنبل چار عمومی مذاہب میں سے ایک مذہب کا پیشوا ہے۔ اس کے پیروکار کہتے ہیں کہ خدا جسم میں حلول کرتا ہے چنانچہ کہ کہتے ہیں خدا خوبصورت اور جوان مرد کی شکل اختیار کرتا ہے اور جمعہ کی شب کو سفید گدھے یا اونٹ پر سوار ہو کر مساجد کی چھتوں پر اترتا ہے اور اپنے عبادت گزار بندوں کو نزدیک سے دیکھتا ہے اور سنا گیا ہے کہ وہ خدا کے گدھے کے لئے (چھتوں پر) جو اور گھاس ڈالتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں صوفی کیا کہتے ہیں؟

صوفیوں سے تعلق رکھنے والے بعض عارف حضرات کہتے ہیں کہ خدا عارف ومرشد انسان میں حلول کرتا ہے اور اُس کے ساتھ مل جاتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کے پیروکار نماز کے دوران ایاک نعبد پڑھتے ہوئے مرشد کی صورت کو ذہن میں لائیں اور اُسے مخاطب کریں۔ یہ لوگ اس قدر اس بات میں آگے بڑھ گئے ہیں اور غلو کرنے لگے ہیں کہ بے بنیاد اور بے دلیل خرافات بکنے لگے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں غسل جنابت کے کیافوائد ہیں؟

ڈاکٹر جزائری کی کتاب مکتب الاسلام میں آیا ہے کہ انسانی اعصاب کے درمیان دو مخصوص عصب موجود ہیں جو ایک دوسرے کے الٹ کام کرتے ہیں۔ سمپوٹک نامی عصب دل کی دھڑکن کو تیز رکھتا ہے جبکہ پھیپھڑوں کے کام کو سست رکھتا ہے اور بلڈ پریشر ہائی کرتا ہے لیکن پیرا سمپوٹک بلڈ پریشر میں کمی واقع کر کے دل کی دھڑکن کو کم کرتا ہے اور بعض دیگر اعضاء کے عمل کو جاری رکھنے میں مددگار واقع ہوتا ہے۔ دونوں اعصاب جنسی اعمال میں عمل دخل رکھتے ہیں اور ان کے درمیان اعتدال برقرار رکھنا ضروری ہوتا ہے تا کہ انسان صحت مند رہے۔ جنسی ملاپ کے دوران دونوں اعصاب کے درمیان میں خلل پیدا ہو جاتا ہے لیکن اسلام کے بتائے گئے طریقوں کے مطابق جنابت کے بعد غسل کا بجالانا ان اعصاب کو از سرنو منظم ہونے میں مدد دیتا ہے تا کہ انسان دوبارہ نفسیاتی سکون اور خوشی کو حاصل کر سکے۔ یہ غسل جنابت کا ایک فائدہ ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں سور بہت گندا جانور ہے؟

سور وہ جانور ہے جس کے نر سور، نر ہی کے ساتھ لواط کرتے ہیں اور سور جب اپنی مادہ سے ملاپ کرتا ہے تو اختتام پر اپنی مادہ کو دیگر سوروں کے پاس ملاپ کروانے کیلئے لے جاتا ہے۔ سور ہر چار ماہ میں بچہ پیدا کرتا ہے اور ہر نر سور سے بیس بچے پیدا ہوتے ہیں جو بیس سال تک زندہ رہتے ہیں۔ سور مردار اور کیکڑا کھاتا ہے، جگالی نہیں کرتا، اس کے معدہ نہیں ہوتا، اور اسکی ہڈیوں میں گودا نہیں ہوتا۔

کیا آپ جانتے ہیں ساہی (جنگلی خاردار چوہا) کو کوئی جانور نقصان نہیں پہنچا سکتا سوائے لومڑی کے؟

ساہی سے کوئی جانور مقابلہ نہیں کر سکتا کیونکہ وہ گولہ کی مانند خود کو سمیٹ لیتا ہے لہٰذا کوئی جانور اُسے دانت نہیں مار سکتا یہاں تک کہ سانپ بھی اُسے ڈس نہیں سکتا۔
لیکن لومڑی جب ساہی کو دیکھتی ہے تو اسکی پشت پر پیشاب کر دیتی ہے جسکی حرارت سے وہ ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور پھر لومڑی اچک کر اُس کا سر دبوچ لیتی ہے اور اُسے کھا لیتی ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں بعض حیوانات کچھ عرصے تک کھانا نھیں کھاتے لیکن کمزور بھی نھیں ھوتے؟

شیر کو اگر چار پانچ ماہ تک شکار نہ ملے اور ریچھ سردیوں میں کسی سوراخ میں چلا جائے اور ایک عرصے کیلئے سو جائے اور سانپ سالوں تک کچھ نہ کھائے تب بھی یہ سب اُسی قوت کے ساتھ باقی رہیں گے اور ان میں سے کوئی بھی بھوک کی بنا پر نہیں مرے گا۔

کیا آپ جانتے ھیں بندر مسخ شدہ حیوانات میں سے ھے؟

خداوند عالم نے بنی اسرائیل کو ہفتہ کے روز مچھلی پکڑنے سے منع فرمایا لیکن انہوں نے نہ سنی اور ہفتہ کے روز مچھلیاں پکڑتے رہے اور اس کے لیے طریقہ یہ اختیار کیا کہ وہ جمعہ کے دن جال پھیلا دیتے تھے اور اتوار کے روز سمیٹ لیتے تھے۔ خدا نے بھی اُن کو بندر کی صورتوں میں مسخ کر دیا اور ہر مسخ شدہ جانور کی طرح یہ بھی تین دن میں مر گئے چنانچہ ان کی نسل آگے نہیں بڑھی۔ سوائے ان کے جن کو خدا نے بندروں کی صورت ہی میں پیدا کیا۔ یہ بھی یاد رہے کہ بندر کو تیرنا نہیں آتا۔

کیا آپ جانتے ھیں گھوڑے کی عمر کتنی ھوتی ھے اور وہ کس سے ڈرتا ھے اور کس کا دشمن ھوتا ھے؟

گھوڑے کی عمر عمومی ۴۵ برس ہوتی ہے۔ تمام جانوروں کے دانت بوڑھاپے

میں کالے پڑ جاتے ہیں لیکن گھوڑے کے دانت روز بروز سفید ہوتے جاتے ہیں۔ گھوڑے کے پتہ اور تلی نہیں ہوتے اور وہ پانی میں اپنے سائے سے ڈرتا ہے اور اونٹ کا دشمن ہوتا ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں کونسے حیوانات تیز نگاھیں رکھتے ھیں؟

گھوڑا، عقاب، ہدہد اور بلی رات کو وہ کچھ دیکھتے ہیں جو دوسرے دیکھنے پر قادر نہیں ہوتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ھیں نمرود اور سکندر کس دودھ سے بڑے ھوئے؟

نمرود زنا کا نتیجہ تھا اور وہ شیر اور چیتوں کے دودھ ساتھ بڑا ہوا جبکہ سکندر نے بکری کا دودھ پی کر پرورش پائی۔

کیا آپ جانتے ھیں نسخ رسم الخط کب ایجاد ھوئی؟

متوکل کے دور حکومت میں اس کے وزیر محمد ابن مقلہ نے نسخ کو ایجاد کیا اس سے قبل خط کوفی رائج تھا۔ بعد میں وزیر کے ہم عصر یاقوت مستعصمی نے خط نسخ کی تکمیل کا کام

سرانجام دیا۔ بعدازاں شاہ عباس دوئم کے دور میں میر عماد کے استاد میر علی نے نستعلیق کو ایجاد کیا جبکہ خط شکستہ کو مرزا شفیعا ی عجمی نے ایجاد کیا جبکہ بعد میں آنے والوں میں درویش نامی شخص نے اسی کی تکمیل کا کام سرانجام دیا۔ (منتخب التواریخ)

کیا آپ جانتے ہیں یقین کے کتنے درجات ہیں؟

یقین کے تین درجے ہیں: علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔

مثال کے طور پر اگر انسان دھویں کو دیکھ کر آگ کی موجودگی کا یقین کرلے تو یہ علم الیقین ہے اور اگر خود آگ کو جلتا دیکھے تو یہ عین الیقین ہے اور اگر اپنا ہاتھ آگ میں رکھے اور اُس کی حرارت کو محسوس کرے تو یہ حق الیقین ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں امام علیؑ کے بڑے اقوال کونسے ہیں؟

☆ سب سے بڑی تفریح کام ہے۔
☆ سب سے بڑی بلا نا اُمیدی ہے۔
☆ سب سے بڑی بہادری صبر ہے۔
☆ سب سے بڑا افتخار ایمان ہے۔
☆ سب سے بڑا راز موت ہے۔
☆ سب سے بڑا استاد تجربہ ہے۔
☆ سب سے بڑا فائدہ نیک اولاد ہے۔
☆ سب سے بڑا تحفہ عفوودرگزر ہے۔
☆ سب سے بڑا سرمایہ خوداعتمادی ہے۔
☆ سب سے بڑا گناہ (خدا کے سوا کیسی اور کا) خوف ہے۔

کیا آپ جانتے ھیں حافظے کو نقصان پھنچانے والی چیزیں کیا ھیں؟

۱۔استمناء جو اعصاب کی کمزوری اور نظام ہضم میں خلل (جیسے تیز ابیت وغیرہ) آنکھوں کی کمزوری، چہرے کے پھیکے پن اور پیلے پن، ہڈیوں میں آواز کا نکلنا، اعضاء کی سستی وکمزوری، پاؤں کا سن ہونا، بھوک کم لگنا اور سر درد کا باعث بنتا ہے۔

۲۔غصہ،غیظ وغضب اور جذباتی اور جوشیلا ہونا (کیونکہ اس سے ذہن اپنا توازن کھودیتا ہے) اسلئے معدہ میں تیزاب بڑھ جاتی ہے جسکے اثرات زخم معدہ کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔

۳۔ضد۔ایسے شخص کو منطقی بات سمجھ نہیں آتی اور لوگ اُس سے بات کرنے اور بحث کرنے سے کتراتے ہیں۔روایت میں ہے کہ ضد انسانی فکر کو خراب کردیتی ہے۔

۴۔کسی چیز کو ناقص انداز میں یاد کرنا۔

۵۔اپنے مقصد میں کمزوری رکھنا۔

۶۔وہم وخیال میں رہنا۔

۷۔ہمیشہ پیٹ کا بھرا رہنا یعنی مکمل طریقے سے پیٹ بھر کر کھانا۔

کیا آپ جانتے ھیں قران کے بعض بابرکت خواص کونسے ھیں؟

۱۔سوروں اور آیات کریمہ کے خواص جن میں تمام روحانی وجسمانی دردوں کیلئے شفا ہے۔

۲۔شیطانی وسوسوں سے دوری اختیار کرنے والی آیات۔

۳۔آنکھوں کے نور، دل کی روشنی اور حافظہ اور عقل میں زیادتی کی تاثیر رکھنے والی آیات۔

۴۔انبیاء کے قصے کہ جن میں تاریخ کے علاوہ، نصیحت اور پند و انداز کا خزانہ موجود ہے۔
۵۔اس کلام کے کسی لفظ یا جملے میں آج تک کوئی غلطی نہیں نکال سکا ہے۔
۶۔اس میں آداب زندگی، اخلاقی، انسانی اصلاح اور جھگڑے اور فساد کو برطرف کرنے کے بہترین قوانین اور احکامات موجود ہیں۔
۷۔اس میں کافروں اور منافقوں کی اپنے گھروں میں ہونے والی گفتگو سے متعلق غیب کی خبریں موجود ہیں اور اس بات کی بھی خبر دی گئی ہے کہ ایسا قران کوئی نہیں لاسکتا۔ ابولہب کے ایمان نہ لانے کی خبر سورہ تبت میں ہے۔ جبکہ یہودیوں کی ذلت کی خبر بھی دی گئی ہے۔
۸۔قران ایسا کلام ہے کہ جس کی قرائت سے انسان کو لذت ملتی ہے اور یہ کلام کبھی پرانا نہیں ہوتا اور اس کے پڑھنے اور سننے سے انسان سیراب نہیں ہوتا۔
۹۔تمام پیغمبروں کے معجزے ان کے دور تک محدود تھے جبکہ قران قیامت تک باقی ہے اور لوگوں کے لئے رہنما بن کر رہے گا۔

کیا آپ جانتے ہیں عذاب وثواب روح اورجسم میں سے کس کے لئے ہے؟

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: اپنے نیند کے عالم پر غور کرو۔ جو چیز خواب کے عالم میں خوف یا خوشی کا شکار ہوتی ہے اور جسے نیند کے عالم میں لذت ملتی ہے یا سیر ہوتی ہے یا محتلم ہوتی ہے (وہ انسانی روح ہے) لہٰذا روح ہی ہے کہ جسے عذاب وثواب دیا جائے گا چاہے وہ جسم کے اندر یا جسم سے باہر ہو اور یہ بھی جان لو کہ قیامت کے دن جسم بھی محشور ہوگا (اور وہ ان ہی حالات سے گزرے گا)۔

کیا آپ جانتے ھیں لاعلاج بیماری کیلئے کیا کرنا چاھیے؟

بیمار کو چاہیے کہ وہ سترہ ہزار مرتبہ صلوات کا عمل شروع کرے جو بے حد مجرب ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ: پہلے چودہ ہزار مرتبہ صلواۃ کو پڑھ کر معصومینؑ کو ہدیہ کرے اور ایک ہزار صلوات پڑھ کر جناب زینبؑ، ایک ہزار صلوات جناب عباسؑ کو ہدیہ کرے اور آخر میں ہزار صلوات جناب عباسؑ کی مادر گرامی جناب ام البنینؑ کو ہدیہ کرے ان شاءاللہ شفا ملے گی۔

کیا آپ جانتے ھیں قران میں نماز کے بارے میں کیا کھا گیا ھے؟

خداوند عالم سے نماز اور صبر کے ذریعہ مدد مانگو اور یہ امر خاشعین کے علاوہ دوسروں کے لئے دشوار ہوگا۔ (سورہ نمبر۲ آیت نمبر۴۵)

نماز قائم کرو کیونکہ نماز فحش اور منکر کاموں سے روکتی ہے اور یقیناً خدا کا ذکر (مخلوق کی سوچ سے) بڑھ کر ہے۔ (سورہ نمبر۲۹ آیت نمبر۴۵)

اے ایمان والو! نماز میں رکوع وسجود بجالاؤ اور خدا کی اخلاص کے ساتھ عبادت کرو اور نیکی کرتے رہو شاید تم رستگار ہو جاؤ (سورہ نمبر۲۲ آیت نمبر۷۷)

وائے ہو ان نماز گزاروں پر جو اپنی نمازوں میں غفلت برتتے ہیں اور سستی سے کام لیتے ہیں (سورہ نمبر۱۰۷ آیت نمبر۴)

جب جہنم والوں سے پوچھا جائے گا کہ تم کس چیز کی بنا پر جہنم میں جھونکے گئے تو وہ کہیں گے کہ ہم نماز گزاروں میں سے نہ تھے (سورہ نمبر۷۴ آیت نمبر۴۳)

کیا آپ جانتے ہیں ائمہ معصومینؑ تولّیٰ اور تبرّیٰ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

پیغمبر اکرمؐ فرماتے ہیں: خدا کی خاطر دوستی ومحبت رکھنا مؤمن کیلئے ایمان کی بڑی شاخوں میں سے ایک ہے اور آگاہ رہنا کہ جو خدا کی خاطر کسی سے دوستی یا دشمنی کرتا ہے اور بخشتا یا بخشش سے ہاتھ روکتا ہے تو وہ خداوند عالم کے منتخب شدہ افراد میں سے ہے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: ایمان کا نتیجہ خدا کی راہ میں دشمنی اور دوستی اور خدا کی خاطر بخشش اور اُسی پر توکّل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: جس کا دین کی بنا پر دوست نہ ہو اور دین کی بنا پر دشمن نہ ہو ایسے شخص کا کوئی دین ہی نہیں ہے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: حقیقتاً دین ایسے درخت کی مانند ہے جسکی جڑیں خدا پر ایمان رکھنا ہے اور جسکا پھل خدا کی خاطر دشمنی اور دوستی رکھنا ہے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: بندے کا ایمان اُس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا کسی سے دوستی رکھنا یا دشمنی کرنا خدا کی خاطر نہ ہو۔

کیا آپ جانتے ہیں قرآن میں موت کے بارے میں کیا بیان ہوا ہے؟

جس خدا نے تمہیں پیدا کیا ہے وہ تم بندوں کا امتحان لیتا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ تم میں سے کس کا کردار سب سے اچھا ہے اور وہی عزیز اور بخشنے والا ہے۔

(سورہ نمبر ۶۷ آیت نمبر ۲)

ہر نفس کے لیے موت کا ذائقہ ہے اور ہم تمہیں نیک و بد چیزوں میں مبتلا کرتے

ہیں تاکہ تمہاری آزمائش کرسکیں اور (موت کے وقت) تم ہماری سمت لوٹ جاؤ گے۔

(سورہ نمبر ۲۱ آیت نمبر ۳۵)

تم جہاں کہیں رہو موت ضرور آئے گی چاہے مضبوط قلعوں میں محصور ہو جاؤ (سورہ نمبر ۴ آیت ۷۸)

ہم نے موت کو تمام مخلوقات کیلئے (بلاتفریق) قرار دیا ہے اور کوئی بھی ہماری طاقت پر سبقت حاصل کرنے پر قادر نہیں ہے (سورہ نمبر ۵۶ آیت نمبر ۶۰)

کوئی بھی خدا کے حکم کے بغیر نہیں مرسکتا اور ہر ایک کی موت کا لوح محفوظ میں خاص وقت مقرر ہے (سورہ نمبر ۳ آیت نمبر ۱۴۵)

کوئی یہ نہیں جانتا کہ کس جگہ وہ مرے گا (سورہ نمبر ۳۱۔ آیت نمبر ۳۴)

کیا آپ جانتے ھیں شراب کے بارے میں ائمہ معصومین نے کیا کھاھے؟

رسول خداؐ فرماتے ہیں: جس چیز کی زیادتی مست کردیتی ہو میں اس کے کم استعمال سے بھی تمہیں منع کرتا ہوں۔

پیغمبر اسلامؐ کا ارشاد ہے: تمام ناپاک اُمور کی جڑ اور ان کی ماں شراب ہے لہٰذا جو بھی شراب نوشی کرے گا چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر موت کے وقت اس کے پیٹ میں شراب ہوگی تو اس کا مرنا جاہلیت کی موت ہوگا۔ (وہ مسلمان نہیں مرے گا)۔

رسول خداؐ کا فرمان ہے: خدائے متعال شرابی، شراب پلانے والے، بیچنے والے، خریدنے والے، نچوڑنے والے اور اس سے حاصل شدہ پیسوں کو استعمال کرنے والے پر لعنت بھیجتا ہے۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: ہمیشہ شراب پینے والا شخص خدا سے بت پرست کی طرح میں ملاقات کرے گا۔

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں: جو شراب پیئے گا چالیس دن تک اُسکی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر اس عرصے میں نماز پڑھنا ترک کرے گا تو نماز ترک کرنے کا عذاب بھی اُس میں شامل ہو جائے گا۔

پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں: خدا نے شراب کو حرام قرار دیا ہے اور ہر وہ چیز حرام ہے جو مستی پیدا کرے۔

کیا آپ جانتے ھیں کس بنا پر لوگوں میں سوڈانی، ترک، سقالبہ اوریاجوج،ماجوج پیدا ھونے لگے؟

حضرت نوح علیہ السلام ڈھائی ہزار سال زندہ رہے ایک دن وہ اپنے سفینے میں سو رہے تھے کہ ہوا کا جھونکا آیا اور آپ کی شرمگاہ سے کپڑا ہٹ گیا یہ دیکھ کر ان کے بیٹے حام اور یافث ہنسنے لگے تو سام نے انہیں جھڑکا اور ہنسنے سے منع کیا اور پھر ہوا کے جھونکے سے جب بھی کپڑا ہٹتا سام اس کو برابر کر دیتے مگر حام اور یافث اس کپڑے کو پھر ہٹا دیتے۔

اسی اثناء میں حضرت نوح علیہ السلام کی آنکھ کُھل گئی اور دیکھا کہ دونوں ہنس رہے ہیں۔ پوچھا: کیا بات ہے؟ تو سام نے سارا واقعہ بتایا یہ سن کر جناب نوح علیہ السلام نے اپنے ہاتھ آسمان کی جانب بلند کئے اور یہ دعا کرنے لگے کہ پروردگار حام کے صلب کے پانی کو ایسا بدل دے کہ اس سے صرف سوڈانی (حبشی) پیدا ہوں اور پروردگار یافث کے صلب کے پانی

کو بھی متغیر کردے۔ اب جتنے بھی حبشی ہیں اور جہاں بھی ہیں وہ حام کی نسل سے ہیں اور جتنے ترک وسقالبہ یاجوج وماجوج اور چینی ہیں اور جہاں بھی ہیں یافث کی نسل سے ہیں اور ان کے علاوہ جتنے گورے ہیں وہ سام کی نسل سے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام نے حام ویافث سے یہ بھی کہا کہ جاؤ اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کی نسل کو سام کی نسل کا قیامت تک کیلئے غلام بنادیا اس لئے کہ سام نے میرے ساتھ نیکی کی اور تم دونوں نے میری نافرمانی کی اور اب رہتی دنیا تک تم دونوں کی نافرمانی کا اثر تمہاری ذریت میں اور سام کی فرمانبرداری کا اثر اس کی ذریت میں رہے گا۔

کیا آپ جانتے ہیں پھلوں کے تلخ یا شیریں ہونے کا کیا سبب ہے؟

سلیمان بن جعفر امام علی رضا علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مجھ سے میرے پدر بزرگوار نے روایت کرتے ہوئے اپنے پدر بزرگوار سے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک مرتبہ ایک خربوزہ لیا وہ کڑوا نکلا۔ آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا دور ہوجا تیرا ناس جائے۔ تو آپ سے کہا گیا: یا امیر المومنین علیہ السلام اس خربوزہ کا کیا قصور؟ آپ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کی مودت کا عہد ہر جاندار اور ہر نباتات سے لیا۔ جس نے اس عہد کو قبول کیا وہ شیرین ولذیز ہوگیا اور جس نے قبول نہیں کیا وہ نمکین اور سخت کڑوا ہوگیا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ ہمیں اپنے بیٹے کو کس پیشے سے منسلک کرنا چاہیئے؟

اسحاق بن عمار ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں آئے اور کہا میں اپنے بیٹے کو کس پیشے میں ڈالوں؟ فرمایا: تم اس کو پانچ قسم کے پیشوں سے بچاؤ دیگر جس پیشے میں چاہو ڈال دو۔ تم اس کو صراف نہ بنانا اس لئے کہ صراف سود سے نہیں بچ سکتا اور تم اس کو کفن فروش نہ بنانا اس لئے کہ کفن فروش جب وبائی امراض پھوٹتے ہیں تو خوش ہوتا ہے اور اُسے طعام فروش (نان بائی) نہ بنانا اس لئے کہ وہ غلہ کی ذخیرہ اندوزی سے نہیں بچ سکتا ہے اور اُسے قصاب نہ بنانا اس لئے کہ اس کے قلب سے رحمت سلب ہوجاتی ہے وہ بے رحم ہوجاتا ہے اور تم اسے بردہ فروش نہ بنانا اس لئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بدترین انسان وہ ہے جو بردہ فروشی کرے (آدمیوں کی تجارت کرے)۔

کیا آپ جانتے ہیں مؤمن پر کبھی بجلی نہیں گرتی؟

معاویہ بن عمار کہتے ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مؤمن پر کبھی بجلی نہیں گرتی۔ ایک شخص نے آپ سے کہا: مگر ہم نے دیکھا کہ فلاں مسجد حرام میں نماز پڑھ رہا تھا اور اس پر بجلی گری۔ امامؑ نے فرمایا کہ وہ حرم کے کبوتروں کو مارا کرتا تھا۔

کیا آپ جانتے ہیں نجف کا نام نجف کیوں رکھا گیا؟

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: نجف پہلے ایک پہاڑ تھا اور یہ وہی پہاڑ تھا

جس کیلئے فرزند نوح علیہ السلام نے کہا تھا کہ میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا وہ مجھے پانی میں ڈوبنے سے بچالے گا اور روئے زمین پر اس سے بڑا کوئی پہاڑ نہ تھا۔ (جب پسر نوحؑ نے کہا تو) اللہ نے پہاڑ کی طرف وحی کی کہ اے پہاڑ کیا تیرے ذریعے یہ میرے عذاب سے بچے گا؟ یہ سن کر پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر کربلا و شام کی طرف ریت بن کر پھیل گیا۔ اس کے بعد وہ ایک بڑا سمندر بن گیا اور اس کا نام بحرنی (یعنی چربی کا سمندر) پڑ گیا اس کے بعد وہ جف (یعنی خشک) ہو گیا اور وہ نی جف کہا جانے لگا اور کچھ دنوں بعد نی جف کو نجف کہنے لگے اس لئے کہ اس کا بولنا آسان تھا۔

کیا آپ جانتے ہیں کان میں تلخی، لبوں میں شیرینی، آنکھوں میں نمکینی اور ناک میں برودت کے کیا اسباب ہیں اور اسلام میں قیاس کیوں حرام ہے؟

ابو حنیفہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؑ نے فرمایا: اے ابو حنیفہ خدا سے ڈرو اور دین میں اپنی رائے سے قیاس نہ کرو اس لئے کہ سب سے پہلے جس نے قیاس کیا وہ ابلیس تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا تو اس نے کہا کہ میں ان سے بہتر ہوں مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور انہیں مٹی سے۔ اسکے بعد آپؑ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے آنکھوں میں نمکینی، کانوں میں تلخی اور نرخروں میں بدبودار پانی اور لبوں پر شیرینی کو کیوں رکھا؟ انہوں نے کہا: مجھے نہیں معلوم۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: سنو اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کو چربی سے بنایا اور ان میں

نمکینی رکھ کر بنی آدم پر احسان کیا کیوں کہ اگر ان میں نمکینی نہ ہوتی تو وہ پگھل جاتیں اور کانوں میں تلخی رکھ دی اگر ایسا نہ ہوتا تو اس میں کیڑے مکوڑے گھس جاتے اور دماغ کو چاٹ جاتے اور نرخروں میں تری اور پانی رکھ دیا تاکہ اس سے سانس اوپر جائے اور نیچے آئے اور اس سے خوشبو اور بدبو کا احساس ہو اور لبوں کو شیرین رکھا تاکہ ابن آدم اپنے کھانے اور پینے کی لذت کو محسوس کرے۔

اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے پوچھا: بتاؤ وہ جملہ کون سا ہے جس کا پہلا حصہ شرک ہے اور دوسرا حصہ ایمان ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے نہیں معلوم۔ آپؑ نے فرمایا: وہ کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔ اگر صرف لا الہ کہے تو شرک اور الا اللہ کہے تو ایمان ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد آپؑ نے فرمایا یہ بتاؤ کون سا گناہ بڑا ہے قتل نفس یا زنا؟ ابوحنیفہ نے کہا: قتل نفس۔ آپؑ نے فرمایا: مگر اللہ تعالیٰ نے قتل نفس کے لئے صرف دو گواہ قبول کئے اور زنا کے لئے چار گواہ سے کم قبول نہیں کیا۔ یہ بتاؤ نماز بڑی چیز ہے یا روزہ؟ ابوحنیفہ نے کہا: نماز۔ آپؑ نے فرمایا: کہ پھر زن حائضہ کے لئے یہ کیوں حکم ہے کہ اپنے روزوں کی قضا رکھے اور نماز کی قضا نہیں۔ اب تمہارا قیاس کہاں رہا لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور قیاس مت کرو۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ مؤمن کی نسل میں کافر اور کافر کی نسل میں مؤمن کیوں پیدا ہوتے ہیں؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک میٹھا پانی خلق کیا اور اس سے اپنے اطاعت گزار بندوں کو خلق کیا اور ایک کڑوا پانی خلق کیا اور اُس سے اپنے نافرمان بندوں کو خلق کیا پھر وہ دونوں پانی حکم خدا سے مخلوط ہو گئے۔ اگر یہ نہ ہوتا اور دونوں الگ ہوتے تو پھر مومن سے مومن اور کافر سے کافر ہی پیدا ہوتا۔

جس کیلئے فرزند نوح علیہ السلام نے کہا تھا کہ میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا وہ مجھے پانی میں ڈوبنے سے بچالے گا اور روئے زمین پر اس سے بڑا کوئی پہاڑ نہ تھا۔ (جب پسر نوحؑ نے کہا تو) اللہ نے پہاڑ کی طرف وحی کی کہ اے پہاڑ کیا تیرے ذریعے یہ میرے عذاب سے بچے گا؟ یہ سن کر پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر کربلا و شام کی طرف ریت بن کر پھیل گیا۔ اس کے بعد وہ ایک بڑا سمندر بن گیا اور اس کا نام بحرنی (یعنی چربی کا سمندر) پڑ گیا اس کے بعد وہ جف (یعنی خشک) ہوگیا اور وہ نی جف کہا جانے لگا اور کچھ دنوں بعد نی جف کو نجف کہنے لگے اس لئے کہ اس کا بولنا آسان تھا۔

کیا آپ جانتے ہیں کان میں تلخی ، لبوں میں شیرینی ، آنکھوں میں نمکینی اور ناک میں برودت کے کیا اسباب ہیں اور اسلام میں قیاس کیوں حرام ہے؟

ابو حنیفہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؑ نے فرمایا: اے ابو حنیفہ خدا سے ڈرو اور دین میں اپنی رائے سے قیاس نہ کرو اس لئے کہ سب سے پہلے جس نے قیاس کیا وہ ابلیس تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا تو اس نے کہا کہ میں ان سے بہتر ہوں مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اور انہیں مٹی سے۔ اسکے بعد آپؑ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے آنکھوں میں نمکینی، کانوں میں تلخی اور نرخروں میں بدبودار پانی اور لبوں پر شیرینی کو کیوں رکھا؟ انہوں نے کہا: مجھے نہیں معلوم۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: سنو اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کو چربی سے بنایا اور ان میں

نمکینی رکھ کر بنی آدم پر احسان کیا کیوں کہ اگر ان میں نمکینی نہ ہوتی تو وہ پگھل جاتیں اور کانوں میں تلخی رکھ دی اگر ایسا نہ ہوتا تو اس میں کیڑے مکوڑے گھس جاتے اور دماغ کو چاٹ جاتے اور نرخروں میں تری اور پانی رکھ دیا تا کہ اس سے سانس اوپر جائے اور نیچے آئے اور اس سے خوشبو اور بدبو کا احساس ہو اور لبوں کو شیرین رکھا تا کہ ابن آدم اپنے کھانے اور پینے کی لذت کو محسوس کرے۔

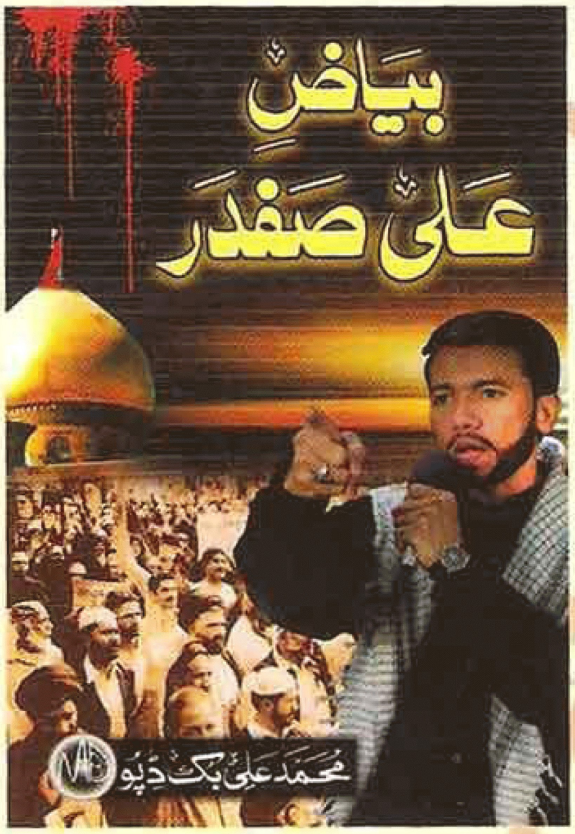
اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے پوچھا: بتاؤ وہ جملہ کون سا ہے جس کا پہلا حصہ شرک ہے اور دوسرا حصہ ایمان ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے نہیں معلوم۔ آپؑ نے فرمایا: وہ کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔ اگر صرف لا الہ کہے تو شرک اور الا اللہ کہے تو ایمان ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد آپؑ نے فرمایا یہ بتاؤ کون سا گناہ بڑا ہے قتل نفس یا زنا؟ ابو حنیفہ نے کہا: قتل نفس۔ آپؑ نے فرمایا: مگر اللہ تعالیٰ نے قتل نفس کے لئے صرف دو گواہ قبول کئے اور زنا کے لئے چار گواہ سے کم قبول نہیں کیا۔ یہ بتاؤ نماز بڑی چیز ہے یا روزہ؟ ابو حنیفہ نے کہا: نماز۔ آپؑ نے فرمایا: کہ پھر زن حائضہ کے لئے یہ کیوں حکم ہے کہ اپنے روزوں کی قضا رکھے اور نماز کی قضا نہیں۔ اب تمہارا قیاس کہاں رہا لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور قیاس مت کرو۔

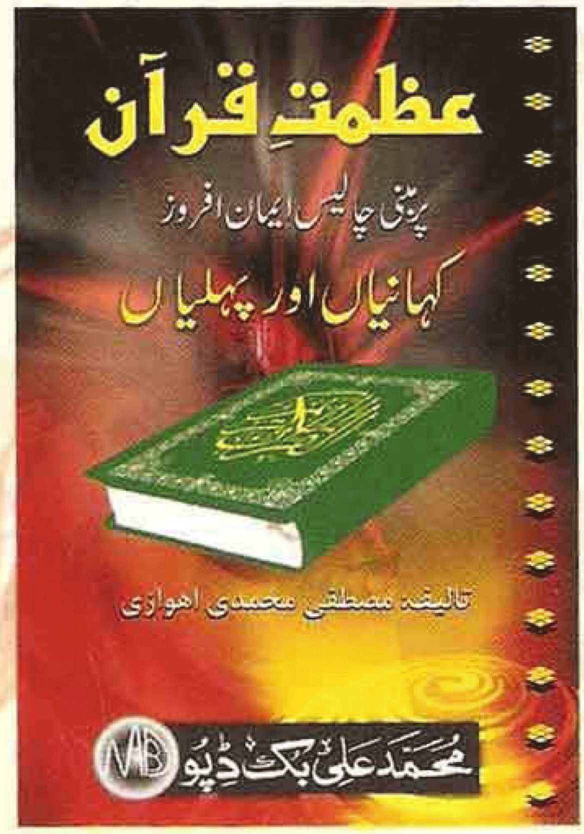
کیا آپ جانتے ہیں کہ مؤمن کی نسل میں کافر اور کافر کی نسل میں مؤمن کیوں پیدا ہوتے ہیں؟

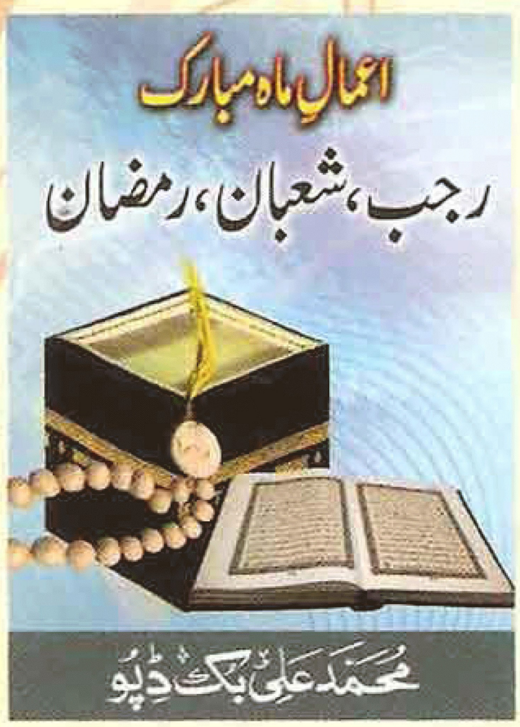
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک میٹھا پانی خلق کیا اور اس سے اپنے اطاعت گزار بندوں کو خلق کیا اور ایک کڑوا پانی خلق کیا اور اُس سے اپنے نافرمان بندوں کو خلق کیا پھر وہ دونوں پانی حکم خدا سے مخلوط ہو گئے۔ اگر یہ نہ ہوتا اور دونوں الگ ہوتے تو پھر مومن سے مومن اور کافر سے کافر ہی پیدا ہوتا۔

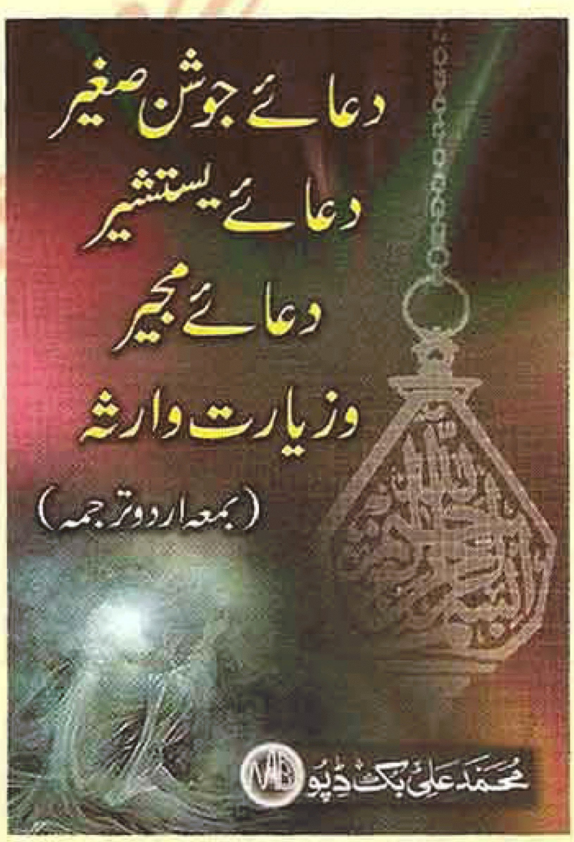
مأخوذات

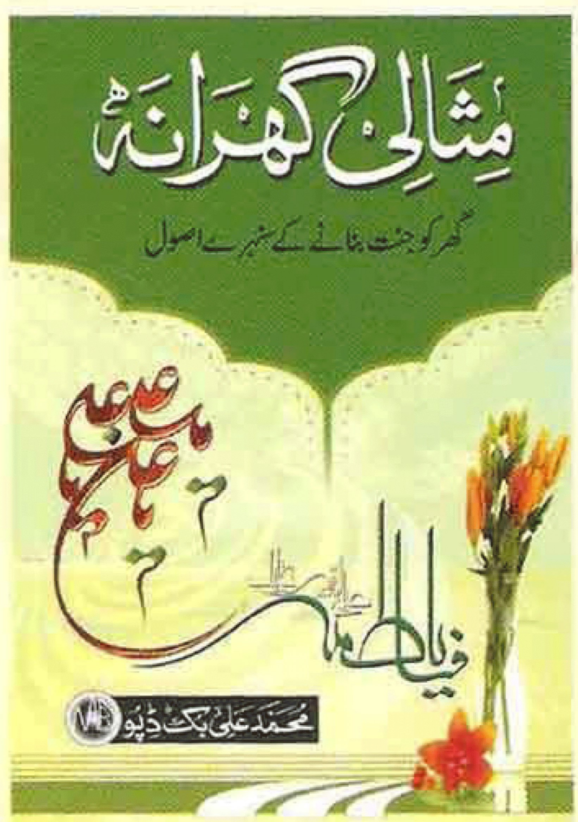
۱۔ توحید مفضل
۲۔ تحفۃ الزوائد
۳۔ عجائب نامہ
۴۔ کشکول کیا (ریحانۃ الادب)
۵۔ اصول کافی
۶۔ کشکول رئیسی
۷۔ تاریخ انبیاء
۸۔ کشکول امامت
۹۔ کشکول شیخ اسلامی
۱۰۔ ریاض الانس (گلھای ارغوان)
۱۱۔ ابواب الجنۃ
۱۲۔ کشکول شمس
۱۳۔ قصص قران
۱۴۔ نصائح
۱۵۔ دار السلام نوری
۱۶۔ بحار الانوار
۱۷۔ نجات یافتہ
۱۸۔ روح القران
۱۹۔ مکیال المکارم
۲۰۔ منتخب قوامیس الدرّ
۲۱۔ کشکول منتظری یزدی
۲۲۔ بستان المعارف
۲۳۔ کشکول مبشری
۲۴۔ منتخب التواریخ
۲۵۔ کفایۃ الموحدین
۲۶۔ مغز متفکر جہان شیعہ
۲۷۔ حیات القلوب
۲۸۔ امالی صدوق
۲۹۔ علل الشرائع
۳۰۔ لئالی الاخبار
۳۱۔ منہج الصادقین
۳۲۔ فصال شیخ صدوق


بیاضِ
علی صفدر
محمد علی بک ڈپو


عظمتِ قرآن
پر مبنی چالیس ایمان افروز
کہانیاں اور پہلیاں
تالیف: مصطفی محمدی اھوازی
محمد علی بک ڈپو


اعمالِ ماہ مبارک
رجب، شعبان، رمضان
محمد علی بک ڈپو


دعائے جوشن صغیر
دعائے یستشیر
دعائے مجیر
وزیارت وارثہ
(بمعہ اردو ترجمہ)
محمد علی بک ڈپو


مثالی گھرانہ
گھر کو جنت بنانے کے سنہرے اصول
محمد علی بک ڈپو